مواعظ القرآن
والحدیث
از
حضرت عالی مرتبت الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ صاحب جیلانی قادری نوری
قادری نعیمی
نوری کتاب گھر نزد ریلوے اسٹیشن لاہور
مسجد لاہور نمبر ۲

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

سید محمد معصوم شاہ صاحب گیلانی قادری نوری سجادہ نشین نوری دربار رسادیچاک شریف

ضلع گجرات

کے وعظوں کا بے نظیر مجموعہ

مواعظ القرآن والحدیث

حصہ دوم

ناشر

مولوی سید محمد سعید شاہ خلف الرشید سید محمد ظریف شاہ گیلانی قادری نوری

ملنے کے پتے

کتاب گھر نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

کتب خانہ اسلام گنج نوری مسجد لاہور نمبر ۲

فہرست مضامین

وعظ

فضائل درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ:۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو - فائدہ:۔ درود شریف تمام احکام سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا - کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کرو سوائے - درود شریف کے

حدیث:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا رواہ مسلم۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ پر ایک بار درود پڑھا اس پر اللہ دس رحمتیں کرے گا۔ (مسلم)

حدیث:۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - کہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر

عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰاتٍ وَحُطَّتْ
عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْاٰتٍ وَرُفِعَتْ
لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

حدیث ۳۔ وَعَنْ مَسْعُوْدٍ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُ
ھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حدیث ۴۔ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ
قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ
اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ
لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ
قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ
فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ
مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ
لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا
شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ
لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا
قَالَ اِذًا یُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ
لَکَ ذَنْبُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حدیث ۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلّٰی

دس رحمتیں کرے گا اور اُس کے دس گناہ
معاف کئے جائیں گے اور اس کے دس درجے
بلند کئے جائیں گے روایت کیا نسائی نے۔

ترجمہ۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں۔
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ
قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا
جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔ (ترمذی)

ترجمہ۔ روایت ہے حضرت اُبی بن کعب
سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ میں آپ پر بہت درود پڑھتا ہوں تو
درود کتنا مقرر کروں۔ فرمایا جتنا چاہو۔
میں نے کہا چہارم فرمایا جتنا چاہو۔ اگر درود
بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے میں نے
کہا آدھا فرمایا جتنا چاہو اگر درود بڑھا دو
تو تمہارے لئے بہتر ہے میں نے کہا
دو تہائی فرمایا جتنا چاہو۔ لیکن
اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے
میں نے کہا میں سارا درود ہی پڑھوں گا۔ فرمایا
تب تمہارے غموں کو کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا۔

ترجمہ۔ روایت ہے حضرت عبداللہ ابن
عمر سے فرماتے ہیں۔ کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ سَبۡعِیۡنَ صَلٰوۃً رَوَاہُ اَحۡمَدُ۔

پہ ایک بار درود پڑھے گا۔ تو اس پہ اللہ تعالےٰ اور فرشتے ستر بار درود بھیجیں گے۔ (رواہ احمد)

وعظ

نظم

نقلی چھڈ قلم توں آہن ویکھیں قلم الہٰی

تیرے کارن پاک خدا نے ہے ہر چیز بنائی

تیرے کارن زمین خدا نے پانی اتے رکھائی

انت حساب کسے نہ آوے اوپر خلق وسائی

تیرے کارن باغ تمامی کھڑیاں خوش گلزاراں

تیرے کارن کئی قسم دے میوے باجھ حساب شماراں

تیرے کارن چڑھن سورج وقت مقرر چڑھدا

چاند اسفر کریندا ہر دن اک پل دیر نہیں کردا

تیرے کارن رات خدا نے واہ واہ عجب بنائی

تیرے کارن چن تے تارے سب کردے روشنائی

تیرے کارن پاک خداوند رحمت مینہہ برساندا

تیرے کارن پتھراں وچوں ہے دریا چلاندا

تیرے کارن رب نے پیدا کیتیاں نعمتاں بھاریاں

تیرے کارن رب چلایا نداواہ واہ خوش ہوائاں

وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وچ قرآن دے آوے

یعنی نعمت تہاڈی والا تذکرہ کیتا جاوے

مٹی وچوں میوے کڈھے پاک خداوند باری

چادر جاوے رزق خدا دا کھاوے خلقت ساری

دستر خوان فراخ زمین دا قدرت نال وچھایا

قسم قسم دا بندیاں کارن اللہ رزق بنایا

لکڑی وچوں میوے پیدا کیتے خالق باری

انت شمار کسے نہ آوے کھاوے خلقت ساری

ویکھ انگور دا کپھا رب نے کیسا عجب بنایا

سیب انار ماٹے اُتے سوہنا رنگ چڑھایا

فضائل محرم

حدیث ۱

فضائل یوم عاشوراء قال عز وجل ان عدة الشهور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتب اللہ الی قولہ منھا اربعة حرم و قد تقدم ذکر ذلک وان منھا المحرم فھذا الشھر من الاشھر المحرمة عند اللہ تعالیٰ وفیہ یوم عاشوراء الذی عظم اللہ تعالیٰ اجر من اطاعہ فیہ من ذلک ما اخبرنا بہ ابو نصر عن والیاہ باسنادہ عن مجاھد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما من المحرم فلہ بکل یوم ثلثون یوما۔

(غنیۃ الطالبین)

ترجمہ حدیث ۱

فضائل میں عاشوراکے دن کے اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں اللہ کے اس قول تک ان میں سے چار مہینے حرام ہیں۔ اور ابھی آگے گذرچکا ہے اس کا بیان اور اُن میں سے محرم ہے پس اللہ تعالیٰ کے پاس حرام مہینوں میں سے یہ ایک مہینہ ہے کہ اس میں عاشورہ کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر مقرر کیا اس کا۔ جو اُسی دن میں اسکی تابعداری کرے۔ اس میں سے وہ خبر ہے جو ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے اُس نے مجاہد سے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم جو شخص محرم میں کے ایک دن روزہ رکھے تو اُسکے ہر ایک دن کے عوض تیس دن ہیں۔

حدیث ۲

وعن ابی ھریرة رض ایضا قال قال

ترجمہ حدیث ۲

اور نیز روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فُتِرِضَ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ صَوْمُ يَوْمٍ
فِى السَّنَةِ وَهُوَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ
الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَصُوْمُوْهُ وَ
وَسِّعُوْا فِيْهِ عَلٰى عِيَالِكُمْ وَمَنْ وَسَّعَ
عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَالِهٖ فِىْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ
وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ وَمَنْ
صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ كَانَ لَهٗ كَفَّارَةَ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَمَا مِنْ اَحَدٍ
اَحْيَا لَيْلَةَ عَاشُوْرَآءَ وَاَصْبَحَ صَائِمًا
مَاتَ وَلَمْ يَدْرِ بِالْمَوْتِ ۔

سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل پر فرض کیا گیا۔
ایک دن کا روزہ سال بھر میں اور وہ
عاشورہ کا دن ہے۔ محرم سے دسویں دن
سو تم اس دن روزہ رکھو اور اس دن اپنے
عیال پر فراخی کرو۔ اور جو کوئی اپنے اہل پر اپنے
مال سے فراخی کرتا ہے عاشورہ کے دن میں تو
اللہ تعالےٰ اس پر تمام سال فراخی کریگا۔ اور جو
کوئی روزہ رکھے اس دن میں تو وہ اس کے لئے
چالیس سال کا کفارہ ہو جاویگا۔ اور نہیں کوئی
جو عاشورہ کے دن کی رات زندہ رکھے اور صبح کو
روزہ دار اٹھے وہ مر جائے اور اپنی موت کو نہ
جانتا ہے۔

حدیث ۳

وَفِىْ حَدِيْثِ عَلِىٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ
وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا لَيْلَةَ
عَاشُوْرَآءَ اَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَاشَآءَ ۔

ترجمہ حدیث نمبر ۳

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث
میں ہے۔ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورہ کی
رات کو جاگتا ہے اسکو زندہ رکھیگا اللہ تعالےٰ
جب تک چاہے۔

حدیث ۴

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ

ترجمہ حدیث ۴

اور عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ
عَلٰی اَھْلِہٖ فِیْ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
سَائِرَ سَنَتِہٖ وَقِیْلَ عَنْ بَعْضِ
السَّلَفِ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمَ
الزِّیْنَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اَدْرَکَ
مَافَاتَہٗ مِنْ صِیَامِ السَّنَۃِ وَمَنْ
تَصَدَّقَ فِیْہِ یَوْمَئِذٍ اَدْرَکَ
مَافَاتَہٗ مِنْ صَدَقَۃِ السَّنَۃِ ۔

. . . .

حدیث ۵

وَقَالَ یَحْیَی بْنُ کَثِیْرٍ مَنِ
اکْتَحَلَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ بِکُحْلٍ
فِیْہِ مِسْکٌ لَمْ یَشْتَکِ عَیْنَیْہِ
اِلٰی قَابِلٍ مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ ۔

حدیث ۶

وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ
الْجُمَحِیِّ قَالَ رَاٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَیْتِیْ صُرَدًا
قَالَ ھٰذَا اَوَّلُ طَائِرٍ صَامَ عَاشُوْرَآءَ
وَقَالَ قَیْسُ بْنُ عُبَادَۃَ کَانَتِ الْوُحُوْشُ
تَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اپنے گھر کے لوگوں پر عاشورہ کے
دن فراخی کرے تو اللہ تعالٰی اُس پر تمام
سال فراخی کرے گا اور بعض سلف سے
روایت ہے کہ اُس نے کہا جو شخص زینت
کے دن کا روزہ رکھے عاشوراء کے دن کا
تو وہ پالیگا جو اُس سے فوت ہوا سال کے
روزے میں سے اور جو کوئی اس دن صدقہ کرے تو
وہ پالیگا جو اس سے فوت ہوا سال کے صدقہ میں

ترجمہ حدیث ۵

اور یحیی بن کثیر نے کہا جو شخص عاشوراء
کے دن سرمہ لگائے اس سرمہ میں سے
جس میں کستوری ہو تو اُس کی آنکھ اُس
دن سے آئندہ سال تک نہ دکھیگی۔

ترجمہ حدیث ۶

اور اُمیہ بن خلف جمحی سے روایت ہے
کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
گھر پر ممولہ دیکھا تو فرمایا یہ پہلا جانور ہے
جس نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا۔
اور قیس بن عبادہ نے کہا جنگل کے جانور
بھی عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں۔

حدیث ۷

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ صِیَامٍ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰہِ الَّذِیْ یَدْعُوْنَهٗ الْمُحَرَّمَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الصَّلٰوةُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ؕ

ترجمہ ۷

اور حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا حضرت رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر روزے رمضان کے بعد اللہ کے مہینے کے روزے ہیں جسکو بولتے ہیں۔ محرم اور بہتر نماز فرض اور رات کے درمیان کی نماز کے بعد وہ نماز ہے جو عاشورآء کے دن میں ہو۔

حدیث ۸

وَعَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ تَابَ اللّٰہُ عَلٰی قَوْمٍ وَّیَتُوْبُ عَلٰی اٰخَرِیْنَ ؕ

ترجمہ حدیث ۸

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہا حضرت رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں اللہ نے ایک قوم سے توبہ قبول کی اور اوروں سے توبہ قبول کرے گا۔

حدیث ۹

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ اٰخِرَ یَوْمٍ مِّنْ ذِی الْحِجَّةِ وَاَوَّلَ یَوْمٍ مِّنَ الْمُحَرَّمِ فَقَدْ خَتَمَ السَّنَةَ الْمَاضِیَةَ بِصَوْمٍ وَّافْتَتَحَ السَّنَةَ الْمُسْتَقْبِلَةَ

ترجمہ حدیث ۹

اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی روزہ رکھے آخر دن میں ذالحجہ سے اور پہلے دن میں محرم سے تو اس نے سال ختم کیا پچھلا روزہ سے اور اگلا شروع کیا

بِصَوْمٍ وَّجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ كَفَّارَةَ خَمْسِيْنَ سَنَةً ۔

حدیث ۱۰

وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَآءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ بِمَكَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَفُرِضَ صِيَامُ رَمَضَانَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ عَاشُوْرَآءَ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ ۔

حدیث ۱۱

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْهَرَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى قَوْمِ فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُوْمُ تَعْظِيْمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ ۔

روزہ سے اور کردے گا۔ اللہ اس کے لئے پچاس سال کا کفارہ ۔

ترجمہ حدیث ۱۰

اور روایت ہے عروہ سے اس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا عاشورہ ایسا دن ہے جس کا روزہ رکھتے تھے قریشی جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اس کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب مدینے میں آئے تو رمضان کا روزہ فرض کیا گیا سو جو چاہے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے

ترجمہ حدیث ۱۱

اور ابن عباس سے روایت ہے کہا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یہودیوں کو عاشورا کے دن کا روزہ رکھتے پایا تو ان سے آپ نے پوچھا انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ عزوجل نے حضرت موسےٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون کی قوم پر غالب فرمایا۔ سو ہم اس کی تعظیم کے لئے روزہ رکھتے ہیں پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم زیادہ حقدار ہیں موسٰی علیہ السلام کے ساتھ تم سے اور آپ نے اس دن کے روزے کا حکم فرمایا۔

نظم

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

ترجمہ - اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایوں کے البتہ نشانی ہے ڈر کی پلاتے ہیں ہم کو بعضی چیز کہ بیچ پیٹوں اُن کے ہے واسطے تمہارے بیچ اُس کے منافع ہیں بہت اور اُس میں سے کھاتے ہو۔

چڑھ پئی گھٹا رحمت دی فضلوں نیاری عجب بہارے ــــ گرج چمک نے کالے بدل وسن عجب نظارے

پل وچ بدل کالے چٹے آون کہہ کر دھایاں ــــ اوڑ دور کرن دی خاطر خوش برساتاں آیاں

پتر جھڑن پرانے موسم جد خزاں دا آوے ــــ نویں لباس درختاں تائیں قدرت پھر پہناوے

لکڑی وچوں سوہنیاں شاخاں زندہ ہو ہو آون ــــ پھل پھل میوے نال درختاں عجب بہار دکھاون

چارہ سبز تے رنگ مجھاں دا کالا وانگ سیاہی ــــ بہت سفید دودھ انہاں تھیں کڈھیا آپ الٰہی

گرم کرن تھیں دودھ نوں تے آتے آلائی جاوے ــــ جاگ لاون تھیں دہی بن جاندا قدرت رب دکھاوے

زوروں دودھ جے رڑکیا جاوے مکھن چٹا اچھوے ــــ گرم کرن تھیں گھی بن جاندا کی کی صفت چکیوے

وچ تھناں سوراخ نہ ہن دل رکھے آپ الٰہی ــــ جد تک تو نہ برتن رکھیں دودھ نہ نکلے کائی

معلوم ہویا دودھ تیرے کارن اللہ پاک بنایا ــــ مجھاں گاواں بکریاں اندر قدرت نال رکھایا

تیری خاطر پیدا کیتیاں چیزاں کئی ہزاراں ــــ آون وچ حساب نہ ہرگز باجھ حساب شماراں

کئی قسم دیاں سبزیاں پیدا کردا ہے رب باری ــــ کدی نہ ڈٹھے پالک مولی توری عجب پیاری

کھاون کارن کئی قسماں دے میوے رب بنائے ــــ آم انار انگور کھجوراں نکڑیوں باہر آئے

مالٹے سیب اتے رب خالق کیسا رنگ چڑھایا ــــ خربوزے نوں رنگ دے سوہنا مٹھا عجب بنایا

میوہ جیہڑی ڈٹھی تینوں ہے نصیحت کردی ــــ میوہ جد زیادہ لگے سر سجدے وچ دھردی

برسن ویلے اوچے بادل بہت نیچے ہو جاندے
تاں اوہ سکیاں کھڈیاں اوتے رحمت مینہ برساندے

فضائل جہاد

آیت ۱:- یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ط وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○

ترجمہ :- اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر۔ اور ان پر سختی کرو۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

آیت ۲:- یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ط اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ج وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ ○

ترجمہ :- اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے۔ دو سو پر غالب ہوں گے۔ اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔ (پ ۱۰ ع ۴ الانفال)

آیت ۳:- یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ :- اے ایمان والو۔ کیا میں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے۔ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آیت ۴:- وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ○

ترجمہ :- اور بے شک تم اگر اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ۔ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ان

کے سامنے دشمن دولت سے بہتر ہے۔ (پ۴ سورہ آل عمران)

آیت ۵۔ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ ط
بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُونَ ۝

ترجمہ۔ اور جو خدا تعالے کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں
ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (پ۲ سورہ بقرہ)

آیت ۶۔ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝
(پ۲۶ سورہ محمد)

ترجمہ۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ تعالے اُن کے عمل ضائع نہ فرمائے گا۔

آیت ۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِّنَ
الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ط وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِينَ ۝ (پ۱۱ سورہ توبہ)

ترجمہ۔ اے ایمان والو جہاد کرو اُن کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہئے
کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

آیت ۸۔ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا
كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ۝

ترجمہ۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں صف باندھ
کر۔ گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (پ۲۸ الصف سورہ)

حدیث نبوی

حدیث ۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حدیث ۲

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حدیث ۳

وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

حدیث ۴

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى

نے فرمایا ہے کہ مشرکین سے اپنی جان، مال اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو۔

ترجمہ حدیث ۲

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی ایک آنکھ وہ جو خدا کے خوف سے روئی اور دوسری آنکھ وہ جس نے خدا کی راہ میں نگہبانی کرتے رات گزاری۔

ترجمہ حدیث ۳

حضرت خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن فاتک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں (یعنی جہاد میں) کچھ خرچ کرے اس کے حساب میں سات گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(ترمذی نسائی)

ترجمہ حدیث ۴

حضرت فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر شخص کا عمل مرنے کے بعد ختم ہو

عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنَمّٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

حدیث ۵

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

حدیث ۶

وَعَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ

جاتا ہے مگر اس شخص کا عمل جو خدا کی راہ میں محافظت کرتا ہو۔ اور اس شخص کے عمل کا ثواب قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے بھی امون رہتا ہے، (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی عقبہ بن عامر)

ترجمہ حدیث ۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی کہ تم چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں۔ ترمذی۔ نسائی دارمی

ترجمہ حدیث ۶

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کے سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

يُنْفِقُهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهٖ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

حدیث ۷

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ مُّسْلِمَةٍ يَّقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ (یعنی جہاد میں) خرچ کرنے کے لئے مال بھیجے اور خود گھر میں رہے اس کو ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے۔ اور جو شخص خود خدا کی راہ میں لڑا اور جہاد میں اپنا مال بھی خرچ کیا اسکو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ واللہ یضاعف لمن یشاء۔

ترجمہ حدیث ۷

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان جن کی روح کو خداوند تعالیٰ قبض کرے اس کی خواہش نہیں کرتا کہ اس کی روح دوبارہ تمہارے پاس آئے اور دنیا مع دنیا کی نعمتوں کو حاصل کرے سوائے شہید کی روح کے کہ وہ اس امر کو پسند کرتی ہے کہ دوبارہ دنیا میں جائے اور جہاد کرکے دوبارہ شہادت حاصل کرے۔ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں مارا جانا مجھ کو بہت زیادہ پسند ہے کہ میں تمام شہروں اور گاؤں (یعنی عرب) کا مالک بنوں۔ اور تمام لوگ میری

سود کا بیان

(قرآن شریف)

الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسا کھڑا ہوتا ہے وہ

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا

جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا

اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ

بیع بھی تو سود کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے

جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى

اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام

اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کریگا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ

اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی

اَثِیْمٍ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا

بڑا گنہگار بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی

الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا

اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم

حدیث ۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبٰوا يَاكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت عبداللہ ابن حنظلہ سے جنہیں فرشتوں نے غسل دیا۔ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کا ایک درہم جو جانتے ہوئے انسان کھالے وہ چھتیس بار زنا سے سخت تر ہے۔ احمد اور دار قطنی، بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حدیث ۲

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا وَ ...... اِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے ابن مسعود سے فرماتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ سود اگرچہ بہت ہو مگر انجام کمی کی طرف لاتا ہے۔

تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى أَحْمَدُ الْأَخِيرَ۔

یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ بیہقی شعب الایمان میں روایت کیں اور احمد نے آخری حدیث روایت کی۔

حدیث ۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبٰوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه۔

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم شب معراج اس قوم پر پہنچے جن کے پیٹ کوٹھریوں کی طرح تھے جن میں سانپ تھے جو پیٹوں کے باہر سے دیکھے جاتے تھے ہم نے کہا اے جبریل یہ کون ہیں انہوں نے عرض کیا یہ سود خوار ہیں۔ (احمد، ابن ماجہ)

حدیث ۴

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا یہ سب برابر ہیں۔ (مسلم)

حدیث ۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبٰوا فَإِنْ

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب کہ سود کھائے بغیر کوئی نہ رہے گا۔ اگر سود

ثُمَّ يَأْكُلُهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ وَيُرْوَى مِنْ غُبَارِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۔ اگر نہ کھائے گا تو اسے سود کا اثر ضرور پہنچے گا یعنی روایت ہے کہ اسکا غبار پہنچے گا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی۔ ابن ماجہ)

حدیث ۶

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدَى إِلَيْهِ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم سے کوئی کچھ قرض کسی کو دے پھر مقروض اسے کچھ ہدیہ دے یا اسے اپنے گھوڑے پر سوار کرے تو سوار نہ ہو نہ ہدیہ قبول کرے مگر اس صورت میں ان دونوں کی آپس میں یہ رسم پہلے سے جاری ہے۔ ابن ماجہ، بیہقی۔ شعب ایمان۔

حدیث ۷

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

ترجمہ حدیث ۷

روایت ہے حضرت عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونا سونے کے عوض سود ہے مگر نقد بہ نقد اور چاندی چاندی کے عوض سود ہے مگر نقد بہ نقد اور جو کے عوض جو سود ہے مگر نقد بہ نقد اور چھوہارے

چھوڑنا بدلے کے عوض سود ہے۔ مگر نقد بہ نقد۔ (مسلم بخاری)

وعظ منظوم

سنو اک روز اس دنیا سے ہے اٹھنا ضرور — ذائقہ اس موت کا اک روز ہے چکھنا ضرور

ہو سکے جتنی عبادت آج کر لو دوستو — ورنہ کل محشر میں پچھتاؤ گے حق کے روبرو

زندگی کا کچھ بھروسہ بس نہیں اے دوستو — ہے جہاں رہنا سدا سامان تم اسکا کرو

زندگی کو جان لو کاغذ کی کشتی تم تمام — آج ڈوبے یا کہ کل ڈوبے گی یارو لا کلام

ہے جو فرصت تمکو اس دم یہ غنیمت جان لو — جو کہ کرنا ہے اسی میں آج کر لو دوستو

ورنہ جس دم موت آکر کھڑی ہو جائیگی — ایک دم میں ساتھ اپنے تجھکو یہ لے جائیگی

مال و دولت سب کا سب یونہی پڑا رہ جائیگا — بس وہی اعمال جو ہے ساتھ تیرے جائیگا

تندرستی بھی ہے نعمت اس میں تو سستی نہ کر — بعد اسکے جانے کے ہوئیگی قدر

جس گھڑی وہ حق تعالیٰ منصفی پر آئیگا
باپ ماں فرزند و زن کوئی نہیں کام آئیگا

تجارت کا بیان

قرآن شریف

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ

بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ

کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی

تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ

کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ

كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۝

تم پر مہربان ہے

حدیث ۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے اگلے لوگوں میں ایک شخص نے ایک

مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حدیث ۲

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حدیث ۳

عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا

سے زمین خریدی تو زمین کے خریدار نے اپنی اس زمین میں ایک مٹکی پائی جس میں سونا بھرا تھا تو خریدار نے بائع سے کہا اپنا سونا مجھ سے لے لو۔ میں نے تم سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ بیچنے والا بولا کہ میں نے تو تیرے ہاتھ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے سب بیچ دیا۔ چنانچہ یہ دونوں ایک شخص کے پاس مقدمہ لے گئے۔ تو جسے انہوں نے پنچ بنایا تھا۔ وہ بولا کیا تم دونوں کے اولاد ہے تو ان میں سے ایک بولا کہ میرے لڑکا ہے دوسرا بولا میرے لڑکی ہے پنچ بولا لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور ان پر خرچ کرو۔ اور بچا ہوا خیرات کر دو۔ (مسلم بخاری)

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے حضرت عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرماتے ہیں، غلہ لانے والا روزی دیا جائیگا۔ روکنے والا لعنتی ہے ابن ماجہ

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھاؤ چڑھ گئے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بھاؤ مقرر

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ
الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ
أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ
يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حدیث ۴

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ
رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ
يَقُوْلُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا
تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ
يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ
فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حدیث ۵

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِيْنَ
يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ
بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

فرمادیجئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بھاؤ مقرر فرمانے والا اللہ ہے۔ وہ ہی
تنگی و فراخی فرمانے والا روزی رساں ہے۔
میری آرزو ہے کہ اپنے رب سے اس طرح
ملوں کہ تم میں سے کوئی مجھ سے خونی یا مالی ظلم
کا مطالبہ نہ کرسکے۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔
ابن ماجہ۔ دارمی۔

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں
کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکر سے اُس نے
کہہ رکھا تھا۔ کہ جب تو کسی تنگدست کے پاس
جائے تو اُسے معاف کردے۔ ہوسکتا ہے کہ
اللہ ہم کو معافی دیدے فرمایا کہ وہ اللہ سے
ملا تو رب نے اس سے درگذر فرمائی۔

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چالیس دن غلہ کے
گراں ہونے کا انتظار کرے تو وہ اللہ سے
دور ہوگیا۔ اور اللہ اُس سے بیزار ہو
گیا۔ (رزین)

حدیث ۶

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ
فَضْلُ الْمَاءِ لِیُبَاعَ بِهِ الْکَلَاءُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ
فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ
بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا صَاحِبَ
الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ
فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ
مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حدیث ۷

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ
الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَکَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ
وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ
فَاِنَّهٗ تُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَیُدْهَنُ

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے تاکہ اس سے
گھاس فروخت کی جائے۔ (مسلم بخاری)
روایت ہے اُن ہی سے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر پر سے گزرے
تو اپنا ہاتھ شریف اس میں ڈال دیا آپ کی انگلیوں
نے اس میں تری پائی تو فرمایا اے غلہ والے یہ
کیا عرض کیا یا رسول اللہ اسے بارش پڑ گئی فرمایا
تو گیلے غلہ کو تو نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہ ڈالا
کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔ جو ملاوٹ کرے
ہم سے نہیں۔ (مسلم)

ترجمہ حدیث ۷

روایت ہے حضرت جابر سے کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کے سال
جب آپ مکہ معظمہ میں تھے فرماتے سنا کہ اللہ
اور اس کے رسول نے شراب مردار سور
اور بتوں کی تجارت کو حرام کیا۔ عرض کیا گیا۔ یا
رسول اللہ مردار کی چربیوں کے متعلق تو
فرمائیے اُن سے تو کشتیاں مل جاتی ہیں اور کھالیں

بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روشنی کی جاتی ہیں لوگ اُن سے چراغ جلاتے ہیں۔ تو فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر اس موقعہ پر فرمایا یہود کو خدا غارت کرے۔ جب اللہ نے مردار کی چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر بیچا اسکی قیمت کھائی۔ (مسلم بخاری)

وعظ پنجابی

توں ہیں ایں تاجر بھارا تینوں جانے عالم سارا
تیرا کتی ملکاں وچ پھیرا
کرہمت مسلم شیرا۔ ہے کم تجارت تیرا

توں کرن تجارت جاندا تاں بے جاندا دین بھیاں ندا
ہوندا دین غافر کم تیرا
کرہمت مسلم شیرا۔ ہے کم تجارت تیرا

اصحاب نبی سوہنے دے جتنے کم تجارت کردے
تنہی ملک انہاں ندا پھیرا
کرہمت مسلم شیرا۔ ہے کم تجارت تیرا

سانجھے پاک رسولؐ سہانے سنگ کرن تجارت پیارے
لے قافلہ بہت وڈیرا
کرہمت مسلم شیرا۔ ہے کم تجارت تیرا

ملک عرب وچ دیکھ تمامی ہیں تاجر سب اسلامی
اک اک تھیں ہے وڈیرا
کرہمت مسلم شیرا ہے کم تجارت تیرا

کدھے جلدی ہن دکاناں ہن تاجر مسلماناں
ایہہ سب تھیں کم چنگیرا
کرہمت مسلم شیرا ہے کم تجارت تیرا

شراب کا بیان

قرآن شریف

يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَ

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور

الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ

پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم

تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ

فلاح پاؤ گے شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○

اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آئے

حدیث ۱

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ اللّٰہُ الخَمرَ وَشَارِبَہَا
وَسَاقِیَہَا وَبَائِعَہَا وَمُبتَاعَہَا
وَعَاصِرَہَا وَمُعتَصِرَہَا
وَحَامِلَہَا وَالمَحمُولَۃَ اِلَیہِ
رَوَاہُ اَبُودَاؤدَ وَابنُ مَاجَۃَ۔

حدیث ۲

عَن اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی الخَمرِ عَشَرَۃً عَاصِرَہَا
وَمُعتَصِرَہَا وَشَارِبَہَا وَحَامِلَہَا وَ
المَحمُولَۃَ اِلَیہِ وَسَاقِیَہَا وَبَائِعَہَا
وَاٰکِلَ ثَمَنِہَا وَالمُشتَرِی لَہَا وَ
المُشتَرٰی لَہٗ۔ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَ
ابنُ مَاجَۃَ۔

حدیث ۳

عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ نَہٰی رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَن
ثَمَنِ الکَلبِ وَکَسبِ الزَّمَّارَۃِ
فِی شَرحِ السُّنَّۃِ۔

حدیث ۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ
لعنت کرے شراب پر اس کے پینے والے
پلانے والے پر اور اس کے بیچنے والے
اور خریدار پر۔ نچوڑنے والے۔ نچوڑوانے
والے پر۔ اٹھانے والے پر، اور جس تک
پہنچائی جائے اس پر۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے انس سے فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے
میں دس شخصوں پر لعنت فرمائی اس کے
نچوڑنے والے نچوڑوانے والے پینے والے اٹھانے والے
پر اور اس پر جس کی طرف پہنچائی جائے اور پلانے والے
بیچنے والے پر اس کی قیمت کھانے والے پر خریدنے
والے پر اور جس کے لئے خریدی جائے اس پر۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے
ہیں منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کتے کی قیمت اور گانے بجانے کی کمائی
سے۔ (شرح سنہ)

ترجمہ حدیث ۴

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ۔

روایت ہے حضرت نافع سے فرماتے ہیں میں شام و مصر کی طرف سامان تجارت بھیجا کرتا تھا ایک بار عراق کی طرف مال بھیجنے لگا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا اے مسلمانوں کی مہربان ماں میں شام کی طرف مال بھیجا کرتا تھا۔ اس دفعہ عراق بھیج رہا ہوں فرمایا نہ کرو تمہیں اپنی پرانی منڈی سے نفرت کیوں ہو گئی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب اللہ تم سے کسی کے لئے کسی ذریعہ سے رزق کا سبب بنائے تو وہ اسے نہ چھوڑے حتی کہ وہ سبب بدل جائے۔ یا بگڑ جائے۔
(احمد۔ ابن ماجہ)

حدیث ۵۵

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَأَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ حدیث ۵۵

روایت ہے حضرت ابو امامہ سے فرماتے ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالٰی نے مجھے جہانوں کے لئے رحمت اور جہانوں کے لئے ہدایت بھیجا اور مجھے میرے عزت و جلال والے رب نے حکم دیا باجوں۔ بانسریوں۔ بتوں اور دینوں اور صلیبوں اور جاہلیت کی چیزیں مٹانے کا

بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي
جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ
الصَّدِيدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ
مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ
الْقُدُسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

حدیث ۶

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ
قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ
مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ
الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ۔

حدیث ۷

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ
مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ
يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ
يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُسْكِرٌ
هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ

نے میری عزت کی قسم فرمائی کہ کوئی بندہ
میرے بندوں میں ایک گھونٹ شراب نہ
پیئے گا مگر میں اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور نہ
چھوڑ دے اسے میرے خوف سے مگر اسے پاک
حوضوں سے پلاؤں گا۔ (احمد)

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت ابن عمر سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں
ہیں جن پر اللہ نے جنت حرام فرمادی شرابی
ماں باپ کا نافرمان اور وہ بے حیا جو اپنے
میں بے حیائی کو قائم رکھے
احمد۔ نسائی۔

ترجمہ حدیث ۷

روایت ہے حضرت جابر سے کہ ایک شخص
یمن سے آئے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس شراب کے متعلق پوچھا
جو ان کی زمین میں پی جاتی ہے جو ار کی
ہوتی ہے اسے مزر کہا جاتا ہے تو فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا وہ نشہ
آور ہے عرض کیا ہاں فرمایا ہر نشہ آور
چیز حرام ہے بے شک اللہ کے ذمہ ایک عہد

الْمُسْكِرِ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہے اُس کے متعلق جو نشہ پیئے کہ اُسے طینۃ الخبال پلائے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے فرمایا دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کا کچ لہو۔ (مسلم)

حدیث ۵

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ فِى الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو۔

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا۔ اُس کی چالیس دن کی نماز پھر اگر توبہ کرے تو پھر اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر لوٹے تو اللہ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ کریگا۔ پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا۔ اگر پھر لوٹے تو اللہ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ کریگا۔ پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا۔ اگر پھر چوتھی بار لوٹے تو اللہ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ کریگا۔ پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہ کریگا اور اسے خبال کی نہر سے پلائے گا۔ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت کی۔

حدیث ۹

عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَیْدٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَہَاہُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُہَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰکِنَّہٗ دَاءٌ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ترجمہ حدیث ۹

روایت ہے حضرت وائل حضرمی سے کہ حضرت ابن سوید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو منع فرمایا وہ بولے کہ دوا کے لئے بناتا ہوں تو فرمایا کہ شراب دوا نہیں لیکن وہ نری بیماری ہے۔ (مسلم)

حدیث ۱۰

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ ۔

ترجمہ حدیث ۱۰

روایت ہے حضرت ابو موسے اشعری سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص جنت میں نہ جائیں گے۔ عادی شرابی قاطع الرحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا (احمد)

حدیث ۱۱

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ ۔ وَابْنُ مَاجَۃَ ۔

ترجمہ حدیث ۱۱

روایت ہے حضرت جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کی بہت مقدار نشہ دے تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے ترمذی۔ ابوداؤد۔ اور ابن ماجہ۔

قرآن وحدیث کی

نوری دُعائیں

مرتبہ

سید محمد معصوم علی شاہ گیلانی قادری
سجادہ نشین مبارچک سادہ ضلع گجرات

باب الدعاء

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے

حدیث ۱

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ وَضَعَ یَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ۔

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت حذیفہ سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں اپنا بستر لیتے تو اپنا ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھتے پھر کہتے الہی میں تیرے نام پر مرونگا اور جیونگا۔ اور جب بیدار ہوتے تو کہتے شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کر دیا۔ اسی کی طرف اٹھنا ہے (بخاری اور مسلم نے حضرت براء سے)

حدیث ۲

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں

أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حدیث ۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حدیث ۴

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

کھلایا پلایا بچایا اور ہمیں پناہ دی ۔ کیونکہ بہت وہ ہے جن میں نہ کوئی بچانیوالا ہے نہ پناہ دینے والا ۔ (مسلم)

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے آئیں تو فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتادوں جو خادم سے بہتر ہے ۔ ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھا کرو اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر ہر نماز کے وقت اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو ۔

(مسلم)

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح پاتے تو کہتے الٰہی ہم نے تیری مہربانی سے صبح پائی اور تیری مہربانی سے شام کریں گے تیرے رحم سے جئیں گے اور تیرے فضل سے مریں گے ۔ اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اور جب شام پاتے تو کہتے الٰہی ہم نے تیرے فضل سے شام پائی اور تیرے فضل سے صبح پائی اور تیری

مہربانی سے جئیں مریں گے۔ تیری طرف اٹھنا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حدیث ۵

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صبح کے وقت کہہ لے کہ اللہ کی پاکی بولو شام سویرا پاتے وقت اس کی حمد ہو رہی ہے آسمانوں اور زمین میں اور عصر اور ظہر کو بھی تسبیح پڑھو کذالک تخرجون تک تو اس دن میں جو نیکی چھوٹ گئی اسے پالے گا۔ اور شام کے وقت یہ پڑھے گا تو رات کی چھوٹی نیکیاں پالے گا۔ (ابوداؤد)

حدیث ۶

عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت حفصہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسارہ کے نیچے رکھتے۔ پھر تین بار عرض کرتے خدایا مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے۔ (ابوداؤد)

حدیث ۷

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
یَاْخُذُ مَضْجَعَہٗ بِقِرَاءَۃِ
سُوْرَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا وَکَّلَ
اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا فَلَا یَقْرَبُہٗ
شَیْءٌ یُّؤْذِیْہِ حَتّٰی یَھُبَّ مَتٰی
ھَبَّ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

ترجمہ حدیث ۷

روایت ہے حضرت شداد بن اوس سے فرماتے
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایسا کوئی مسلمان نہیں جو بستر پر لیٹے
قرآن شریف کی کوئی سورۃ پڑھے
مگر اللہ تعالےٰ اس پر فرشتہ مقرر
فرما دیتا ہے پھر کوئی ایذا [illegible] چیز
اس کے پاس نہیں پھٹکتی حتیٰ کہ بیدار ہو
جب بھی۔ (ترمذی)

حدیث ۸

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا
اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ قَالَ
بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا
الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ
مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّہٗ اِنْ یُّقَدَّرْ
بَیْنَھُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّہٗ
شَیْطٰنٌ اَبَدًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ حدیث ۸

روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اگر تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے
پاس جانا چاہے تو یہ کہہ لے بسم اللہ خدایا ہم کو
شیطان سے دور رکھ اور شیطان
کو اس بچے سے دور رکھ جو تو ہمیں
دے تو اگر اس صحبت میں ان کے نصیب میں
بچہ ہوا تو اسے شیطان کبھی نقصان نہ دے
سکے گا۔ (مسلم بخاری)

حدیث ۹

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ

ترجمہ حدیث ۹

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ
الدِّیْکَۃِ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ
فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَأَتْ مَلَکًا وَاِذَا
سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیْطَانًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حدیث ۱۰

عَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ
مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ
مِنْ مَنْزِلِہٖ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حدیث ۱۱

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ
رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ
الْبَارِحَۃَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے
اس کا فضل مانگو۔ کیونکہ مرغ فرشتہ
کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کا ہینگنا
سنو تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو۔
کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے
(مسلم بخاری)

ترجمہ حدیث ۱۰

روایت ہے حضرت خولہ بنت حکیم فرماتی ہیں
ہیں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا جو کسی منزل پر اترے تو یہ کہے
میں اللہ تعالیٰ کے پورے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں
اس کی ساری مخلوق کے شر سے تو اس
منزل سے کوچ کرتے وقت اسکی کوئی چیز
نقصان نہ دے گی۔ (مسلم)

ترجمہ حدیث ۱۱

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے
ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ
آج رات مجھے بچھو کے کاٹ لینے سے بہت
ہی تکلیف پہنچی۔ فرمایا اگر تم شام کہتے بکلمات اللہ

اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

کہ میں اللہ کے کامل کلموں کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوق کی شر سے تو تمہیں کچھ تکلیف نہ پہنچا سکتا۔ (مسلم)

حدیث ۱۲

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ فِیْہِ لَغَطُہٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ

ترجمہ حدیث ۱۲

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی جگہ بیٹھے جہاں شور و شغب زیادہ ہو۔ تو اٹھنے سے پہلے یہ کہہ دے۔ پاک ہے تو اے اللہ۔ اور تیری حمد ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ مگر اس کی تمام وہ حرکات معاف کر دی جائیں گی۔ جو اس مجلس میں ہوئی ہو (ترمذی۔ بیہقی۔ دعوات کبیر)

حدیث ۱۳

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

ترجمہ حدیث ۱۳

روایت ہے حضرت ابو موسیٰ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے خطرہ محسوس فرماتے تو کہتے اے اللہ ہم ان کے مقابل تجھے کرتے ہیں اور ان کی شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔ (احمد، ابوداؤد)

حدیث ۱۴

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد۔

ترجمہ حدیث ۱۴

روایت ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت کہہ لے الٰہی میں تجھ سے داخلے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسہ کیا۔ پھر گھر والوں کو سلام کرے۔

(ابوداؤد)

حدیث ۱۵

عَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد۔

ترجمہ حدیث ۱۵

روایت ہے حضرت قتادہ سے انہیں خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو فرماتے بھلائی و ہدایت کا چاند ہو بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو۔ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو تین بار فرماتے اُس پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر فرماتے اُس رب کا شکر ہے جو فلاں مہینہ لے گیا اور فلاں مہینہ لایا۔

(ابوداؤد)

حدیث ۱۶

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ حدیث ۱۶

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے یہ تھی الٰہی میں تیری پناہ لیتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے اور تیری عافیت کے منقلب ہو جانے سے اور تیرے اچانک عتاب سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے (مسلم)

حدیث ۱۷

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْهُمَا۔

ترجمہ حدیث ۱۷

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الٰہی میں چار چیزوں سے تیری پناہ لیتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اس دل سے جس میں عاجزی نہ ہو اس نفس سے جو سیر نہ ہو اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔

احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا اور نسائی نے ان دونوں صاحبوں سے۔

مفید دعائیں

نیا کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا

سب تعریف خدا کے لئے جس نے ہمیں

وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ — یہ لباس پہنایا اور ہماری طاقت کے بغیر ہمیں عطا فرمایا۔

سرمہ لگانے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ — الہٰی مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند کر۔

ہر نماز کے بعد کلمہ طیّبہ یا کلمہ شہادت پڑھا کرو۔ بڑا ثواب و اجر عظیم ہے۔

آئینہ دیکھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ — الہٰی میرا منھ اُجالا کر جس دن کچھ منھ اجالے ہوں اور کچھ سیاہ۔

کھانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَبْدِلْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔ — اللہ کے نام سے جو بہت بڑا رحیم اور رحم کرنیوالا ہے الہٰی اس میں ہمارے لئے برکت اُتار اور ہمیں اس سے بہتر دے۔

کھانے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ — سب تعریف اس اللہ کو جس نے ہمیں کھانے اور پینے کو دیا اور مسلمان بنایا۔

سوتے سے اٹھو تو یہ دُعا پڑھو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ — سب تعریف اس اللہ کو جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی اور اسی کیطرف اٹھنا ہے

پاخانہ جانے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیطانوں سے پھر بایاں قدم پہلے داخل کرو

پاخانہ سے نکلنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

(حمد ہے اللہ کے لئے جس نے اذیت و تکلیف کی چیز مجھ سے دور کی اور مجھے عافیت دی)

اچھی چیز دیکھنے کی دُعا

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِیْهِ وَلَا تَضُرُّهٗ۔

اللہ کیا ہی بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔ الٰہی اسے اس میں برکت دے کہ نقصان نہ پہنچائے۔

یا اپنی زبان سے یہی کہہ دیا کرو۔ اللہ برکت دے اس طرح نظر نہیں لگے گی

جب کوئی چیز ناپسند ہو

اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ الْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

الٰہی تیرے سوا کوئی بھلائی دینے والا نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی برائی ٹالنے والا نہیں اور ساری طاقت اور قوت اللہ ہی کے لئے ہے۔

بیماری یا مصیبت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

اللہ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے اس چیز سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت بخشی۔

طہارت کے لئے یہ دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔

اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جنہیں نہ کوئی خوف اب ہے اور نہ وہ غم کریں گے ۔

طہارت سے فراغت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَھُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّ قَائِدًا وَّدَلِیْلًا اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِیْ ۃ

(حمد ہے اللہ کے لئے جس نے پانی کو پاک کرنیوالا بنایا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانیوالا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا ۔ الٰہی تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر)

بیوی سے صحبت کرنیکی دعا

اول بسم اللہ پڑھ کر قل ھو اللہ پڑھے پھر اللہ اکبر لا الٰہ الا پڑھ کر یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا ذُرِّیَّۃً اِنْ کُنْتَ قَدَّرْتَ اَنْ تُخْرِجَ ذٰلِکَ مِنْ صُلْبِیْ پھر یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ۃ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی یہ پڑھکر صحبت کریگا اس کی اولاد شیطان سے محفوظ پیدا ہوگی اور قریب انزال دل میں یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اَلَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا (احیا العلوم)

عیادت کیلئے دعا

بیمار کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

(بخاری شریف و احیاء العلوم)

مشرکین کے معبودوں کو دیکھ کر یا انکے سنکھوں کی آواز سنکر کیا پڑھنا چاہیئے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَّا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ بعدد ان کافروں کے اس کی بخشش کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

بجلی کے کڑکنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

(ترمذی شریف)

کسی کی مصیبت پر یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو عمر بھر کبھی اس بلا میں مبتلا نہ کریگا۔ (ترمذی شریف)

حاجی سے ملاقات کے وقت یہ دعا پڑھیں

تَقَبَّلَ اللّٰهُ نُسُكَكَ وَاَعْظَمَ اَجْرَكَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ۔ (غنیۃ الطالبین)

وضو کی دعائیں

ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْكُفْرُ

باطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْکُفْرُ ظُلْمَۃٌ۔

کلی کے وقت یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی حَبِیْبِكَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔ تین بار کلی کریں۔ اور پانی حلق تک پہنچائیں۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ ۔ تین بار ناک میں پانی ڈالیں۔

منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِكَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَاءِكَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَاءِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

چہرے کے ہر عضو پر تین تین بار پانی ڈالیں۔ ڈاڑھی کا خلال کریں

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

بایاں ہاتھ دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ

سر کا مسح کریں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ؛

کانوں کے مسح کریں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ

گردن کا مسح کریں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ عَنِ النَّارِ۔

دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ وَقَدَمَ وَالِدِیْ عَلَی الصِّرَاطِ

دایاں پاؤں ٹخنوں سے اوپر تک دھوئیں۔ اور انگلیوں میں خلال نیچے سے اوپر کو کریں۔ اور چھنگلی سے شروع کریں اور بائیں پاؤں چھنگلی پر ختم کریں۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ اَوْ قَدَمَ وَالِدِیْ عَلَی الصِّرَاطِ۔

وضو کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ اور سورہ اذا انزلنٰہ معہ کلمہ شہادت پڑھیں۔

مسجد میں داخل ہوں تو پہلے دایاں قدم رکھیں

یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

ادائیگی قرض کیلئے یہ دعا پڑھیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ تو نے وہ دعا سنی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمیں سکھائی ہے اور فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی یہی دعا اپنے ساتھیوں کو سکھلاتے تھے۔ فرمایا جو کوئی اس کو پڑھے گا اگر کوہ اُحد کے برابر قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کر دیگا۔ وہ دعا یہ ہے۔

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اَللّٰهُ بَلٰى وَ اللّٰهِ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَارْزُقْنِيْ بَعْدَ الدَّيْنِ ۞ (غنیۃ الطالبین)

کھیت میں بیج ڈالنے کے وقت یہ دعا پڑھے

کھیت میں بیج ڈالنے سے پہلے دو رکعت نفل کھیت میں پڑھے اور قبلہ رخ بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدٌ ضَعِيْفٌ سَلَّمْتُ هٰذَا اِلَيْكَ فَسَلِّمْهُ لِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ۔

جانور خریدے یا خادم لائے تو یہ دعا پڑھے

جانور یا خادم کی پیشانی پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا جُبِلَ عَلَيْهِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا جُبِلَ عَلَيْهِ

اس کے پڑھنے سے اِنشاء اللہ جانور اور خادم کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (احیاء العلوم)

وعظ

تعلیم نسواں کے بیان میں

ارشادِ خداوندی

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ

اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرنے والی

بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

ہو۔ تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو۔ کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کرو۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اور

اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے۔ اور تمہیں

كُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ

پاک و ستھرا کر دے۔ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور

الْحِكْمَةِ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝

حکمت (سنت) بیشک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے

آیات مذکورہ بالا میں اگرچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات وامہات المومنین کو خطاب ہے۔ لیکن ان کا حکم تمام امت واہل اسلام عورتوں کے لئے عام ہے۔ ویسے بھی ازواج مطہرات کے اتنے بلند منصب وامہات المومنین ہونے کے باوجود جب ان کے لئے اتنی پابندی وتاکید ہے تو عام عورتوں کے لئے تو بدرجہ اولیٰ ان احکام کی تعمیل اور پابندی واحتیاط ضروری ہے۔

عورت کی نرم کلامی وشیریں بیانی سے دل کا روگی۔ غلط تاثر لے سکتا ہے۔ اس لئے مسلمان عورت کو یہ حکم ہے کہ اگر کبھی کسی غیر مرد سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنجیدہ اور معقول طریقہ سے بات کرے کہ سننے والا کوئی غلط تاثر قائم کر سکے اور نہ اسے غلط خیال رکھنے کی جرأت ہو سکے۔

عورت کے لئے گھر کی چاردیواری میں رہنا۔ نماز وزکوٰۃ کی پابندی کرنا۔ خدا و رسول کا حکم ماننا ضروری اور بے پردہ رہنا منع ہے۔ عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم فرما کر انہیں تعلیم کے متعلق بالخصوص ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت یاد کریں۔

حدیث شریف

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تُسْكِنُوا نِسَاءَكُمُ الْغُرَفَ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ الْكِتَابَةَ۔ اپنی عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ (امام ترمذی محمد ابن علی)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت لقمان (رضی اللہ عنہ) کا ایک لکھے

والی لڑکی پر گزر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ طومار جس کو ذبح کرنے کے لئے صیقل ہو رہی ہے

(اخرج الترمذی الحکیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تُسْكِنُوهُنَّ الْغُرَفَ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ الْكِتَابَةَ وَعَلِّمُوهُنَّ الْغَزْلَ وَسُورَةَ النُّورِ۔ عورتوں اور لڑکیوں کو بالاخانوں پر نہ ٹھہراؤ۔ اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔ انہیں چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورہ نور پڑھاؤ" (ابن حبان و بیہقی)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تُعَلِّمُوا نِسَاءَكُمُ الْكِتَابَةَ وَلَا تُسْكِنُوهُنَّ الْعَلَالِيَ۔ اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ۔ اور بالاخانوں پر نہ ٹھہراؤ (ابن حبان و ابن عدی)

عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں یہ حکم جاری فرمایا کہ عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ۔ اور بالاخانوں پر نہ ٹھہراؤ (روض الاخیار)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں اپنے زمانہ کے متعلق یہی فیصلہ دیتے ہیں۔ کہ عورتوں کو لکھنا سکھانا ہرگز مناسب نہیں۔

ڈاکٹر اقبال اگرچہ نئی تہذیب کے گھر تک پھر آئے تھے لیکن قوم کی بے جا تقلید اور بے راہ روی نے اس کے احساس دل کو بھی چوٹ لگائی۔ اور پھر قوم کو غیرت دلائی ۔

یہ کوئی دن کی بات ہے اے مرد ہوشمند
غیرت نہ تجھ میں ہوگی نہ زن اوٹ چاہے گی

آخر وہی ہوا۔ نئی تہذیب نے تیزی سے بال و پر نکالنے شروع کر دیئے۔ پردہ سرکنے لگا۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ حیا اور غیرت کا جنازہ نکلنا شروع ہو گیا۔ پردہ اٹھا حجاب گیا۔ شرم گئی۔ اب نئی تہذیب کی "برکات" ظاہر ہونی شروع ہو گئیں ۔

تعلیم کی خرابی سے ہو گئی بالآخر
شوہر پرست بی بی پبلک پسند لیڈی

سیدھی سادی اور شریف بچیوں پر اس تہذیب کا رنگ چڑھنا شروع ہو گیا۔ اکبر غریب خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے اور ان کی "شرافت" کا ماتم اس طرح کیا ؎

حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمع انجمن پہلے چراغ خانہ تھی

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اقبال و اکبر تعلیم نسواں کے بالکل ہی خلاف تھے۔ بلکہ وہ تو خود چاہتے تھے، عورت کو "زیورِ تعلیم" سے آراستہ کیا جائے۔ لیکن کس قسم کی تعلیم سے یہ ان کی اپنی زبان سے سنئے۔ اکبر فرماتے ہیں ؎

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتونِ خانہ ہو وہ سبھا کی پری نہ ہو

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے ؎

دو اسے شوہر و اطفال کی خاطر تعلیم
قوم کے واسطے تعلیم نہ دو عورت کو

لوگوں نے ترقی کے شوق میں لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کو بھی جدید تعلیم کے تندور میں جھونک دیا۔ اکبر کے دل میں پھر ایک ٹیس سی اٹھی اور اپنی رائے دے ہی دی ؎

تعلیم دختران سے یہ امید ہے ضرور
ناچے دلہن خوشی سے خود اپنی برات میں

زمانہ شاہد ہے انکے خدشات کس طرح حرف حرف پورے ہوئے۔ مزید فرماتے ہیں ؎

کیا کہوں کہ "علم" پڑھ کر کیا کریں گی بیبیاں
بیبیاں شوہر بنیں گی اور شوہر بیبیاں

حدیث ۱

عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت اسامہ ابن زید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے اپنے پیچھے مردوں پر زیادہ مضر فتنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہ چھوڑا۔

حدیث ۲

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے حضرت معقل ابن یسار سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ محبت کرنے والی بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو۔ کیونکہ میں تمہاری وجہ سے امتوں پر فخر کرونگا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حدیث ۳

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ مُسْلِمٌ

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کوئی مرد کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گذارے مگر یہ کہ اسکا خاوند ہو یا محرم رشتہ دار (مسلم)

حدیث ۴

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت بریدہ سے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا اے علی ایک نگاہ کے بعد دوسری

لَا فَلَی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ

حدیث ۵

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا
خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ (مشکوٰۃ)

حدیث ۶

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ
وَالتَّعَرِّیَ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لَا یُفَارِقُکُمْ
اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِیْنَ یُفْضِی الرَّجُلُ
اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَحْیُوْهُمْ وَاَکْرِمُوْهُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (مشکوٰۃ)

حدیث ۷

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّهَا کَانَتْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَمَیْمُوْنَۃَ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ
فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ
فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَیْسَ هُوَ

نگاہ نہ کرو کہ تم کو پہلی نظر جائز ہے دوسری
جائز نہیں۔ احمد ترمذی۔ ابوداؤد دارمی۔

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے اُن ہی سے وہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے راوی فرمایا کہ عورت چھپانے کے
لائق ہے جب عورت نکلتی ہے تو اُسے شیطان
گھورتا ہے۔ ترمذی) (مشکوٰۃ)

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے ابن عمر سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ننگے ہونے سے
بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہیں جو تم سے کبھی جدا
نہیں ہوتے سوائے پیشاب پاخانہ کے اور اُس
وقت کہ جب مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ تو
اُن سے شرم کرو اور اُن کا احترام کرو۔ (ترمذی

ترجمہ حدیث ۷

روایت ہے حضرت اُم سلمہ سے کہ وہ اور
بی بی میمونہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس تھیں کہ جناب اُم مکتوم آئے اور
آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ تب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم دونو
ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کی۔ یا

أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ کیا یہ نابینا نہیں ہیں کہ ہم کو دیکھتے نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں۔ احمد ترمذی ابوداؤد۔ (مشکوٰۃ)

حدیث ۸

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ حدیث ۸

روایت ہے حضرت بہز ابن حکیم سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے راوی۔ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے ستر چھپاؤ۔ سوائے اپنی بیوی یا مملوکہ لونڈی کے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے کہ جب مرد تنہا ہو۔ فرمایا کہ اللہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ ترمذی۔ ابوداؤد ابن ماجہ۔ (مشکوٰۃ)

حدیث ۹

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (مشکوٰۃ)

ترجمہ حدیث ۹

روایت ہے حضرت عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی۔ فرماتے ہیں کہ کوئی مرد کسی عورت سے خلوت نہیں کرتا مگر اس میں تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے۔ ترمذی۔

حدیث ۱۰

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ حدیث ۱۰

روایت حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ۔ ابن ماجہ

کا ستر کبھی نہ دیکھا۔ (ابن ماجہ)

حدیث ۱۱

عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَاَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ۔ مشکوٰۃ

ترجمہ حدیث ۱۱

روایت ہے حضرت ابی امامہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرماتے ہیں ایسا کوئی مسلم نہیں جو اچانک کسی عورت کی خوبیاں پہلی بار دیکھے تو فوراً اپنی نگاہ نیچی کرے۔ مگر اللہ اسے ایسی عبادت دیتا ہے جس کی وہ لذت پاتا ہے۔ احمد

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا صاحب بریلوی۔ عورتوں کو لکھنا سکھانا شرعاً ممنوع و سنت نصاریٰ ہے۔ اور فتح باب ہزاروں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے جس کے مفاسد شدیدہ پر تجاریب عدیدہ شاہد عادل ہے۔ متعدد حدیثیں اس کی ممانعت میں وارد ہیں۔ سلفاً و خلفاً علماء و عامہ مومنین کا عمل اس کے ترک پر رہا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ اشعۃ اللمعات میں اپنے زمانہ کے متعلق یہی فیصلہ دیتے ہیں۔ کہ عورتوں لکھنا سکھانا ہرگز مناسب نہیں

وعظ پنجابی

اے انساناں دا اگے جیوناں عمر گذار نہ ہرگز
جس تے پیدا کیتا اُسدے حکم وسار نہ ہرگز

جیہڑیاں بے حد نعمتاں دِتیاں تیں اُس کھاویں
بے افسوس پھر اُسدے حکموں اپنا سیس پھراویں

مسلماناں نوں بہت جیہے کم انگریزاں سکھے
سو تر تاب تے فلماں کولوں کی فائدہ لبھے

صنعت دے کئی کارخانے اپنے ملک لگائے
فلماں جیہے ہر قسم دے تینوں عام سکھائے

ناغہ دے دِن تاش کھیڈن وچ دن گذارن سارا
واہ انگریزاں دسیا تینوں کیسا کم نکما سا

تاش کھیڈن دے اندر بیٹھے کوئی سارا روز گذارے
اپنی کی دا فائدہ اُسنوں ہرگز ہتھ نہ آوے

جس کم اندر دین دنی دا فائدہ ہتھ نہ آوے
ایسے فضول کماں تھیں بندہ ضائع عمر گنواوے

چھڈ تمام فضولی کھیڈاں کرلے یاد الٰہی
یاد اللہ بن دنیا اندر چنگی چیز نہیں کائی

تاش کھیڈن وچ کی فائدہ تینوں یار دسائے
شروع انگریز نے کیتے ایسے کم فضولی سارے

انہاں کماں وچ ہرگز فائدہ نہیں ہے یارا کوئی
ہیں فضول اسراف تمامی خبر جنہاں نوں ہوئی

فلماں تھیٹر راگ تماشے کم شیطانی سارے
ڈھول طنبورے واجے طبلے چھڈ سب یار پیارے

ایہ سب بازی کھیڈاں اندر اپنا وقت نہ ضائع کر توں
کر خرچ تیار قبر دا اوڑک جاناں مر توں

تاش اندر دس کی فائدہ ہے انساناں تیرا
کرلے نیکی کرلے نیکی تیرا سفر لمیرا

پنجے وقت نماز ہمیشہ نال جماعت ادا توں
فلم تماشے کھیڈاں ویکھن ہرگز کدے نہ جاوں

کہے معصوم یاد اللہ وچ وقت گذار تمامی
کھا کھا نعمت پاک خدا دی نہ کر نمک حرامی

عورتوں سے برتاؤ کے بیان میں

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان

مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى

لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک

يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ

وہ ایمان نہ لائیں۔ اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا اگرچہ وہ تمہیں

اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى

بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش

الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ

کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں سے

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ۧ

بیان کرتا ہے کہیں وہ نصیحت مانیں۔

حدیث ۱

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کے متعلق کی وصیت قبول کرو کیونکہ وہ

خُلِقَ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ
فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ
تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ
یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ
تَسْتَقِیْمَ لَکَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ فَاِنِ
اسْتَمْتَعْتَ بِھَا اسْتَمْتَعْتَ بِھَا
وَبِھَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُھَا
کَسَرْتَھَا وَکَسْرُھَا طَلَاقُھَا۔
رَوَاہُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ)

حدیث ۲

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَۃُ
اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا
وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ
بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ
اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ۔
رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی
الْحِلْیَۃِ۔

پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور یقیناً پسلی
کا ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر کا ہے تو اگر اسے
سیدھا کرنے لگو تو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ
دو تو ٹیڑھا رہے گا۔ لہذا عورتوں کے متعلق
وصیت قبول کرو۔ روایت ہے انہیں سے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت
پسلی سے پیدا کی گئی ہے ■ روش پر سیدھی
ہرگز نہ ہوگی۔ تو اگر تم اس سے نفع حاصل
کرنا چاہتے ہو تو اس سے نفع حاصل کرو۔
حالانکہ اس میں ٹیڑھ ہو اور اگر تم اسے سیدھا کرنے
لگو تو توڑ دو گے اسکا توڑنا اسکی طلاق ہے
(مسلم مشکوٰۃ)

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت
جب اپنی پانچ نمازیں پڑھے اور اپنے
رمضان کا روزہ رکھے اور اپنی شرمگاہ کی
حفاظت کرے۔ اور اپنے خاوند کی اطاعت
کرے۔ تو جنت کے جس دروازے سے چاہے
داخل ہو جائے۔ (ابو نعیم در
حلیہ)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حدیث ۴

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حدیث ۵

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ ۔

رواہ احمد ۔ ابوداؤد ۔ ابن ماجۃ

روایت ہے حضرت ام سلمہ سے فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت مرجائے اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائیگی ۔

ترمذی ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے ۔

ترمذی ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے حضرت حکیم ابن معاویہ قشیری سے وہ اپنے والد سے راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے کسی کی بیوی کا حق اس پر کیا ہے فرمایا یہ کہ جب تم کھاؤ اسے کھلاؤ ۔ اور جب تم پہنو اسے پہناؤ ۔ اور اس کے منہ پر نہ مارو ۔ اور اسے برا نہ کہو ۔ اور اسے نہ چھوڑو مگر گھر میں ۔

احمد ۔ ابوداؤد ۔ ابن ماجہ ۔ (مشکوٰۃ)

وعظ پنجابی

لے مائی توں سر توں ننگی پھردی ایں وچ بازاراں
شرم حیا نہ آوے تینوں وگیاں رہدیاں ماراں
زینت اپنی لوکاں تائیں توں وکھاندی رہندی
عزت ننگ ناموس دے سودے توں لگاندی رہندی
فلماں اندر مرداں نالوں بیٹھیں ہو اگیرے
خوف خدا نہ شرم نبی دی لنگی تیرے نیڑے
سر ننگا کر زینت اپنی غیراں توں دکھلاویں
بے حیا بے غیرت ہو کے وچ بازاراں جاویں
پڑھ کے علم انگریزی تینوں رہ گئی شرم نہ کائی
پردے ستر والی گل تینوں کدے پسند نہ آئی
سرخی پوڈر لا کے لوکاں نوں وکھاندی پھردی
اپنے حسن دی نمائش توں لگاندی پھردی
نکل گھراں تھیں وچ بازاراں سیر کریندی رہندی
غیراں نال توں فلماں اندر بے پردہ ہو بہندی

کیتے معصوم دنیا اندر مرد دیوث نے چھیڑے
حضرت آکھیا روز حشر دے دوزخ کرسن ڈیرے

نیک عورتوں کے بیان میں

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ

رکھتی ہیں جیسی طرح اللہ نے حکم دیا۔

حدیث ۱

عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا نہیں ستاتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر اس کی حور عین بیوی کہتی ہے کہ خدا تجھے غارت کرے اسے نہ ستا۔ کیونکہ یہ تیرے پاس مہمان ہے بہت قریب تجھے چھوڑ کر ہماری طرف آئے گا۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث ۲

ترجمہ حدیث ۲

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اِلٰی قَوْلِهٖ خُلُقًا۔

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں سے کامل ترمومن اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہتر ہے اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد۔ خلقا تک۔

حدیث ۳

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تُصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْهِ فَیَضَعَ یَدَهٗ فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَیْهَا زَوْجُهَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہ ہوگی۔ نہ کوئی نیکی انکی اوپر چڑھے۔ بھگوڑا غلام یہاں تک کہ اپنے مولاؤں کی طرف لوٹ آئے اور اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں دیدے اور وہ عورت جس پر اُس کا خاوند ناراض ہو اور نشے والا یہاں تک کہ ہوش میں آجائے۔ بیہقی۔ شعب الایمان۔

حدیث ۴

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّهٗ

ترجمہ حدیث ۴

روایت حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کونسی عورت اچھی ہے فرمایا کہ

إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ۔ رَوَاهُ النَّسَائِي وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

اُسے خاوند جب دیکھے تو اچھی لگے اور جب اُسے حکم دیوے تو اطاعت کرے اور اُسکی مخالفت نہ کرے نہ اپنی جان میں نہ اپنے مال میں جو خاوند کو ناپسند ہو۔ نسائی بیہقی۔ شعب الایمان۔

حدیث ۵۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں وہ ہیں جسے وہ دی گئیں اُسے دین دنیا کی بھلائی سے دی گئی۔ شکر اوّل ذکر والی زبان اور جسم مصیبتوں پر صبر والا اور ایسی بیوی جو اپنے نفس اور اس کے مال میں بغاوت نہ کرے بیہقی۔ شعب الایمان۔

حدیث ۶

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرماتے ہیں کہ مرد سے اس کے متعلق پوچھ نہ ہوگی جو وہ اپنی بیوی کو مارتے۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ (مشکوٰۃ)

وعظ

تقریر دلپذیر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ ذُو الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں

اللہ تعالٰے کی کرم نوازیاں دیکھئے۔ اس نے جلسہ گاہ پر بادلوں کا سائبان لگا دیا ہے۔ پنکھوں کے بغیر ہوا چل رہی ہے۔ اللہ تعالٰے نے کس طرح موسم تبدیل فرما دیا ہے

وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی۔

(ترجمہ) ہم نے بادلوں کو سائبان بنا دیا اور تم پر من و سلوٰی اتارا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ قوم عمالقہ سے جہاد کرو۔ اور وہیں ملک شام میں آباد ہو جاؤ۔ یہ لوگ بہ چار و ناچار بادل ناخواستہ نکلے تو ایسے جنگل میں پہنچے جہاں نہ سایا تھا نہ کوئی کھانے پینے کی چیز۔ موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو اللہ تعالٰے نے سفید ابر سایہ کے لئے اور من و سلوٰی کھانے کے لئے بھیجا۔ چالیس سال تک بنی اسرائیل اسی جنگل میں مقید رہے۔ دوران قیام نہ انکے کپڑے میلے ہوئے نہ پھٹے۔ اور نہ ہی بال اور ناخن بڑھے۔ اب غور کیجئے ادھر تم پر بھی اللہ تعالٰے نے ابر کا سائبان لگا

دیا ہے۔ پنکھوں کے بغیر ہوا چل رہی ہے۔ ورنہ کون گرمی اور سخت دھوپ میں بیٹھ سکتا ہے۔

آپ لوگ نیکی کے لئے گھر سے آئے اللہ تعالیٰ نے کرم نوازی فرمائی۔ جو شخص مویشیوں کو چارہ ڈالتا ہے۔ تو یہ بے زبان جانور بھی اُس کا لحاظ رکھتے ہیں ؎

گھوڑے بیل حکم تیرے دی کردے تابعداری
گھوڑے ہل وا ہندے ٹانگے چلدے دیندے کم سواری
توں بھی حکم مالک دا رستہ کج وچہ پیا انساناں
جیونکہ تیری تابعداری سبھی فرض حیواناں

اے انسان تجھے دھوپ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سایہ دار درخت لگا دیئے اور دوزخ سے محفوظ رکھنے کے لئے نبی بھیج دیئے۔

دوزخ سے بچنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دامن میں پناہ لینی چاہیئے۔ نبی کا درجہ اتنا بلند ہوتا ہے۔ کہ سارے جہان کے لوگوں کے درجے ایک طرف ہوں پھر بھی نبی بہت ہی بلند اور ارفع درجے والا ہوتا ہے ؎

وہی نورِ حق وہی ظلّ رب
ہے انہیں کا سب ہے انہیں سے سب

نبیوں کا علم تمام جہان سے زیادہ ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں آتا ہے حضرت عیسٰے

یہ تقریر ۱۹۶۶ کو صبح کے وقت حضرت شیخ فضل نور قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر مقام ڈھیلکے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں حضرت سید محمد معصوم شاہ صاحب نے فرمائی اور سید نواب شاہ صاحب نے قلمبند کی۔

علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ

(ترجمہ) (میں تم کو اس کی خبر دیتا ہوں کہ جو تم کھاتے ہو۔ اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو)

معلوم ہوا کہ نبی پیٹ میں کھایا ہوا کھانا اور گھر میں رکھی ہوئی چیزیں بتا سکتے ہیں سہ

حضرت عیسٰی کھادی رکھی چیز جو جانن ساری

کویں نہ جانن دتی جنھوں رب تیاں ہی گھڑی

جو لوگ اللہ اور اللہ کے حبیب کا حکم مانتے ہیں۔ وہ درگاہِ ربانی میں مقبول ہو جاتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال وعظ فرمایا۔ صرف چند لوگ مسلمان ہوئے اور باقی ایمان نہ لائے۔ تو حضرت نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ (ترجمہ) (اور نوح علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب کافروں میں سے ایک بھی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ۔

یہ دعا قبول ہو گئی۔ رب نے حکم دیا کشتی بناؤ اور ہر ایک چیز کا جوڑا اس میں بٹھاؤ۔ کتے اور خنزیر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔ لیکن جنہوں نے مجھے نہیں مانا یا تیرے ساتھی نہیں بنے اُن کو مت بٹھانا۔ جو لوگ کشتی پر بٹھائے گئے وہ تو بچ گئے باقی نافرمان سب غرق ہوئے۔ دیکھ لیا نیکوں کے ساتھ ہو جانا کتنی اعلیٰ درجے کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ۔ (ترجمہ) محمد اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں)

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی آپس میں شفیق تھے اور کافروں پر سخت لیکن اے مسلمان بھائی تو کھیتوں کو پانی لگانے اور اس سے بھی معمولی باتوں پر اپنے بھائیوں سے لڑائیاں اور مقدمے بازیاں کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے کی ضمانتیں کرانا پھرتا ہے۔ یعنی تیری کمائی تیرے کاموں میں خرچ ہوتی رہتی ہے۔ حاجی مقبول احمد کو دیکھ لو۔ نیکی

کے راستے پر خرچ کرتا ہے۔ اس کے پیسے کبھی لڑائی جھگڑوں اور مقدمے بازی پر خرچ نہیں ہوتے۔ حرام کمائی کے پیسے کبھی رب کے راستے پر خرچ نہیں ہوتے سہ

میرے کول جو ہے سبحان سب کجھ ہے تیرا
تیرا تینوں دیندیاں کی گھٹ جاندا میرا

اللہ تعالیٰ نے آنکھیں عطا کیں کہ قرآن مجید پڑھو۔ حضور کے پاس جب کوئی صحابی نیا پھل لیکر آتا تو آپ اس کو آنکھوں سے لگاتے اور فرماتے اس کو میرے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اے انسان پھولوں کو دیکھ اور پھر پھول سے اتنا بڑا تربوز بنا ہوا دیکھ۔ لیکن یاد رکھو جب تک تربوز کا تعلق بیل سے رہے گا۔ تربوز بڑھتا پھولتا رہے گا۔ حتیٰ کہ خوب پختہ ہو جائیگا۔ یعنی اپنی اصل کے ساتھ تعلق ہونا بہت ضروری ہے۔ دیکھو غور کرو۔ تربوز میں مٹھاس کہاں سے آگئی۔ کانا (سرکنڈا) اور گنا ایک جگہ کاشت کر کے دیکھو۔ وہی زمین وہی پانی۔ لیکن کانا (سرکنڈا) مٹھاس سے محروم اور گنا کھانڈ سے بھرپور۔ عجب قدرت خداوندی ہے۔ لیکن اپنے اپنے مقام پر دونوں کارآمد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیکار اور فضول نہیں بنائی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

ترجمہ (اے رب ہمارے تو نے یہ کائنات بیکار نہیں بنائی۔ تیری ذات پاک ہے۔ ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے)

اے مسلمان فلموں میں جاکر تو خراب گانے سنتا ہے اور فحش تصویریں دیکھتا ہے۔ اگر تو غور سے بھینس اور گائے کو دیکھے کہ بھینس چارہ تو سبز کھاتی ہے اور دودھ کتنا سفید دیتی ہے۔ کیسی اچھی فلم ہے۔ جس کو قدرت چلا رہی ہے۔ اے مسلمان قدرتی نظارے دیکھ اور نقلی فلم کو چھوڑ۔ رنگ برنگے پھول دیکھ۔ اس کا رنگ دھونے سے نہیں بدلتا۔ درختوں کے سبز پتے دیکھ۔ قدرت نے ان کو کتنا سبز لباس پہنایا ہے۔

جانور بھی سمجھ رکھتے ہیں کہ جب دھوپ ہو درخت کے نیچے سائے میں بیٹھ جاتے ہیں حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ والوں کے سایہ سے شیطان بھاگتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اے عمر تیرے سایہ سے شیطان بھاگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ ترجمہ (اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔ خربوزے۔ تربوز تمام قسم کے پھل، کھانے پینے والی تمام چیزیں۔ اے انسان یہ چیزیں تو نے نہیں بنائیں۔ بلکہ تیرے رب نے تیرے فائدے کے لئے بنائی ہیں۔ اور تیرے لئے پسند کی ہیں۔ اور تو بھی اپنا فائدہ دیکھ کر ان کو پسند کرتا ہے۔ لیکن جس دین کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے پسند کیا۔ تو پھر اس کیوں بعض حکموں کو پسند کرتا ہے اور بعض کو ناپسند۔ جس طرح بعض چیزیں حکیم مریضوں کو کھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز موجود ہے۔ وہ تمام داناؤں سے بڑھ کر دانا ہے۔ بعض اوقات بندہ اللہ تعالیٰ سے بار بار مانگتا ہے پھر بھی وہ چیز اسے نہیں دیتا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کو خوشی سے قبول کرے۔ جیسے کہ تمام حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے مثلاً دودھ میں دہی۔ ملائی۔ مکھن۔ لسی موجود ہے۔ لیکن ایک خاص طریقے سے ہی حاصل ہو گی۔ سائیکل کے پہیہ میں ڈیمو لگا ہوتا ہے۔ رگڑ لگنے سے آگے روشنی ہونے لگتی ہے۔ رب کی یاد دل سے ہوتی ہے۔ لیکن روشنی آنکھوں میں بھی شروع ہو جاتی ہے۔

مکھن دودھ سے اس وقت جا کر حاصل ہوتا ہے۔ جب عورتیں سحری کے وقت اٹھ کر زور زور سے ضربیں لگاتی ہیں۔ اسی طرح ذکر کرنے والے بھی جب دل پر اللہ کے ذکر کی ضربیں لگاتے ہیں۔ تو اس ذکر سے دل زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور ذکر نہ کرنے والے دل مردہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنے پیشواؤں سے سیکھا جاتا ہے اور مریدین اپنے

رہبروں کے طریقہ کے مطابق ہمیشہ ذکر کرتے رہتے ہیں۔

اے مسلمان تو دنیا کے کام تو ہر روز کرتا رہتا ہے۔ لیکن خدا کی نماز کبھی کبھی پڑھتا ہے۔ حضرت بابا فضل نور رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار مقدس چک سادہ شریف ضلع گجرات میں ہے۔ جب انکا وقت وصال قریب آیا تو بے ہوشی میں ہی بارہ رکعات نماز تہجد ادا کیں بعد میں تسبیح طلب کی اور درود شریف پڑھ کر جیب میں ڈال لی۔ اور اسی حالت میں اپنے مولا سے جا ملے۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ میں اپنے پیشوا کے بتائے ہوئے وظائف و اذکار ہر روز پڑھتا ہوں۔ صرف ایک دفعہ بوجہ شدت بیماری کے قضا ہوئے ہے

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے

دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

اے انسان دیکھ بھینس کس نے بنائی ہے۔ اگر کسی کاریگر کو کہیں کہ ایک بھینس بنا دو۔ تو وہ نہیں بنا سکتا۔ بھینسیں تمام دن جنگل میں چرتی پھرتی ہیں۔ اپنے دانتوں سے گھاس کاٹ کاٹ کر اپنا پیٹ بھرتی رہتی ہیں۔ واپسی پر صرف دودھ لیکر آتی ہیں۔ ان کے تھنوں کو دیکھو ان کا منہ پیچھے کی طرف ہے۔ لیکن دودھ نہیں نکلتا جب تو برتن نیچے رکھتا ہے اور دودھ نکالتا ہے تو دودھ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا۔ اللہ تعالٰی نے یہ دودھ تیرے واسطے بنایا ہے۔ هُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُم مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا۔ (ترجمہ) وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔ سب

جب سورج کی دھوپ نماز عصر کے بعد زرد ہو جاتی ہے۔ تو ہانکنے کے بغیر چوپائے گھروں کو چلے آتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں رات کا اندھیرا قریب آ گیا ہے سوائے اپنے مالک کے گھر کے ہمارا بچاؤ مشکل ہے۔ اگر تو بھی قبر کا اندھیرا یاد رکھے تو اپنے مالک کے گھر یعنی مسجد کی طرف بھاگے۔ اور نیک کام کرے ہے

چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے

۵ چڑیاں کھیتیاں نال ہوا دے ڈیندیاں عجب نظارے
پیلیاں ہو کے ریزہ ریزہ ہو سن اک دا رُڑ سے

عرس صرف دعوتیں کھانے کے واسطے نہیں ہوتے - بلکہ اپنی برائیوں کو چھوڑنے اور اپنے آپ کو سنبھالنے کے واسطے ہوتے ہیں۔ اہل سنت وجماعت کا طریق سب سے اچھا ہے - قدیم سے چلا آتا ہے - باقی تمام فرقے نئے نئے ایجاد ہوئے ہیں۔

ایک امام مسجد کی شادی ہوئی وہ باجوں کی بجائے نعت خواں ساتھ لے گیا۔ اس کی ساس بولی۔ جو کچھ تو نے کرنا تھا کر لیا۔ ہماری بے عزتی ہو گئی۔ مطلب یہ کہ باجے نہیں لایا۔ اگر باجے لانے میں قباحت تھی تو کم از کم ڈھول تو لاتا۔

دنیاوی بڑائی کے لئے لوگ بیاہ شادیوں پر بہت غیر اسلامی رسمیں ادا کرتے ہیں لیکن قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا (ترجمہ) زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ - (ترجمہ) جب میری سنت کو لوگ چھوڑ دیں گے - اس وقت میری سنت پر چلنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔ یعنی رسموں کو چھوڑ کر شریعت پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

کوئی عورت اگر اذان دیدے تو لوگ مسئلہ پوچھتے پھریں گے - کہ یہ جائز ہے یا ناجائز لیکن اگر عورت ڈھولکی گھڑے کے ساتھ تمام رات گاتی بجاتی ہے - تو کوئی مسئلہ نہیں پوچھا - اور نہ ہی کوئی غیرت کرتا ہے - بلکہ خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہماری لڑکی خوب گاتی ہے۔ مسلمان ذرا سوچ تو سہی کہ تیرے کام کیسے ہیں۔ کیا پہلے مسلمانوں کے کام ایسے ہوتے تھے۔ کشف المحجوب میں حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہل مصر نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ اے امیر ہمارے ہاں

دریائے نیل خشک ہو گیا ہے۔ ہم ہر سال ایک جوان لڑکی کو اچھے کپڑے اور زیورات سے آراستہ کر کے دریا میں ڈالتے ہیں۔ پھر پانی کو جوش آتا ہے۔ تو کھیتی اور باغات کو لوگ سیراب کرتے ہیں۔ اب دریا خشک ہو گیا ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا اسلام ایسی پرانی جاہلیت کی رسموں کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اسلام واہیات رسموں کو مٹاتا ہے۔ دریا کی روانی بہت کم ہو گئی۔ تو لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قصد کیا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کو تمام واقعہ لکھ بھیجا۔ تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریائے نیل کی طرف ایک خط لکھا کہ اے دریا اگر تو خود جاری ہے۔ تو نہ جاری ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتا ہے۔ تو جاری ہو جا۔ جب مسلمان یہ خط لیکر دریا کی طرف گئے تو کافر بھی دیکھنے گئے۔ کہ مسلمان دریا سے کیسے پانی حاصل کرتے ہیں۔ تو مسلمانوں نے کہا کہ اے دریا ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا دامن پکڑ لیا ہے۔ اب ہم سے جہالت کی رسموں کی امید مت رکھ یہ کہکر دریا میں خط ڈال دیا تو دریا کے پلا کو وہ جوش آیا کہ ایک شب میں سولہ گز پانی بڑھ گیا۔ اور پھر کبھی پانی کم نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اگر دریا کو حکم دیں تو دریا بھی جاری ہو جاتا ہے ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

مسلمانوں حضور کی تابعداری اصلی اہل سنت وجماعت ہی کرتے ہیں۔ عورتوں سے حضور علیہ السلام نے وعدہ لیا کہ بین نہ کرنا۔ بین کرنے والی کتے کی شکل ہو کر دوزخ میں ڈالی جائے گی۔ کیا بین کرنے سے مرنے والا واپس آجاتا ہے۔ پھر بین کرنے کا کیا فائدہ۔ اس سے اچھا تھا کہ ایک لاکھ دفعہ کلمہ شریف پڑھ کر بخشا جاتا۔ اس لئے اچھے لوگ فاتحہ خوانی پر دانے رکھ دیتے ہیں۔ جن پر لوگ کلمہ شریف پڑھتے ہیں۔ پہلے لوگ

والوں پہ کلمہ شریف پڑھتے تھے۔ اب لوگوں نے حقہ رکھ لیا ہے اور کلمہ شریف پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ حقہ اٹھایا جاتا۔ لیکن لوگوں نے کلمہ شریف چھوڑ دیا۔ مگر حقہ نہ چھوڑا۔ لاہور میں میرے ایک دوست کی عورت فوت ہوگئی میں اُنکے گھر گیا۔ تو دیکھا کہ گھر والوں نے کھجوروں کی گٹھلیوں کا ایک ڈھیر کر رکھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس لئے۔ کہنے لگے کہ اس پہ عورتیں مل کر بیٹھ جاتی ہیں۔ اور کلمہ شریف پڑھتی ہیں اور میت کو ایصال ثواب کرتی ہیں۔ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ۔ ترجمہ: اگر جنت میں جانا چاہتے ہو تو اللہ کا گھر یعنی مسجد بناؤ۔

ایک نیک بی بی کا حال سنئے۔ اُس کو اللہ نے لڑکا دیا۔ تو اُس کی والدہ نے طریقہ سکھایا جب لڑکا کھانا مانگتا تو اُسکی والدہ کہتی کہ سجدہ میں سر رکھ کر اپنے ربّ کو کہو کہ یا اللہ روٹی دے۔ سالن دے۔ پانی دے۔ اتنی دیر میں وہ بی بی سب کچھ اُس کے پاس رکھ دیتی۔ پھر وہ لڑکا سجدہ سے سر اٹھا کر کھانا کھاتا۔ لڑکے کو یہ عادت ہوگئی۔ ایک دن اُس کی والدہ گھر میں موجود نہ تھی۔ لڑکے کو بھوک لگی۔ تو وضو کر کے اس نے مصلے بچھایا اور سر سجدہ میں رکھا۔ اور اللہ تعالےٰ سے حسب دستور کہنا شروع کیا یا اللہ روٹی دے۔ سالن دے۔ پانی دے۔ کھانا فرشتوں نے لاکر رکھ دیا۔ جب وہ عورت آئی اور لڑکے سے پوچھنے لگی۔ یہ کھانا کہاں سے آیا۔ لڑکے نے جواب دیا۔ اللہ تعالےٰ نے بھیجا جو ہر روز دیتا ہے۔ اُس کی والدہ نے اُسے ذہن نشین کرا دیا تھا۔ کہ سب کچھ خدا ہی دیتا ہے۔

خربوزہ بھی ایک عجیب قسم کا پھل ہے۔ اگر کسی کو کہو کہ خربوزہ بنا دو تو کوئی بنا نہیں سکتا۔ یہاں ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خربوزے بیل کے ساتھ تب لگتے اور بڑھتے ہیں۔ جب تک اُن کا تعلق بیل سے رہتا ہے۔

اے مسلمان تیرا حضور کے ساتھ تعلق ہونا چاہیئے۔ اگر ـــــ ـــــ ـــــ

اگر تیرا تعلق واقعی اُن کے ساتھ ہوگا۔ تو تجھے فیض پہنچتا رہے گا۔

ماں کو چاہئیے کہ اپنے بچے کی بنا ہر اندر نیک کام سکھائے۔ دیکھئیے میرے نواسے عزیز محمد سعید شاہ نے آپ کے سامنے کیسا اعلیٰ وعظ کیا ہے۔ یہ اُس کی والدہ نے سکھایا ہے۔

وعظ یہ ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کا گھر آیا تو آپ نے پانی طلب کیا۔ اُس عورت نے کہا کہ اگر ہماری بکریاں دودھ دیتی ہوتیں تو آپ کو دودھ پلاتی۔ حضور نے فرمایا اگر تم اجازت دو تو بکریاں ابھی دودھ دے سکتی ہیں۔ آپ نے بکریوں پر ہاتھ پھیرا تو بکریوں نے دودھ دے دیا۔ تمام برتن دودھ سے بھر گئے اس کا خاوند اور باقی تمام گھر والے یہ دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔

حضور علیہ السلام کے بے شمار معجزے ہیں۔ ایک مرتبہ جمعہ کا دن تھا بارش نہیں ہوتی تھی۔ ایک شخص نے عرض کی حضور دعا کے واسطے ہاتھ اُٹھائیے اُسی وقت بارش شروع ہو گئی۔ سات دن بارش ہوتی رہی۔

اگلے جمعہ کو اُس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ بارش بند ہو جائے حضور نے ہاتھ اُٹھائے دعا کی تو بارش بند ہو گئی۔ (محمد سعید شاہ کی تقریر ختم ہوئی)

اے مسلمانو! اگر نبیوں کے سردار کو اختیار نہیں تو پھر اور کس کو ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ حضور صاحب اختیار ہیں مختار الکل ہیں۔ یہ حدیث ہے۔ کہ ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا۔ حضور نے اُس کی شرط قبول کر لی اور اسے مسلمان کر دیا۔ صاف ظاہر ہے۔ قرآن و حدیث میں تو پانچ نمازوں کا حکم ہے۔ حضور نے اُس کی دو

نمازیں ہی قبول کرلیں۔ اور تین نمازیں معاف کردیں۔ بتائیے۔ حضور کو اختیار تھا۔ تو تین نمازیں معاف کردیں۔

ابوجہل کا عقیدہ تھا کہ نبی کچھ دے نہیں سکتے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے لیا بھی کچھ نہیں۔ ایک دن ابوجہل نے اپنی مٹھی بند کی ہوئی تھی۔ کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو بتائیے میری مٹھی میں کیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ تیری مٹھی میں کنکریاں ہیں۔ اگر یہ کنکریاں میری نبوت کی گواہی دیں تو کیا پھر تو مجھے نبی مان لیگا۔ ایمان لے آئے گا۔ کنکریوں کو رب نے زبان عطا کی۔ عبدہٗ و رسولہٗ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشہد ان محمد رسول اللّٰہ۔ ابوجہل کہنے لگا۔ سچ مچ آپ بڑے جادوگر ہیں۔ کنکریوں پر بھی جادو کر دیا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہٖ وسلم نے۔ اِنَّ اللّٰہَ۔ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ اِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذَا (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالےٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر فرمایا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اور جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے۔ اسکو دیکھا جس طرح میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

آپ لوگوں نے ستون حنانہ کا ذکر سنا ہے۔ جس کے ساتھ حضور کھڑے ہو کر وعظ فرماتے تھے۔ جب منبر تیار ہوا تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کے ستون نے بچوں کی طرح رونا شروع کر دیا۔ حضور نے اسے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو تجھے پھر سرسبز کردیں اور پھر کھجوریں تیرے ساتھ لگادیں۔ اس نے عرض کیا نہیں میں تو آپ سے جدا ہونا نہیں چاہتا۔

اے مسلمان تو معمولی باتوں کے واسطے حضور کا نافرمان ہو جاتا ہے۔ قدیمی اور سچا مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ سید علی ہجویری رحمتہ اللہ المشہور داتا صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی اہل سنت جماعت ہی تھا۔

آپ کی کتاب کشف المحجوب میں لکھا ہے۔ کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیشوا کو وضو کرا رہے تھے کہ خیال آیا کہ آزاد بندے پیروں کے غلام کیوں بنائے جاتے ہیں۔ میرے پیشوا میرے دل کے خیال سے واقف ہو کر فرمانے لگے۔ ہر کام کے واسطے ایک سبب ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو درجہ عطا کرنا چاہتا ہے تو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اپنے کسی دوست کی خدمت میں اُسے لگا دیتا ہے۔ وہ خدمت ہی اُس کے واسطے درجہ ملنے کا سبب بن جاتی ہے۔

سمن آباد (لاہور) میں ایک مائی صاحبہ نے مسجد میں پنکھا لگوا دیا۔ کوئی ایک دو سال کی بات ہے۔ اُسے حضور کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے فرمایا مدینہ شریف چلی آؤ! وہ کراچی چلی گئی۔ اور محکمہ حج کے افسروں سے کہنے لگی کہ میں نے مدینہ منورہ جانا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ کیا تو نے درخواست دی تھی۔ کیا قرعہ اندازی میں تیرا نام نکلا تھا۔ اُس نے کہا نہ میں نے درخواست دی نہ میرا نام قرعہ اندازی میں نکلا۔ مگر مجھے حضور نے بلایا ہے۔ اور مجھے ضرور مدینہ منورہ جانا ہے۔ افسروں نے ٹکٹ دے دیا۔ وہ حج سے مشرف ہوئی۔ ابھی زندہ ہے۔ یہ

سب سے پہلا۔ سب سے پرانا مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ باقی سب فرقے نئے ہیں۔ مرزا غلام احمد کے باپ دادا سنی تھے۔ جب مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مرزائی مذہب شروع ہوا۔ محمد بن عبدالوہاب نجد میں ہوا ہے۔ اُس کے پیرو وہابی کہلائے جانے لگے۔ اور اُس سے وہابی مذہب شروع ہوا۔

کانیوں کے کھیت کہیں نہیں ہوتے گندم ہی سے کانیاں بن جاتی ہے۔ کھیت گندم کا ہی کہلاتا ہے۔ جب کانیوں کے قریب سے گذرئیے تو کپڑے کالے ہو جاتے ہیں دوسرے مذاہب کانیوں کی طرح ہیں۔ جب انسان اُن کے نزدیک ہوتے ہیں۔ تو دل

تباہ ہو جاتے ہیں۔

سُنی علماء کے پاس بیٹھنے والے سُنی رہیں گے۔ سب سے بڑا گروہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ تمام ولی اہل سنت و جماعت سے ہوئے ہیں۔ اور ہیں اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے۔ جیسے حضرت گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ جناب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں صاحب شرقپوری سید جلال شاہ صاحب گیلانی اور شیخ فضل نور صاحب قادری گیلانی سب اہل سنت و جماعت کے گروہ سے ہوئے ہیں۔

جب انسان اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی نعمتیں کھاتا ہے تو اسے اُس کی یاد بھی کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے اور نیک کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور جس کام سے منع کیا گیا ہے اُس سے باز رہے۔

مارنے والے جانور چارہ ڈالنے والے کو نہیں مارتے۔ کاٹنے والے کتے روٹی ڈالنے والے کو نہیں کاٹتے۔ وہ بھی اپنے مالک کا لحاظ کرتے ہیں۔ حالانکہ کتے اپنے مالک کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا بھی لحاظ کرتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بچے اپنے بڑے بڑے خوفناک کتوں کو چھوٹی چھوٹی چھڑیوں سے مارتے ہیں۔ تو کتے پھر بھی انہیں کچھ نہیں کہتے۔

اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے۔ ہوا چلاتا ہے۔ سورج کے ذریعے روشنی عطا فرماتا ہے۔ مگر محکمہ بجلی کی طرح کبھی بل بنا کر نہیں بھیجتا۔ بتا اے مسلمان! ان احسانات کا شکریہ تو کیا ادا کرتا ہے۔ اگر پنج وقتہ نماز ہی پڑھ لے تو ممکن ہے تیرا مالک تجھے اور بھی نعمتیں عطا کرے جن کا تو گمان بھی نہیں کر سکتا۔

آج تو وعظ سننے کے واسطے آیا ہے۔ آسمان کی طرف اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے

ابر کا سائبان بنادیا ہے۔

لاہور میں شہنشاہ جہانگیر۔ داراشکوہ ۔ اور قطب الدین ایبک کے مقبرے ہیں ۔ آصف جاہ اور سکندر حیات دو وزیر بھی یہاں ہی دفن کئے ہوئے پڑے ہیں ممکن ہے ان کے علاوہ کئی اور وزیر اور بادشاہ بھی ہوں ؛ مگر لاہور کو جہانگیر کی نگری نہیں کہتے " داتا کی نگری کہتے ہیں " وہ مائیں صاحب نصیب ہیں جن کی گود داتا صاحب رحمۃ اللہ جیسے بزرگوں کا گہوارہ بنی رہی ۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر جاکر تو دیکھو ۔ سینکڑوں تلاوت کلام پاک کر رہے ہیں ، باہر مساکین کے لئے دیگیں چڑھی ہوئی ہیں ۔ کتنی خیرات ہوتی ہے ۔ ایک ظاہری ترقی ہے چھوٹے افسر سے بڑے افسر بن گئے ۔ اور ایک باطنی ترقی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو عطا فرماتا ہے ۔ اللہ کے دوست کیا کرتے ہیں ۔ مدرسے اور مسجدیں بنواتے ہیں ۔ عرس اور جلسے کرواتے ہیں ۔ تاکہ لوگ وعظ سُن کر نیک اور نمازی بن جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ اور نئے نئے فرقوں سے بچے رہیں ۔ ۔ ۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً نئے مذہبوں کی وبا سے

زمین ساری خدا کی ہے ۔ مگر کھیتی اگانے کے لحاظ سے ایک جیسی نہیں ۔ کہیں زرخیز اور کہیں بنجر ۔ اعلیٰ زمین میں فصل اچھی ہوتی ہے ۔ ناقص زمین میں ویسی کھیتی نہیں ہوتی جیسی اچھی زمین میں ۔ شور کلر زمین تو پانی کو جذب نہیں کرسکتی ۔ اس لئے اُس میں نہایت ناقص فصل ہوتی ہے ۔

اچھا عقیدہ اچھی زمین کی طرح ہے ۔ اگر زمین اچھی ہو تو فصل بھی اچھی ہوتی ہے ۔ ایسے ہی اگر تیرا عقیدہ اچھا ہوگا تو اُس کا اثر تیرے چہرے پر نظر آئے گا ۔ بدعقیدہ لوگوں کے چہرے بے رونق اور خیالات پریشان ہوتے ہیں ۔ نہ انہیں دلی سکون ہوتا ہے

نہ اطمینان۔ محبوب رب العالمین کی پیروی کا شوق ہو تو اُن کی طرح چہرے پر ڈاڑھی نظر آئے۔ سویرے اٹھکر ہر روز خلاف سنت رسول کا کام کرنا اسلام .... سے تعلق نہیں تو اور کیا ہے

رسول اللہ نوں ڈاڑھی خوب سجدی
رسول اللہ دی ڈاڑھی سینہ کجدی

عورتیں کتنے لمبے لمبے بال سر پر اُٹھائے پھرتی ہیں۔ اور گھبراتی نہیں اور تو مرد ہوکر تھوڑے سے بال ڈاڑھی کے نہیں اُٹھا سکتا۔ جیسے عورت کے لئے سر کے بال زینت ہیں۔ ویسے ہی تیرے لئے ڈاڑھی زینت ہے۔ جس طرح عورت سر کے بال نہیں منڈواتی ویسے ہی تجھے بھی ڈاڑھی نہیں منڈوانی چاہئے۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ زمیندار لوگ گڑ بنانے کے برتن باہر بیلنے کے پاس ہی پڑے رہنے دیتے ہیں۔ رات کو کتے ان برتنوں کی صفائی اپنی زبان سے کرتے رہتے ہیں۔ گھروں میں دیکھو عورتیں دودھ دُہنے۔ گرم کرنے اور دودھ رکھنے کے برتن کس طرح صاف رکھتی ہیں۔ برتن صاف کرنے کے بعد چھ سات شاخوں والی لکڑی پر لٹکادیتی ہیں۔ اسی طرح مرد بھی گڑ کے برتنوں کو صاف ستھرا رکھ سکتے ہیں۔

اگر زمیندار لوگ بیلنا چلانے سے پہلے دھو لیا کریں تو رس پاکیزہ نکلے۔ گڑ پاکیزہ بنے۔ اگر گڑ بنانے کا کام عورتوں کے سپرد ہوتا تو وہ ضرور برتنوں کی صفائی کا خیال رکھتیں۔ اور عیسائیوں کے نجس ہاتھ گڑ کو نہ لگنے دیتیں تو پاکستان کا مسلمان عیسائیوں سے گڑ بنانے کا کام لے لیتا۔

ہم نے ایک مرتبہ کتوں کی رس نکلوا کر برتنوں میں رکھی تھی۔ گڑ پکانے والا نماز جمعہ کے لئے مسجد میں آ گیا۔ اس کی غیر حاضری میں کتے نے رس پی لی۔ اور زمیندار نے بھی کتے کی چھوڑی ہوئی رس دوسری رس میں ڈالکر گڑ بنا لیا۔ اور دیہات پر دی

کہ آگ پر پکنے کی وجہ سے گڑ پاک ہوگیا۔ دیکھو کیا، نرالا یہ منطق ہے ان لوگوں کو ہم نے کہا کہ اس طرح جو چیز بھی کتا ناپاک کر جائے اُسے آگ پر رکھ کر پاک کر لینے ہو مثلاً گوشت رکھا ہو اُس میں سے کچھ کتا کھا جائے تو باقیماندہ چولہے پر پانے سے پاک ہو جائیگا۔ گوندھے ہوئے آٹے میں سے کچھ آٹا کتا کھا جائے تو باقی آٹے کی روٹیاں توے پر یا تندور میں لگا کر کھاؤ گے۔ جس طرح یہ پلید کی پلید رہینگی اسی طرح کتے کی چھوڑی ہوئی رس۔ دوسری رس کو بھی ناپاک کر دیتی ہے۔

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ (ترجمہ) (اس آدمی کے راستے کی پیروی کریں کہ جو میری طرف رجوع کرے)

مسلمان کو چاہیئے کہ وہ علماء سے ایسے مسائل دریافت کریں۔ اور ان کے فیصلہ کے مطابق عمل کریں۔ کیا کوئی مریض اپنا علاج خود کرتا ہے۔ کہ وکیل کے بغیر مقدمے کی پیروی کرتے ہو۔ یہی حال دینی مسائل کا ہے۔ گڑ کے متعلق ہم نے خود پوچھ رکھا ہے۔ کہ کتے کا چھوڑا ہوا رس اگر کڑاہ میں ڈالدیں تو سارا گڑ ناپاک ہو جاتا ہے۔

جس طرح جان کو بچانے کے لئے اچھے حکیم عزت کو بچانے کے لئے اچھے وکیل کی ضرورت ہے اسی طرح دین کو بچانے کے لئے اچھے عالم دین اور باعمل صوفی کی ضرورت ہے اس موقع پر مولوی اور صوفی کے مقامات بیان کرنے کا موقع نہیں ہے۔

دیہات میں تنور پر پانی کے برتن پڑے رہتے ہیں۔ روٹیاں پکانے والی وہیں چھوڑ جاتی ہے۔ آٹا ملا پانی کتوں کو بہت مرغوب ہوتا ہے۔ بتائیے جب کتے ان برتنوں میں دعوتیں اڑائیں اور انہی برتنوں کے پانی سے پکی ہوئی روٹیاں ہم تم کھالیں۔ بتاؤ وہ روٹیاں کیسے پاکیزہ ہو سکتی ہیں۔

چوری کرنے والے سن لیں۔ کہ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا۔ ترجمہ (چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ بدلہ ہے جو انہوں نے کیا، حضرت علی داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔ ایک صوفی

رات کو تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے۔ صبح بیوی سے پوچھا۔ رات کو جو کھانا کھلایا تھا وہ کیسا تھا اس نے کہا ہماری ہمسائی دھوبن دے گئی تھی۔ معلوم ہوا دھوبن بادشاہ کے گھر سے لائی تھی۔ وہی صوفی صاحب کے گھر میں دے دیا۔ اسی رات صوفی صاحب کی بیوی صاحبہ حاملہ ہوئیں۔ حرام کھانے کا اثر یہ ہوا کہ لڑکا جوان ہو کر شرابی نکلا۔ لوگ کہنے لگے عجب بات ہے۔ باپ کتنا نیک اور بیٹا کتنا بد ہے اگر آپ کو معلوم ہو کہ چوری کا مال کتنا گندہ اور نجس ہوتا ہے تو نہ کبھی چوری کرو۔ اور نہ کسی کا مال اٹھاؤ۔ لوگوں کے مال اٹھانے اور چرانے سے کوئی مالدار نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو مالدار نہ بنائے

ارشادِ خداوندی ہے۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ۔ (ترجمہ) اگر اللہ تعالیٰ سب لوگوں کا رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد کرتے۔ اللہ جتنا چاہتا ہے اندازے کے مطابق عطا کرتا ہے۔

ایک دن ایک چور نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اس گھر والوں کے گھڑوں پر سے میں کئی مرتبہ کٹورے اٹھانے گیا ہوں مگر یہ پھر لا کر رکھ لیتے ہیں۔ مگر ہمارے گھر میں تو مٹی کا پیالہ بھی نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے گا تو آپ کا رزق بھی فراخ کر دیگا۔ اللہ جسکو سچا عطا فرماتا ہے۔ وہ چوری چکاری چھوڑ دیتا ہے۔

بعض دیہات میں ایک دوسرے کی فصل چوری کاٹ لیتے ہیں۔ یعنی حلال چیز کو حرام کر کے کھاتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (ترجمہ) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو رنج نہ پہنچے۔

سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں کہ ناخنوں سے پہاڑ کا کھودنا آسان ہے۔ مگر عادت کا تبدیل کرنا مشکل ہے۔

اے زمیندار اگر تو غور سے دیکھے کہ بیج بونے کے لئے تھوڑے سے دانے سر پر اٹھا کر

سٹے جاتا ہے۔ مگر فصل پک جانے کے بعد چھکڑوں اور گھوڑوں پر دانے لاد کر اپنا گھر بھر لیتا ہے۔ ایک دانے سے سات بالیں اور ہر ایک سٹے میں سو دانے سے بھی زیادہ دانے اللہ تعالیٰ پیدا کر دیتا ہے۔ باجرے کے سٹے کے دانے گن کر دیکھو تو وہ سو دانوں سے بھی زیادہ دانے ہو گئے۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو اس سے بھی زیادہ دگنے پیدا کر دے۔ اور اگر نہ چاہے تو ہو سکتا ہے۔ کہ رات کو اتنی بارش ہو کہ بیج کے دانے بھی پانی کے ساتھ بہ جائیں۔ اور اگر پیدا بھی ہو جائیں لیکن اوپر سے بارش نہ ہو۔ تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

جن لوگوں کا رزق حاصل کرنے کا طریقہ بُرا ہے پھر وہ رزق کھا کر کام بھی بُرے کرنے لگتے ہیں۔

عرس کرنے کا مقصد صرف کھانا کھلانا نہیں ہوتا بلکہ یہ سمجھانا اور بتانا ہوتا ہے کہ رب کے بندے بن جاؤ۔ اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا جس طرح فصلیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں پھر زمین میں ہی چلی جاتی ہیں۔ ویسے ہی ہم مٹی سے پیدا ہوئے اور مٹی میں چلے جائیں گے۔ تو بڑے فخر اور شوق سے میلوں پر جاتا ہے۔ مرنا بھی یاد نہیں۔ اگر قبر کو غور سے دیکھیں اور یاد رکھیں تو خود بخود نیک ہو جائیں ؎

جس تو نہی نال گوڑی دتی اُوسے نال دیس پانی
جیہڑے آئے اج میں محمد اوناں انہاں مکانی

خیال کریں کہ قبر میں کتنے روشندان اور کتنی کھڑکیاں ہونگی ؎

تخت والوں کا پتہ دیتے ہیں تختے گور کے
پتہ چلتا ہے یہیں تک آگے نشاں کچھ بھی نہیں

سانس آتا جاتا ہے۔ جب سانس رک گیا۔ مال گیا۔ دولت گئی۔ زمین گئی۔ دکان گئی۔ مکان گیا ؎

بہانفس کا بھروسہ نہ کرنا اے غافل
یہ جو چلتا ہے سمجھ چلنے کو تیار ہوا

پہلی منزل میں تجھ سے سب جدا ہوتے ہیں۔ کلمہ نماز ذکر قرآن ساتھ دیتا ہے
ایک مائی صاحبہ (فرمودہ شاہ صاحب) ہمارے خاندان سے تھیں۔ جنہوں نے پندرہ پارے
حفظ کئے ہوئے تھے اور ہزاروں لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھایا تھا۔ جب آخری وقت
آیا تو لڑکی کو کہا کہ قرآن شریف لا اور ورق الٹتی جا۔ تاکہ آج بھی میں تلاوت کرکے قبر میں
جاؤں۔ لڑکی قرآن مجید کے ورق الٹتی رہی۔ انہوں نے لیٹے لیٹے قرآن مجید کی تلاوت
فرمائی۔ پھر جان دے دی ؎

کچھ رہے نہ رہے یہ دعا ہے اے امیر
نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

اکثر دیکھا گیا ہے۔ دودھ پوت والیاں سارا دن کام خوشی سے کرتی ہیں۔ گھر سے
اٹھاتی ہیں۔ روٹی پکا کر باہر لے جاتی ہیں۔ جہاں مالک زمین پہ کام کر رہا ہوتا ہے۔ مگر
دشواری محسوس نہیں کرتیں۔ اولاد کے واسطے کام کرتی ہیں۔ خاوند کے واسطے کام
کرتی ہیں۔ کوئی کام دشوار معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں۔ جب محبت زیادہ ہو جاتی ہے تو دشواری اٹھ جاتی ہے ؎

لگے یاری اٹھے دشواری۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پچاس نمازیں دشوار معلوم نہ ہوئیں کیونکہ
ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت تھی۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ کا حکم دشوار معلوم نہ ہوا۔
موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر نمازیں پچاس کی پانچ کرائیں۔ جو قبر والوں کے فیض
اور مدد کے منکر ہیں۔ انہیں چاہئے کہ پچاس نمازیں ادا کیا کریں۔ داتا صاحب رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے ہیں جب محبت بڑھ جاتی ہے تو دشوار کام آسان معلوم ہوتے ہیں ؎

خدا جانے حسینؓ کو کیسا شوق نماز تھا
پیچھے نہ وقت شہادت وہ نیت نماز ہے

اے مسلمان تو قدرتی نظارے دیکھ۔ خواہ مخواہ گندی فلمیں دیکھ کر اپنا روپیہ اور ایمان برباد کرتا ہے۔ گندی فلمیں بنا کر اور سینما ہاؤس تیار کر کے قوم کا چال چلن خراب کیا جاتا ہے۔ قوم کی بہتری کے لئے کارخانے کھول جہاں وہ کام کریں۔ اپنا اور بچوں کا پیٹ پالیں۔ اُن کے لئے مسجدیں، درس گاہیں۔ شفاخانے تعمیر کرا۔ اپنا اور لوگوں کا گھر جنت میں بنا۔ اور آخرت میں جنت کا وارث بن اور بنا۔

قرآن شریف میں آتا ہے۔ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو۔ اور اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہ ہو۔ اور احسان کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یعنی دینی کاموں میں جہاں پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہوں۔ وہاں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جہاں لوگوں کی بھلائی ہو۔ اور اس کے علاوہ جو بھی خرچ کیا جائیگا۔ اپنے ہاتھوں سے ہلاکت خریدی جائیگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا۔ (ترجمہ) وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔ درخت تیرے واسطے۔ ہوا تیرے واسطے۔ روشنی تیرے واسطے۔ گندم تیرے واسطے۔ پانی۔ دودھ۔ ملائی۔ مکھن تیرے واسطے۔ بکریوں سے کئی قسم کے میوے خدا تعالیٰ نے تیرے واسطے پیدا کئے۔ اور تجھے اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (ترجمہ) (اور پیدا کیا جن اور انسان کو عبادت کے لئے) بیج کا بونا دیکھ اور اس کا سٹہ دیکھ۔ اس میں دانوں کی لائینیں لگی ہوئی دیکھ۔ جو گنتی کرنے میں کتنی دیر لگتی ہے۔ اللہ میاں تجھے کتنا نفع دیتا ہے۔ تو اس کے فرمان پر نہیں

چلتا ہے تو کہتا ہے کہ میں خود کماتا ہوں۔ اگر انگلیاں نہ ہوں۔ آنکھیں نہ ہوں۔ پھر تو کیسے کمائے۔ جو اعضاء رب نے دیئے ہیں تو ان سے کما کر کھاتا ہے۔ جس نے اعضاء دیئے ہیں اُسکا شکر ادا کر۔ بندہ جب رب کی کرم نوازیاں دیکھتا ہے۔ تو رب کا مطیع ہو جاتا ہے گھوڑے چارہ ڈالنے والے کو دولتیاں نہیں مارتے۔ تو رب کا مقابلہ کرتا ہے۔ جس نے تجھے کان آنکھ اور ناک دیئے۔ تو اُس کا مقابلہ کرتا ہے۔ ایک مسئلہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہم کا یاد آگیا ہے۔ آپ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔ ایک دن ایک باغ کا مالک اپنا باغ دیکھنے گیا۔ اُس کی نظر اپنے باغ کے مالی کی عورت پر پڑی۔ مالی کو کسی کام کے لئے باہر بھیج دیا۔ عورت کو کہا سب دروازے بند کر دو۔ عورت نے کہا سب دروازے بند کر دیئے ہیں۔ لیکن خالق کا دروازہ کھلا ہے وہ بند نہیں ہو سکتا۔ اُس نے کہا کہ میں نے مخلوق کے بنائے ہوئے دروازے تو بند کر دیئے ہیں مگر خالق کا دروازہ مجھ سے بند نہیں ہو سکتا۔ یہ سنکر وہ شخص برائی سے باز آگیا۔

اللہ تعالٰے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (ترجمہ) اللہ تعالٰے خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ برائی ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر بندہ سمجھے کہ مجھے ہر وقت ہر جگہ خالق دیکھ رہا ہے۔ روزوں کا مہینہ اسی امتحان کا مہینہ ہے اللہ تعالٰے امتحان لیتا ہے کون مجھے دیکھنے والا سمجھتے ہیں۔ جیسے حاجی مقبول احمد صاحب نے مسجد بنائی ہے۔ اللہ تعالٰے ہمیں بھی توفیق دے ہم بھی مسجدیں بنائیں

اللہ تعالٰے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ۔ (ترجمہ) بے شک اللہ تعالٰے کی مسجدیں وہ تعمیر کرتے ہیں۔ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالٰے پر ایمان لانے کا نشان مسجدیں بنانا ہے۔ اگر

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا شروع کردیں تو پھر تجھے رشوتیں نہ دینی پڑیں۔ اگر مسئلہ پوچھنا ہو تو کسی اچھے سُنّی عالم سے مسئلہ پوچھو۔ کسی وہابی، رافضی، چکڑالوی وغیرہ وغیرہ بدعقیدہ سے مسئلہ مت پوچھو۔

ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں مرگئی ہے مجھ سے بات نہیں کرسکی۔ کیا کام کروں کہ اُس کو فیض پہنچتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کنواں لگادو۔ چنانچہ کنواں لگادیا گیا۔ اور وہ کنواں پھر اُمِّ سعد یعنی سعد کی ماں کا کہلانے لگا۔ سب لوگ اُس سے پانی پیتے تھے۔

کہتے ہیں کہ گیارھویں والے پیر کے نام سے یہ چاول یا بکرا چونکہ مشہور تھا۔ اس لئے یہ حرام ہوگیا۔ اس کا کھانا حرام ہے۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ رات کے چاول۔ جلسے کے چاول۔ میری گائے۔ زید کا بکرا۔ میری بیوی۔ تو پھر کیا نسبت کی وجہ سے یہ سب چیزیں حرام ہو جائیں گی۔

اے عزیز سُن اگر ذبح کرتے وقت بکرے وغیرہ پر اللہ تعالیٰ کے نام کی بجائے غوث پاکؒ کا نام لیا جائے تو وہ بکرا حرام ہو جائے گا۔ اگر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو کیسے حرام ہوگا۔

یاد رکھو اچھا طریقہ اور مذہب اہل سُنّت والجماعت کا ہے جہاں شادی بیاہ ہوں مع بال بچے تو جانا رہتا ہے۔ تاکہ سب چاول کھالیں۔ ایک ماہ میں خواہ کتنے ہی بیاہ کیوں نہ آجائیں۔ رشتے داروں اور تعلق والوں کی تو غیر حاضری پسند نہیں کرتے اور ان تبلیغی سالانہ جلسوں میں اکثر غیر حاضر رہتا ہے۔ تو شاہی صاحب بھی اس ماہ کئی عرسوں پر گئے ہیں۔ الغرض عرس بھی تبلیغی جلسے ہوتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سنائے جاتے ہیں۔ عرس پر کیا جرم ہے۔ عرسوں میں نیک بنانے کے اسباب مہیا کئے جاتے ہیں۔ اور نیک بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ لوگ ایک فاحشہ عورت کی وجہ سے ناپاک ہو رہے ہیں۔ آپ اُس عورت سے فرمایا جتنے روپے تو رات کے لوگوں سے لیتی ہے۔ ہم سے لے اور آج رات ہماری ہو جا۔ غسل کرنے کپڑے پہن اور میرے پیچھے کھڑی ہو جا پھر اللہ تعالٰے کے حضور میں دعا کی میرا کام تھا کہ تیرے دروازے پر لے آنا۔ جب سجدے میں گئی کنجری تھی جب سجدہ سے سر اٹھایا نیک ہو گئی۔ اللہ والے نے تقدیر بدل دی اور وہ نیک ہو گئی ؎

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ایک گاؤں کی جوان کالے رنگ والی عورت نے مرشد کا دامن پکڑا۔ جب اُس کا یار آیا۔ تو کہنے لگی۔ اب میں نے مرشد پکڑ لیا ہے۔ تو اب کوئی اور تلاش کر اب میں تیرے کام کی نہیں رہی۔ کتنا اعلیٰ جواب دیا (گویا مرشد نے اس کی تقدیر بدل دی) اور کہنے لگی۔ اگر مرشد پکڑ کے بھی بُرا کام کرنا ہے تو مرید ہونے کا کیا فائدہ ہے۔ دوستو! اس عورت کا جواب سنو اور غور کرو۔ کہ تم کن کن کاموں میں رب اور اُس کے رسول کے ہو کر بھی نافرمانی کرتے ہو۔ مرشد نے بھی مرید کو اللہ تعالٰے اور اُس کے رسول کا مطیع بنانا ہوتا ہے۔ اللہ تعالٰے مرتے وقت کلمہ نصیب کرے۔ اور ایمان کے ساتھ دنیا سے لے جائے۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ٥ (ترجمہ) اور ہم کو جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ داخل فرما۔ اور اللہ تعالٰے کی نافرمانی سے بچنے والوں کے ساتھ ہمارا حشر کر۔

دوسری جگہ رب تعالٰے فرماتا ہے۔ اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ٥ (ترجمہ) قیامت کے دن بعض دوست بعضوں کے دشمن ہوں گے۔ ماسوائے پرہیزگاروں کے۔ پرہیزگاروں کی دوستی کام آئے گی۔

داتا صاحبؒ فرماتے ہیں۔ اگر دوست تم سے کم جانتا ہو تو اُسے دین سکھلا۔ اگر زیادہ جانتا ہو تو اُس سے دین سیکھ۔ تیری دوستی دین سکھانے اور دین سیکھنے کیلئے ہو۔ عرس کس لیے ہوتے ہیں۔ صرف دین سکھلانے کے لئے جلسہ اور عرس میں کوئی فرق نہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ عرس کے چاول حرام ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان پر غیر اللہ کا نام آگیا ہے۔ گیارھویں حرام ہے کہ اس پر غیر کا نام آگیا ہے۔ تو کیا بیاہ شادی کے چاول حرام نہ ہوئے کیونکہ ان پر برات کا نام آچکا ہے۔ تو ہر چیز پر اپنا نام لیتا ہے۔ میرا کنواں میری زمین۔ میرا کماد۔ میرا کارخانہ۔ میرے خربوزے۔ میری بیوی۔ صرف غوث پاک کا نام آنے کی وجہ سے گیارھویں کے چاول کو حرام کر دیئے۔ ذرا عقل سے کام لے۔ کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی دشمنی تو نہیں خرید رہا۔ اگر واقعی دشمنی ثابت ہو گئی تو پھر خداوندکریم سے لڑائی کرنے کے لئے تیار ہو جا گے اور اپنا دل سیاہ کر لے۔ اور اپنی عاقبت خراب کر لے۔

ابھی وقت ہے عبرت حاصل کر۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی نافرمانی کی ان کا کیا حشر ہوا۔ اور جنہوں نے ان سے محبت کی انہوں نے کیا کیا درجے حاصل کئے شیخ صنعان کا واقعہ یاد کر۔ غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی کیسے دستگیری کی۔ اور دستگیر کہلائے۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

ترجمہ۔ عبرت حاصل کرو اے بصیرت والو۔

سفر نامہ مدینہ منورہ

پہلے حمد تعریف خدا نوں باجھ حساب شمارو
جس نے ملک عرب وچ آندا رحمت فضل غفارو

سن تہتر وچہ پہلی واری کیتا کرم الٰہی
پھر دوبارہ سن چہتر ٹھاٹھ رحمت دی آئی

گنہگاراں تے فضلاں جھڑیاں رحمت بدلی لایا
شہراں کھیتیاں اتے فصلوں خوش بہاراں آیا

تیسویں پہنچے چک سادے تھیں عاجز قدم اٹھایا
دربار داتا جس عید مبارک نظر اساں نوں آیا

رات گذار وقت صبح دے عید نماز گذاری
تن شوالی طرف کراچی چل گئی ریل سواری

دو شوال کراچی پہنچے ٹکٹ تیار کرایا
تین شوال جہاز محمدی جدے طرف سدایا

کجھ من لوہا منگے تاں جہاز بنیندا
وانگ بیڑی دے وچ سمندر جاندا سفر کریندا

وچ جہاز تکلیفاں ہوون کجھ خیال نہیں کردے
پاک نبی دے سچے عاشق نہیں تکلیفوں ڈردے

راہ عشق دے جو تکلیفاں عاشق تائیں آون
او تکلیفاں عاشق تائیں راحت خوشی وکھاون

وچہ جہاز نبی دے عاشق دکھ درد نہیں کردے
ویکھ شمع نوں جیویں پروانے جند قربانی کردے

بے حد بے سمندر وڈا انت حساب نہ آوندے
بڑا جہاز لوہے دا جیویں بیڑی دا انگر جاندے

پاک خدا دی قدرت دا کسے ہرگز انت نہیں پایا
کتنی من لوہا پانی اوپر بیڑی وانگ ترایا

کئی شہراں تے بندراں وچوں حاجی شوقوں آون
نالو نال جہاز دے اندر اپنے ڈیرے لاون

ملک عرب جیویں نیڑے آندے ودھدے شوق زیادہ
کرن اڈیک کد جدے جاسی ایہ جہاز اساڈا

فضل کرم تھیں اٹھویں دن سچے جدہ نیڑے آیا
ویکھ ندانی شہر دی داہڈیا شوق سوایا

دو دن رہنے جدے اندر کیتی پھیر تیاری
طرف مدینے شوقوں ٹر پئے فضل کیتا رب باری

جس رستے سن حاجی پیدل یا اوٹھاں تے جاندے
اس پرانے رستے اجکل پکی سڑک بنا رہے

وِچ سڑک تے اک منزل نام بدر جد آئی
اودھا میل تے بدر دی اُتھوں ہوئی بدر لڑائی

بدر دے شہیداں سندی جاں زیارت پائی
اوتھے باغ کھجوراں اندر نہر چلیندی آہی

بے حد صاف تے سوہنا پانی کی میں صفت سناواں
اک گنبد وچ میں ڈٹھا واہ واہ سوہنیاں چھاواں

ہاں زیارت شہیداں سندی خوش ہویا ہر کوئی
طرف مدینے بس اساڈی پھیر روانہ ہوئی

وقت نماز مغرب دا ہویا شہر مدینہ آیا
دیکھ نبی دا سوہنا روضہ ہویا شوق زیادہ

ترکاں دی وچ مسجد مغرب جا نماز ادائی
پڑھی عشا وچ مسجد نبوی کیتا فضل الٰہی

کٹھی ہویاں بنگلاں وچ مدینے باہر جد خسابوں
پہنچے اوہ مدینے جیہڑے ہوئے نفس جسابوں

شہر مدینے دیاں کی صفتاں عاجز اگمر سنائے
جتے ہر تکوں خلقت روضہ ویکھن آوے

ستر ہزار ملائک نبی دی نت اسماناں توں آون
کر زیارت پاک روضے دی حصے تے ہوندے جاون

وچہ روضے نبی اکرم دے جگے دفن پیارے
ابابکر تے عمر بہادر شاناں جنہاں دے بھارے

وچہ البقیع عثمان غنی دی بنی مزار پیارے
نالے دائی حلیمہ جس نے دیتے پائے بھارے

خاتون جنت دے کول قبر ہے حضرت حسن ولی دی
حضرت باقر جعفر صادق ریٹے مرد ولیندی

زین العابدین بھی اوتھے رب لحد دا الٰہی
کریں اندر جیسے ڈٹھی ہوندی اسب لڑائی

امام مالک دی قبر بھی اوتھے اسا ایہل نظر آئی
چھوڑ وطن جنہاں وچ مدینے ساری عمر لنگھائی

حرماں پاکاں دیاں قبراں لگے ساتوں نظر آئیاں
پاک نبی دیاں بیٹیاں اوتھے نالے بین پھپھیاں

بہتیاں قبراں وچ بقیع دے اصحابیاں کوہی
دفن بقیع وچ مومن جس تے کرم اللہ دی ہوئی

قسم نبی دے دو ورن وڈیں کئی پڑانے آون
پھر بازار نبی توں ڈیرے پہنچا البقیع دے تاون

مسجد قبا دی ہفتے دے دن جا زیارت پائی
اوہ مسجد ہے سب توں پہلے پاک رسول بنائی

ہر جمعرات مدینے والے اکثر اوتھے جاندے
امیر حمزہ شہیداں احد دی جا زیارت پاندے

نالے آپاں لوکے بس تے اُتھے جا زیارت پائی
کول امیر حمزہ دی مسجد نجدی ہے گرائی

احد پہاڑ قریب اس تھیں وڈیں نظریں آوے
دنہ شہید ہویاں دی جگہ لگ پہی دسیا دے

پر حکومت اس جگہ تے ہرگز جان نہ دیندی — امیر حمزہ دے کول ڈٹھی واہ واہ بہو گہندی

اس نہر وچہ اکثر حاجی وضو غسل نے کردے — امیر حمزہ والی مسجد اندر نفل نمازاں پڑھدے

کئی مزار شہر دے اندر نظر اساں نوں آئے — حضرت عبداللہ نبی دے والد آتیمر بن غفانے

مالک بن سنان دا روضہ نالے نظری آیا — نجدی حکومت نے دروازہ اس دا بند کرایا

دن تریالی وچہ مدینے فضلوں گزر سائے — کیتا فضل خداوند باری ڈٹھے عجب نظارے

اج چنی شہر مدینوں ہوگئی پھر تیاری — ستائی ذیقعدہ نے سن چھ ہتر سی سول غفاری

حج عرفات پڑھیا پھر فضلوں ہیسی جمعہ بارا — ہجری سن چودہ ہتر اندر یاد رکھیں لے یارا

چند دن رہ کے مکے اندر ہوگئی پھر تیاری
جدے آ کے کیتی اساں پھر جہاز سواری

دعائے مؤلف

مدینہ منورہ میں الوداع کے وقت مانگی

جاندی واری روضے اگے کرکے معصوم دعائیں — یا نبی اللہ پھیر اساں نوں روضہ پاک دکھائیں

شکر گزاری ہو نہیں سکدی جو تساں کرم کمایا — زندگی وچہ دوبارہ اساں نوں اپنے پاس بلایا

ساڈے دفتر بدیاں والے دھو کے کرو صفائی — بخشش منگنے کارن ساں نوں ہور نہیں در کائی

پڑھکے آیت جاؤک والی آئے پاس تساڈے — یا نبی اللہ سب بخشاؤ عیب گناہ جو ساڈے

رحمت عالم تیرے در تے عاصی اوگن ہارے
نیکیاں والی آس نہ کوئی بیٹھے مل دوارے

مدد تیتھے توں ایں گداؤں خالی نہ پرتاؤ — دیکھو عیب گناہ نہ میرے اپنا کرم کماؤ

کل جہاں دے کارن رحمت رب تساں فرمایا — میں بھی عاصی در تیرے تے رحمت منگن آیا
میں ہاں سائل در تیرے دا جھولی میری بھر دو — رحمت عالم طرف اساڈے نظر کرم اک کر دو
بھلاویں عیب گناہ وچہ میرے ہے ریا بے شمارا — بخشش تمامی بخشش تمامی یا سید ابراراں
دنیا آخرت اندر نیکی رب عطا فرماوے — قبر عذاب جہنم کولوں فضلوں آپ بچاوے
وقت نزع دے کریں رکھوالی یا نبی آپ اساڈی — محشر کرنی اساں گناہیاں رکھی آس تساڈی
سنگ اپنے وچ رلانا سانوں حشر دیہاڑے — پلصراط توں نال فضل دے کر تے پار اتارے

حاضر ہوئے گناہیں در تے لے کے جھولی خالی
بھر دے جھولی کرم فضل تھیں امت دے والی

دنیا اندر کرم نیکی دے فضلوں آپ کرائیں — سنگ یاراں دے حشر دہاڑے اپنے سنگ رلائیں
سبز روضے دی سوہنی جالی پھر دکھاویں سانوں — یا نبی اللہ فضل کرم تھیں پھر بلاویں سانوں

لے دلا آج ویکھ لے رج کے سوہنا گنبد عالی
چم چم نال سینے دے لا لے سبز روضے دی جالی

در تیرے تے کئی ملکاں تھیں آون سائل بہتیرے — گٹھیاں کھلن کھلے ہر دم رہن خزانے تیرے
ہور نہیں در چھڈ در تیرا میں کس دروازے جاواں — تیرا ہو کے کس در جا کے میں سوال سناواں
اہل عیال سنے کئی یاراں نے در تے کراں دعائیں — یا نبی اللہ زندگی اندر جلدی پھیر بلائیں
میں بھی سائل در تے آیا رکھ کے آس وڈیری — رحمت عالم رحمت یار آج بھر دو جھولی میری

یا محبوب پیارے رب دے کرو قبول دعائیں
سنگ یاراں دے حشر دیہاڑے اپنے سنگ لائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اچھی دوستی کے بیان میں

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا کہ ہائے کسی طرح

مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ

میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی۔ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے

فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ

فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ بیشک اس نے مجھے گمراہ کیا نصیحت سے جب میرے پاس

ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝

آگیا اور ہے شیطان واسطے آدمی کے خوار کرنے والا۔

حدیث شریف

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

فرمایا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے۔ انبیا علیہم السلام اور علما اور شہدا۔ (ابن ماجہ)

وہ حدیث مبارک لکھا پاک رسول سوہارے — تن طرح دے لوگ شفاعت کرسن حشر دیہاڑے
انبیاء شفاعت کرن گے اول سب تھیں سارے — اس تھیں بعد علماء شہیداں ہوسی حکم پیارے

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّهٗ ۔ یعنی انسان قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا۔

نیک ہم نشین عطار کی مانند ہے ۔ اگر وہ تجھے عطر نہ دے ۔ اس کی خوشبو سے تو ضرور بہرہ ور ہوگا ۔ بُرا ہمنشین لوہار کی بھٹی کے مانند ہے ۔ جس کی آگ سے اگر تو نہ جلے مگر اس کے دھوئیں سے ضرور اذیت پائیگا ۔

مثلاً گلاب کے پھول کا عرق کھینچتے وقت دیگچہ کا منہ گا یعنی مٹی سے بند کرتے ہیں ۔ وہ مٹی بھی گلاب کی طرح خوشبودار ہو جاتی ہے ۔

گلستان میں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ۔

گِلِ خوشبوئے در حمام روزے — رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گِلِ ناچیز بودم — ولیکن مدتے با گُل نشستم

جمالِ ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

دوستو! علماء و صلحاء کی خدمت میں حاضر ہوا کرو ۔ بزرگوں کی کتابیں اور سوانح تمہیں نیکی کی ترغیب دیں گے ۔ مگر ان کا اثر زندہ مثال کے مقابلہ میں بہت کم ہوتا ہے زندہ اہل دل کی صحبت بڑی تاثیر رکھتی ہے ۔ سالوں کے مجاہدے اور نفس کشی سے دل کو وہ صفائی حاصل نہیں ہوتی جو کسی برگزیدہ بزرگ کی خدمت میں ایک ساعت کی حاضری سے ہوتی ہے ۔ مولانا روم فرماتے ہیں ۔

صحبتے با اولیاء یک ساعتے — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

نیک صحبت کی نسبت بُری صحبت کا جلدی اثر ہوتا ہے۔ جیسے خراب ہوا تندرستی کے لئے مضر ہے۔ اسی طرح بُری صحبت نیک آدمی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اگر کوئی نیک شخص بروں کی صحبت سے متاثر نہ ہو۔ مگر بدنام ضرور ہو جائیگا۔ اگر کوئی نماز پڑھنے کے لئے شراب خانے یا بھنگڑ خانے میں جائے تو بہتانِ شراب نوشی کا الزام اس پر ضرور لگے گا۔ راگ رنگ کی مجلسیں تھیٹر جیسی جگہوں میں بدکاری اور تخریبِ اخلاق کی ترغیب ملتی ہے۔

اہلِ بدعت پیرِ سنت چوں بود   لا نہ بود وکے ترا رہبر بود
رہبرِ راہِ طریقت او بود   کو بہ احکامِ شریعت مے رود

جاہل اور بے دین پیروں کی صحبت بھی زہرِ قاتل ہے۔ ان کو پیر و مرشد بنانا اور اُن کی صحبت میں بیٹھنا سخت مضر ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان بدوں کی صحبت میں بیٹھ کر نالائق اور باپ کا نافرمان ہوگیا ؎

پسرِ نوح با بداں بہ نشست
خاندانِ نبوتش گم شد

حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کشف المحجوب میں لکھتے ہیں۔

شریر لوگوں کی صحبت نیک لوگوں کے ساتھ بدظنی پیدا کرتی ہے

جو شخص کسی قوم کے شریر لوگوں سے میل جول رکھتا ہے وہ خود ان کی شرارت ہے مگر اس میں کچھ بھلائی ہوتی۔ تو وہ نیکوں کی صحبت اختیار کرتا۔

صوفیائے کرام کے منکر سب سے زیادہ شریر اور رذیل ہیں۔ کیونکہ اُن کی صحبت رذیلوں اور شریروں سے ہوتی ہے۔

فضائل بیت اللہ

اے بیت اللہ تیرے اتے کرم خدا فرمایا
اول بیتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ حق تیرے ایہہ آیا

سب گھراں تھیں تینوں رب نے بخشی سرداری
ہین تیریاں نشانیاں وچ جیویں رسول غفاری

عظمت شان جیہڑے کارن رب عطا فرمائی
پڑھے نمازاں منہ تیرے ول کر کے سب خدائی

تیرے ول ویکھنے یاراں نوں ملے ثواب ودھیرا
اے بیت اللہ سب گھراں تھیں تیرا شان وڈیرا

ھُدًی لِلنَّاس بھی تینوں رب سچے فرمایا
یعنی ہدایت والا کامل کارن تینوں رب فرمایا

تیرے اندر حجر اسود جس دی شان وڈیری
اے بیت اللہ ہر دم خلقت کرے نیاز تیری

تیرے اندر تشریف لیائے نبی خدا دے پیارے
تیرے اندر نمازاں پڑھیاں پاک رسول سہارے

حضرت آدم توں لے کے جتنے ہوئے پیغمبر سارے
تیری کرن زیارت آئے ویکھے کئی پیارے

تیرے وچ عبادت جیہڑی ہر دم ہوندی رہندی
طواف کریندی تھیں گو تساں دی خالی کدی نہ رہندی

طواف کرن ہر ویلے حاجی گرد تیرے دل والے
نظر آئے جیویں اک سمندر وڈا ٹھاٹھاں مارے

تینوں جیہڑی رب نے بخشی عزت تے وڈیائی
ایہہ عظمت نہ گھر کسے نوں ہرگز حاصل آئی

رحمت بارش تیرے اندر ہر دم رب برسائے
پاک گناہاں تھیں کرے رب سٹوں جو تیرے دل آئے

تیری عظمت پاک محمد سرور جانن ساری
دھکے کتنی جہان تیرے وچوں بت ہتھی ساری

جاہل لوک بت پرستی کر دے سن وچ تیرے
پاک محمد یار دل تینوں مل گئے شان وڈیرے

(مولف نے کعبہ دیکھ کر نظم لکھی)

نظم

سو سال حکومت انگریزاں کیتی ملک اساڈے ۔۔ فلم تھیٹر ناچ تماشے ساڈوں دین گئے سانجھے

کاریں موٹراں انجن ساڈوں دے نہ بنانے ۔۔ اپنے کارخانے کدی کوئی چاہندا بند کرانے

کارخانے کار خلقے انہاں اپنے ملک بنانے ۔۔ گتہ ٹاٹ بنان نہ ساڈوں نہیں کجھ ول سکھانے

پٹرول عراق عرب نہیں کڈھیا خالق باری ۔۔ ملک ایران کویت حبشہ کئی کیتے رب جاری

پٹرول دیاں کمپنیاں اُتے چھا گئے سب عیسائی ۔۔ کمپنی مسلماناں دی کدی نظر نہ آئے کائی

سنکے ٹھیکے مسلماناں تینوں قالین ہو گئے سارے ۔۔ ایران دعراق عراق بھر جا کے دیکھ پیارے

اپنے ملک پیسیاں کمپنیاں جاری آپ بناواں ۔۔ پانی بحری جہاز بنا کے اپنے آپ چلاواں

اے مسلماناں کمپنیاں اُتے اپنا قبضہ کر لو ۔۔ اپنے ملک تجارت کر کے ملک اپنے نوں بھر لو

اپنیاں کمپنیاں دے تیراں نوں دیں کیوں نفع پہنچانا ۔۔ کارخانے کھول کے اپنے ہتھ کیوں نہیں لانا

اپنے ملک اندر کارخانے جاری جاری کرنوں ۔۔ دے فروغ تجارت تائیں نہ کسے توں ڈرنوں

تاناں بانوں کجھ نہ دیسے ایہہ سب حیلہ ساری ۔۔ کٹ رہے جاہن یہود عیسائی تیری لٹ ساری

نال یہودیاں عیسائیاں منع کیتی رب باری ۔۔ چھڈ کے دیتی تینوں دنیا دو جگ دی خواری

لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ پڑھ کے دیکھ پیارے ۔۔ یاری منع یہود نصاریٰ کیہا پالنہارے

ایسی کمپنیاں اندر جو ہندی کار گزاری ۔۔ ہٹنے کوں عاجز ہو گئے رہ گئی حکم بے چاری

حرام گوشت کت نال شیناں اوکاں نوں کیوں دن ۔۔ گوشت خنزیر دے بدلے ہو دیاں توں آدن

مسلماناں نوں ایسے گوشت ہن کھوانا رہندے ۔۔ ہو کے مسلم اوکھی پچھے دین گوا بیٹھے رہندے

تواہدی محنت کردن سارا جو مزدور کسادن ۔۔ فلم بنا کے نال اوہناں دا پھر واپس لے جادن

ہو یا اندازہ خراب کر میندے مسلماناں دے سارے ۔۔ یہود نصاریٰ دشمن جانی مسلماناں دے بھارے

کہیں ملکاں وچہ مسلماناں نال ہے غداری کردے ۔۔ دوچار پٹکھو تاں وی ہن مکاری کردے

وچ سپین مسلماناں تے بے حد ظلم کمایا
بچہ بچہ مسلمانانداایتھاں ذبح ..... کرایا

ایسی نوکری مال کماؤں جیکی ہے مزدوری
جس دے پاروں دین اسلام ہووے گدے نہ دوری

دنیا پچھے دین گنوایاں کی فائدہ ہتھ آوے
ایسا بندہ مرنے ویلے ہتھ ال پچھوں تاوے

اے مسلم توں پیسے پچھے ناں ایمان گنوادیں
اے مسلم توں پیسے پچھے دوزخ وچ نہ جادیں

اے مسلم توں پیسے پچھے چھڈ نہ حکم الہیٰ
نافرمانی پاروں آوے سخت عذاب تباہی

ایسی نوکری کریں جے یارا کر پرہیز ضروری
دوزخ وچ پیجاسی تینوں دین دیوں مغروری

مولوی تینوں طرف ترقی ہے بلاندا رہندا
توں وچ گودی یہود عیسائیاں آپے وڑدا رہندا

فضائل الصدقات

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ اور تم جو کچھ خرچ کرو۔ اللہ کو معلوم ہے

حدیث ۱
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ حدیث ۱
روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ
لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ
مِیْتَۃَ السُّوْءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے
اور بری موت کو دفع کرتا ہے (ترمذی)

حدیث ۲

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ
فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ
قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّ
قَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

ترجمہ حدیث ۲

سعد بن عبادہ سے روایت ہے
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ام سعد
وفات پاگئیں۔ ثواب کونسا صدقہ
بہتر ہے۔ فرمایا پانی۔ لہذا سعد نے
کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ کنواں ام سعد کا ہے
ابوداؤد۔ نسائی۔

حدیث ۳

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ
رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ
اُفْتُلِتَتْ نَفْسُہَا وَاَظُنُّہَا
لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَہَلْ
لَہَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْہَا
قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت عائشہ
سے فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے حضور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عرض کیا کہ میری اماں اچانک فوت ہو گئیں
میرا خیال ہے کہ اگر کچھ بولتیں تو خیرات
کرتیں تو کیا انہیں ثواب ہوگا۔ اگر میں اُن
کی طرف سے کردوں فرمایا ہاں (مسلم بخاری)

حدیث ۴

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول

يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا نہیں پہناتا مگر جبتک اسکے بدن پر اسکا ایک چیتھڑا رہتا ہے یہ اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے (احمد ترمذی)

حدیث ۵

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو حلال کمائی سے چھوارے کی برابر صدقہ کرے اللہ تعالےٰ صرف حلال ہی کو قبول کرتا ہے تو اللہ اسے داہنے ہاتھ میں قبول کرتا ہے پھر صدقہ والے کے لئے اسکی ایسی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی حتیٰ کہ پہاڑ کیطرح ہو جاتا ہے۔ (مسلم بخاری)

حدیث ۶ پاخانہ جاتے کی دعائیں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں داخل ہوتے تو فرماتے اے اللہ میں خبیث جنات اور خبیثہ جنا تنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم بخاری)

حدیث ۷

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْفِیْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ حدیث ۷

روایت ہے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعنتی کاموں سے بچو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لعنتی کام کون سے ہیں فرمایا وہ جو لوگوں کی راہ یا سایہ کی جگہ میں پاخانہ کرے۔ (مسلم)

حدیث ۸

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

ترجمہ حدیث ۸

روایت ہے عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔ ابوداؤد و نسائی

نظم

زندگی آتے کدی بھروسہ نہ کریار پیارے
اک پل دیر نہ ہووے ہرگز ہووے جل تیاری
وڈے وڈے شاہ زور بہادر قوت جہاں لاثانی
محکم قلعے بناون والے ٹرگئے چھوڑ اتھائیں
حضرت سلیمان اوپر ہواوے اپنا تخت چلا گئے

اکھیں ویکھدیاں ٹرگئے قبریں دوست یار ہمارے
کوئی روک نہ سکے ہرگز غالب حکم جباری
دیر نہ لگے اک پل اندر موت کیتے سب فانی
مدت گزری پھر نہ آئے ویکھیاں پنہاں جائیں
موت آئی سب چھوڑ اتھائیں قبریں ڈیرے لا گئے

شاہ سکندر سب دنیا تے کر حکومت شاہی — موت آئی سب کچھ دھریا گئی اینویں لیا ہو گیا راہی

حضرت ابراہیم پیغمبر جو خلیل ربانے — موت آئی سب دار دواری پہنچے قبر نکانے

حضرت اسماعیل پیغمبر شان جنہاں دا عالی — نالے حضرت اسحٰق پیغمبر مرتوں نہیں نہ خالی

حضرت یعقوب تے حضرت یوسف بڑے خاص پیارے — موت آئی کچھ دیر نہ لگی قبریں پہنچے سارے

نوٹ: مؤلف کے ساتھ ایک حاجی صاحب پشاور کے تھے۔ اُن کا انتقال مدینہ منورہ میں ہو گیا۔ مؤلف نے اُن کی موت سے متاثر ہو کر یہ نظم لکھی۔

فضائل قیام لیل کے بیان میں

حدیث ۱

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَھَجَّدُ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد پڑھنے اٹھتے تو کہتے الٰہی تیرے لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور اُن کے اندر والوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور اُن کے اندر والوں کا نور ہے اور تیری ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور اُن کے اندر والوں کا بادشاہ ہے اور تیری ہی حمد ہے تو حق ہے۔

وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

تجھ سے حق ہے اور تیری بات حق ہے۔ جنت حق ہے آگ حق ہے نبی حق ہیں۔ جناب محمد حق ہیں قیامت حق ہے اے اللہ تیرے لئے میں اسلام لایا تجھ پر میں ایمان اور تجھ پر میں نے بھروسہ کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا تیرے بھروسے پر میں کفار سے لڑتا ہوں اور تجھ سے فیصلہ چاہتا ہوں میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے بخش دے اور وہ بخش جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسلم بخاری)

حدیث ۲

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ کہتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو جا پھر اگر بندہ بیدار ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرے۔ تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل

فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَ اِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اس وہ خوشی دل صبح کرتا ہے ورنہ پلید طبیعت اور سست صبح پاتا ہے (مسلم بخاری)

حدیث ۳

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

ترجمہ حدیث ۳

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا رہا نماز کے لئے نہ اٹھا آپ نے فرمایا کہ اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا یا فرمایا دونوں کانوں میں (مسلم بخاری)

حدیث ۴

وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحٰبُ اللَّيْلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ میری امت کے بہترین لوگ قرآن اٹھانے والے اور شب بیداری کرنے والے ہیں۔

بیہقی شعب الایمان

نظم

حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کشف المحجوب میں لکھتے ہیں۔

- مرید کے لئے تنہائی جیسی کوئی آفت نہیں ہے۔

اور بُرے آدمیوں کو کبھی اپنا دوست نہ بناؤ۔ ورنہ ان کی بدی مرض متعدی کی طرح تم پہ اثر کرے گی۔

میاں محمد صاحب فرماتے ہیں :-

نیچاں دی آشنائی کولوں فیض کسے نہیں پایا
ککر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا

اے عزیزا اہہ نصیحت یاد کریں توں میری — تاں جے آخرت پاک خداوند کردے اچھی تیری
ہر دن پڑھ قرآن نوں سمجھیں جو کہاں نوں سمجھاویں — نال محبت بھلیاں تائیں راہ خدا دے لاویں
جے توں اپنے نالوں چنگا عالم یار بناویں — لائق تینوں پڑھ سُن مسئلے عمل کریندا جاویں
اپنے نالوں گھٹ جانن والا جے توں یار بناویں — جو کم دینی اوہ نہ جانے اس نوں توں سکھاویں
کامل متقی دا رب درجہ اُسّی عطا فرماندا — نیکی دسنے والے تے رب کتنا کرم کماندا
اے عزیزا راہ نیکی دا دسیں ہر اک تائیں — بھلیاں تائیں راہ خدا دے دن تے راتیں لائیں
باجھ وسیلے علم نہ حاصل ہوندا کسے کدائیں — باجھ استاداں کوئی کاریگر ہرگز ہوندا نائیں
ماں پیو نال وسیلے بچہ ویکھیا پرورش پاندا — جیونکر پانی ہر دم رہندا کھیتیاں نوں وی دھاندا
ریل وسیلے وسنے نال چلدی کٹے سفر لمیرا — نال وسیلے دنیا اندر ہر کم ہوندا تیرا
نال وسیلے حافظ عالم اُستاد تھیں بنے سبھے — بن استاد تے مرشد باجھوں ہرگز راہ نہ لبھے
بہتا نیچے کھوواں اندر پانی رب وکھایا — باجھ وسیلے اوہ بھی ویکھو کدے نئیں باہر آیا

جس کھیتی نوں ملے نہ پانی اوہ کھیتی سک جاوے
میوے پھل نہ لگن اُسنوں بھانویں زور لگاوے

فضائل جمعہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ۔ اے ایمان والو جب جمعہ کے دن تمہیں نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لیے دوڑ کر آؤ۔ اور خرید و فروخت بند کر دو۔ اگر تم جانتے ہو۔

موجد اپنی ایجاد کا استعمال بہترین طور پر جانتا ہے۔ اے حضرت انسان تیری بھلائی اسی میں ہے کہ تو اپنے خالق کا فرمانبردار ہو جائے بعض دکاندار جمعہ کو اذان کے بعد بھی دکان کھلی رکھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ اللہ کا حکم یہ ہے کہ اذان کے بعد نہ کچھ خریدیں نہ بیچیں اور نماز جمعہ میں شامل ہو جائیں۔

یہودیوں کو حکم تھا کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نہ کرو۔ ان کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ تو مچھلیاں پکڑنے لگا۔ دوسرا گروہ خود تو نہ پکڑتا اور پکڑنے والوں کو منع بھی نہ کرتا۔ تیسرے گروہ والے نہ خود پکڑتے اور پکڑنے والے نافرمانوں کو منع بھی کرتے۔

جب نافرمانوں پر عذاب آیا تو صرف تیسرا گروہ بچا پہلے دونوں گروہ بندر بنا دیے گئے۔ (كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ) ترجمہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے۔

یہ دوسرا گروہ جو مچھلیاں نہیں پکڑتے تھے۔ انہیں کیوں عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ صرف اس لیے کہ گنہگاروں کو برائی سے روکتے نہیں تھے۔ معلوم ہوا کہ برے کام سے روکنا ایک بہت

لگی تھی ہے جو یہودی بندر بنائے گئے تھے وہ تین دن کے بعد سب مر گئے۔ موجودہ بندر ان کی اولاد سے نہیں ہیں۔

فرمانِ خداوندی ہے۔ وَ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْھَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ (ترجمہ۔ ہم نے برائی سے منع کرنے والوں کو نجات دی) جیسے جمعہ کے دن خرید و فروخت منع ہے یہودیوں کو ہفتہ کے دن شکار مچھلی کا منع کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ واقعہ بیان فرمایا تاکہ جمعہ کے دن دکانیں کھولنے والے۔ خرید و فروخت نہ کریں۔ تیری بھلائی اسی میں ہے۔ کہ جمعہ کے دن کی اذان کے بعد نہ کچھ خریدے نہ بیچے۔ جمعہ پڑھنے تک۔

مسلمانوں کے لیے جمعہ چھٹی کا دن ہے۔ انگریز عیسائی تھا۔ اتوار کے دن گرجا میں جانے کے لیے چھٹی رکھتا تھا۔ مگر مسلمان باوجود آزاد خود مختار حکومت مل جانے کے جمعہ کے دن چھٹی نہیں کرتے اور انگریز کی پیروی میں اتوار مناتے ہیں۔

انگریز تو چلا گیا اب اتوار کو رخصت کرو اور جمعہ کے دن باقاعدہ دفتروں۔ کچہریوں عدالتوں اور سکولوں میں چھٹی کرو تاکہ اسلامی تہذیب لوگوں کے دلوں پر نقش ہوتی چلی جائے۔ ۲۷ سال گذرنے پر بھی آپ جمعہ کو تعطیل قرار نہیں دیتے۔ حالانکہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ پاکستان کا مطلب کیا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے

ایک شیر نے بھیڑوں میں ایک شیر کے بچے کو دیکھ کر کہا۔ "تو شیر ہے۔ تیرا بھیڑوں میں کیا کام" وہ بولا۔ میں تو بھیڑ ہوں۔ شیر نہیں۔ اسی طرح ہم مسلمان انگریزوں میں رہ کر اپنا آپ بھول گئے ہیں۔ لباس۔ چال ڈھال اور معاشرت میں انگریز بنتے جا رہے ہیں۔

مصر میں جب لوگوں نے اسلام قبول کیا تو گورنر مصر کے پاس آئے اور کہا کہ دریائے نیل میں ہر سال ایک کنواری لڑکی بنا سنوار کر ڈال دیتے ہیں تاکہ دریا میں پانی آئے اور ہم اپنے کھیت اور باغ سیراب کریں۔ آپ فرمائیے حضور علیہ السلام کا دامن پکڑنے کے بعد

یعنی ہمیں غیر قوموں کے دستور پر چلنا چاہیئے یا نہیں۔ گورنر مصر نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایسے ہی لکھا۔ آپ نے دریا کے نام حکم لکھا۔ کہ اے دریا اگر تو اپنی مرضی سے چلتا ہے تو ہمیں تیری ضرورت نہیں اور اگر خدا کے حکم سے چلتا ہے۔ تو جاری ہو جا۔ جونہی خط دریا میں ڈالا گیا۔ پانی کا ایک سیلاب دریا میں آگیا۔ کہ آج تک خشک نہیں ہوا۔

کلمہ شریف پڑھنے کے بعد رسوم جاہلیت جائز نہیں۔ اتوار عیسائیوں کی چھٹی ہے اور ہفتہ یہودیوں کی۔ ہمارا مقدس دن جمعہ ہے۔ جمعہ کو چھٹی ہو تو اطمینان سے غسل کریں۔ بچوں کو نہلائیں دھلائیں اور نماز جمعہ میں اپنے ساتھ لے جا کر وعظ سنوائیں جمعہ کی نماز پڑھنے سے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔

جمعہ کی فضیلت بے حساب ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کتابیں لئے بیٹھ جاتے ہیں پہلی صف والوں کو اونٹ کی قربانی کا ثواب دوسری صف والوں کو گائے کا پھر اسی طرح دنبہ مرغا اور انڈے تک کا ثواب درج کرتے ہیں۔ فرشتے منتظر ہیں کہ تیرے نامہ اعمال میں قربانی کا ثواب لکھیں اور تو دکان پر گاہک کا منتظر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

(ترجمہ۔ زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (ترجمہ اللہ تعالیٰ جس کا چاہے رزق فراخ کرے اور جسکا چاہے گھٹا دے)

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ (ترجمہ۔ اگر اللہ تعالیٰ ۔۔۔۔۔ لو وسیع رزق دیدیتا تو البتہ وہ زمین میں فساد کرتے)

یعنی نفس امارہ تو انسان کے ساتھ ہے۔ اگر فکر معاش نہ ہوتی تو پھر لوگ عزت و جاہ کے لئے آپس میں کشت و خون کرتے۔ جیسے جس چیز کے قابل سمجھا عنایت فرمایا۔ معلوم ہوا فکر معاش بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اگر دولت مند حلال رزق کمائیں اور اللہ کی راہ میں خرچ

کریں تو یہ بہت بڑی نیکی ہو۔ اور اگر نیت خالص نہیں تو اس سے بڑھ کر اور برائی کیا ہوگی۔ تیرا توکل خالق پر ہونا چاہیئے۔ جب تو بچہ تھا۔ تنگ نہیں سکتا تھا۔ تیرے لئے ماں کی چھاتی پہ دو نہریں جاری کر دیں۔ شاہ و گدا۔ امیر و غریب سب کے بچوں کے لئے کہ تو جتنا چاہے نرم نرم ہونٹوں سے دودھ پیئے اور پیٹ بھرے۔

بہتری اسی میں ہے کہ تو جمعہ کے علاوہ دوسری نمازوں کی بھی پابندی کرے۔ اپنا یہ عقیدہ چھوڑ کہ جمعہ کے دن دکان بند کریگا تو روزی کہاں سے ملے گی۔ روزی رساں تو وہ رازق حقیقی ہے تو کن فکروں میں پڑا ہے اکثر لوگ جمعہ میں حاضر ہی نہیں ہوتے اور جو آتے بھی ہیں تو گھڑی دیکھ کر جماعت کب کھڑی ہوتی ہے بس ایک دو منٹ پہلے آگئے اور دوڑ بھاگ کر جماعت میں مل گئے۔ اور واپس جانے کی جلدی کر رہے ہیں۔ نمازیوں کے آگے سے کندھے پھلانگتے بھاگے جا رہے ہیں۔ وعظ کی آواز سے تو بچ گئے۔ نہ احکام خداوندی سنے نہ ان پہ عمل کرنے کی نوبت آئی۔

پہلے زمانے کا مسلمان مسجد کے دروازے پر اذان دیتا تھا اور افسوس ہے کہ آج کل کا مسلمان فلم کے دروازے پر ٹکٹ خریدنے کے لئے لائن میں کھڑا ہے۔

مسجد میں حضور کے صحابہ کرام داخل ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ ایک صحابی جوتیوں میں ہی بیٹھ گیا۔ آپ نے وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ حضور کا حکم ہو اور میں کھڑا رہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ آج کل کا مسلمان نماز روزے کو بھول کر صرف نام کا مسلمان رہ گیا ہے۔

انگریزی سکولوں کالجوں میں تعلیم پانے سے ذہنیت بھی انگریزی ہو گیا۔ اسلامی رسم و رواج۔ لباس۔ شکل و شباہت ترک کی جا رہی ہے۔ اور انگریزی فیشن کرنے میں ہی فخر کیا جاتا ہے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ (ترجمہ۔ جو کوئی کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے۔ انہی میں سے ہوتا ہے)

ایک مرتبہ ریل گاڑی میں سفر کرتے دوران مسافروں کی آپس میں لڑائی ہو گئی۔ پٹائی کروانے والے ایک مسلمان نے دوسروں کو طعن کیا کہ اچھے مسلمان تھے۔ مجھے ہندوؤں سے چھڑوایا بھی نہیں۔

مسلمان بولے بھائی جان ہم تو تمہاری شکل و صورت اور لباس سے یہی سمجھے کہ کوئی ہندو ہے یا عیسائی آخر مسلمانوں والی کوئی نشانی ہمیں بھی تو بتاؤ۔ بس وہ شرمندہ ہو کر رہ گیا۔

جتنے فضول کام تھے اُن میں تو انگریزوں کی پیروی ہو گئی۔ دکان کا ناغہ ہوا تو تاش لے بیٹھے۔ جس میں ایک پائی کا بھی فائدہ نہیں۔ کسی مزدور کو کہو کہ ایک دن کام کرے مگر وہ بھی مزدوری مقرر کئے بغیر کام نہیں کرتا۔ کہ دیکھو بھلا وہ بھی اپنا دن اس طرح ضائع کرتا ہے۔ جس طرح آپ تاش کھیل کر کر رہے ہیں۔

نفع بخش کام تو انگریز ہمیں سکھاتا نہیں تھا ریل کے انجن۔ انجنوں کے پرزے۔ ہوائی جہاز بنانا غرض سب کچھ ولایت سے ہی منگواتا تھا۔ اب ان کے جانے کے بعد کپڑے وغیرہ کے چھوٹے کارخانے۔ سائیکلوں کی فیکٹریاں الغرض سینکڑوں کارخانے ہمارے پاکستان میں کھل رہے ہیں۔ مگر انگریزوں کے ہوتے ہوئے ایک بھی نہ تھا۔

انگریز نے ہمیں سکھایا۔ کہ فلمیں بناؤ۔ فلمیں چلاؤ۔ گندے گیت گاؤ۔ اور اخلاق خراب کرو۔ ایسے کام نہیں سکھلائے۔ جن سے روٹی کما سکیں۔

انگریزوں نے کوشش کی کہ بہر صورت اسلامی ذہنیت لوگوں کے دماغوں سے نکل جائے۔ نام رکھیں تو انگریزوں کی طرح۔ لباس انگریزی۔ تعلیم انگریزی۔ مکان انگریزی۔ دوائیں انگریزی۔ سر پر ٹوپی انگریزی کہ نماز میں بھی رکاوٹ ہو۔ دل میں اچھی طرح جم گیا ہے۔ کہ ہر چیز ولایتی اچھی ہوتی ہے۔ اور اپنے ملک کی خراب۔ بھلا کوٹ پتلون والے اطمینان سے رکوع سجود بھی کر سکتے ہیں۔

اب کھانے انگریزی فیشن کہ کھڑے کھڑے جانوروں کی طرح کھاؤ۔ یا چل پھر کر کھاتے پھرو سے

نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے
اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (ترجمہ۔ اور تمہارے لئے دین اسلام پسند فرمایا)۔
اور تم نے انگریز کا دین پسند کر لیا۔ انگریز وائسرائے لارڈ کرزن کی سنت پوری کی یعنی ڈاڑھی مونچھ صفا چٹ ٹیڑھی مانگ اور نام ہے زیڈ۔ اے۔ بھٹی ہے کوئی اسلامی نشان۔ کیا اس میں بھی تیری شان ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ۔
(ترجمہ جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دین پسند کرے تو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔
حضور داتا صاحب سید علی ہجویری داتا گنج بخش اپنی کتاب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں یہ انسان کی نجات دین کی تابعداری میں ہے۔ اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین کی فرمانبرداری اور نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِين

سید محمد معصوم صاحب قبلہ نے خطاب فرمایا

مورخہ ۲۴/۷/۸۵

وعظ پنجابی

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ

ترجمہ بے شک نیکوکار ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں

ہے نماز جنت دی کنجی کہیا رسول ہمارے
ہوگ حساب نماز دا اول حشر دیہاڑے

اک صحابی دا مسجد کولوں ہیسی گھر دوراڈا
گھر بنا لیں دا نیڑے مسجد کیتا دل ارادہ

خبر سنی جاں پاک نبی نے آکھیا اسدے تائیں
گھر دوراڈا مسجد کولوں بہتر تیرے تائیں

مسجد کولوں جتنا ہیسی گھر دوراڈا تیرا
جتنا قدم کریں توں آسی لبھے ثواب ودھیرا

کسے صحابی پچھیا اک دن پاک نبی حضرت تھیں
یا نبی اللہ افضل کیہڑا عمل بتاؤ ہتھیں

پاک زباناں ایہہ فرمایا آپ رسول غفاری
نال نیکی دے پڑھنے تائیں کرنا چھیتی جاری

نعمت عیشاں حشر دیہاڑے ملسی نیکوکاراں
ملسی سخت عذاب جہنم بدکاراں فجاراں

وعظ پنجابی

چڑھ پئی گھٹا رحمت دی فضلوں خوش برساتاں ریاں
سکیاں سڑیاں کھیتیاں کیتیاں رحمت مینہ دی ہریاں

رُتھی ہوئے پنڈیاں اُتے جلدی خداوند باری
گھٹے بدل برسن والے کرکے کرم غفاری

بھکھوہ مل تے اپنے دی ہی ہرگز دور نہ جائے کوئی
دیتا کرم خداوند عالی خلقت وصلی ہوئی

پھر پینڈاں وچہ اکثر ڈٹھیا سل مل کو ڈی پانے
پانے تاش کھیڈاں وچہ اپنا ضائع وقت گنواندے

مینہ دس دا شکر ہے ہی آسیں نیں وڈے
کماں کون ہوئے فارغ سب نمازاں پڑھدے

کھول قرآن کتاب خدا دی بہت زیادہ پڑھدے
نیک کماں دی گھر اپنے وچ بہت ہدایت کردے

چنگا عالم شنی سب کہے وعظ بیان سناندے
بھلیاں تائیں راہ نیکی دے نال محبت لاندے

وعظ کراندے داہڑیاں رکھو بنے سب سناؤ
ہوئے مسلم علیسائیاں والی نہ تسیں شکل بناؤ

پگڑی نبی حضور دی داہڑی سینہ کجدی آئی
پاک نبی سرور نوں داہڑی واہ واہ سجدی آئی

تو سویرے اُٹھ فکر تسیں داہڑی روز مناندا
چھاڑ لگنہ نبی اپنے دا راہ ادّوتے جاندا

وعظ کرالے فلم دیکھن دا نہیں بیلی ہرگز کائی
فلم دیکھن تسیں ملک اساڈے عام ہوئی گمراہی

فلماں والے فیشن لوکاں ہیں سکھاندے رہندے
گندے ڈاکو چور اُچکے ہیں بن جاندے رہندے

ہر تھاں بے حیائی فلماں والے دسن
ننگے بانکاں ٹھگ عاشق دور دور اڈے نسن

مغرب ہو نماز عشا دی ضائع روز کراندے
چنگے ہوندے وقت نمازاں فلماں نہ چلاندے

انگریزاں نے اس ملک وچ اول فلم چلائی ‏ ‏ مسلماناں نوں گمراہ کرن دی خاطر اوہناں بنائی

نوجواناں نوں ایس فلم نے کیتا بہت آوارہ

اکھو بابجھ فلم دیکھن دے ہوندا نہیں گذارہ

مسلماناں نوں اس فلم دا فیض نہیں ہرگز کوئی ‏ ‏ اس فلم نیں مسلماناں وچ بہت خرابی ہوئی

عشقیہ فلماں گندے گانے لوکاں نوں سناون ‏ ‏ نوجواناں راہ شیطانی موڑنیکی خمیں لاون

فلم اندر تصویراں ہوون نچدے فحش گانے ‏ ‏ اے دواں چیزاں نوں جائز نہ جانن علم جو جانے

دو نمازاں وچ فلم دے ضائع روز ہو جاون ‏ ‏ منع عشاء دے ویلے اکثر فلماں روز چلاون

مسلمان نمازاں پڑھدے اندر جنگ لڑائیاں ‏ ‏ اج فلم نے مسلماناں نوں نمازاں چھڈائیاں

اے مسلم فلم ویکھن کدی نہ جاویں ہرگز ‏ ‏ ویکھ تصویراں پیسے اپنے نہ گنواویں ہرگز

چنگے سی فلماں اندر بانگاں جا کھواندے

مسلماناں تیں پڑھو نمازاں عام اعلان کراندے

کرسیاں چک کے صفاں بچھا کے جا جماعت کراندے ‏ ‏ جنگاں اندر جیہڑے غازی شہ نماز بھلاندے

اوہ مجاہد جنگاں اندر سب نمازاں پڑھدے ‏ ‏ تیرے وانگوں فلماں اندر قضا نماز نہیں کردے

اوہ مجاہد راہ رب دے وچ جاناں مال لٹاندے ‏ ‏ تیرے وانگوں فلماں اتے نہیں سن مال گنواندے

اوہ مجاہد کھیلاں کولوں دور دراڈے رہندے ‏ ‏ تیرے وانگوں چھڈ نمازاں وچ فلماں دے بہندے

فلم ویکھن دا توں عاشق ہر دن شوق وچ جاویں ‏ ‏ سن کے بانگاں مسجد اندر ہرگز قدم نہ پاویں

اوہ مجاہد مسجد اندر شوقوں نفلوں جاندے ‏ ‏ تیرے وانگوں فلماں اندر نہیں سن ڈیرے لاندے

ویکھ تصویراں فحش گانے سن تینوں صبر نہ آوے

وعظ نصیحت والی مجلس تینوں کدے نہ بھاوے

بعضے اپنے بیوی بچے فلماں وچ لیجاندے ‏ ‏ اپنی ہتھیں اپنی بیڑی آپے غرق کراندے

فضائل سید المرسلین

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥

عزیزان! آج مجھے اپنے آقائے دو جہاں، سرور کونین - خاتم النبیین - سید المرسلین - احمد مجتبیٰ - جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقامات کا کچھ ذکر کرنا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو دونوں جہاں کی رحمت قرار دیا ہے۔ آیت پاک وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥ (آپ کو دونوں جہاں کی رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے) حضور نے اپنے اچھے اخلاق اور نیک سلوک سے نہ صرف اپنے دوستوں بلکہ اپنے دشمنوں کا دل بھی موہ لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے قتل کے ارادہ سے گھر سے نکلے اور جب واپس گھر میں پہنچے تو آپ کے غلام بن چکے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور سب سے پہلے قبر سے اٹھونگا اور سب سے پہلے شفاعت کراؤنگا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

حدیث پاک یہ ہے۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَّأَوَّلُ مُشَفَّعٍ ہے۔

اللہ تعالٰی نے آپ کو وسیع اختیارات عطا فرمائے تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ ایک مرتبہ فضالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بہ سبب کاروباری مشغولی کے پانچوں نمازوں کی محافظت نہیں کر سکتا مجھے کوئی ایسا جامع امر فرما دیجئے کہ جب میں اُسے کروں تو مجھے کرے۔ آپ نے فرمایا کہ عصرین کی محافظت کر۔ اور یہ کہ لفظ عصرین میری لغت کا نہ تھا اس لئے میں نے پوچھا یا رسول اللہ عصرین کیا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک نماز سورج نکلنے سے پہلے کی یعنی فجر اور ایک سورج غروب ہونے سے پہلے کی۔ یعنی نماز عصر

اس حدیث پاک کو ابوداؤد نے عبداللہ ابن فضالہ کی طرف سے روایت کیا حدیث پاک یہ ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ فَضَالَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ فِیْ مَا عَلَّمَنِیْ وَحَافِظْ عَلَی الصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ اِنَّ ھٰذِہٖ سَاعَاتٌ لِیْ فِیْھَا اَشْغَالٌ فَمُرْنِیْ بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُہٗ اَجْزَءَ عَنِّیْ فَقَالَ حَافِظْ عَلَی الْعَصْرَیْنِ وَمَا کَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ مَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلٰوۃٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا

(ابوداؤد)

اب دیکھئے قرآن و حدیث کے مطابق تو پانچوں نمازیں ہر ایک کے لئے فرض قرار دی گئی ہیں۔ مگر آپ کو اختیار ہے۔ کہ وہ جسے چاہیں دو نمازوں کی محافظت کا ہی حکم دیدیں۔

ایک اور حدیث پاک جو حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے۔ اس طرح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ)

(ترجمہ) ابوذر کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا تحقیق میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ اس حدیث کو۔ احمد۔ ترمذی۔ اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

معلوم ہوا کہ آپ کا دیکھنا اور سننا عام انسانوں کی طرح نہیں تھا بلکہ وہ دور کی

آواز بھی سن سکتے تھے جسے ہم نہیں سن سکتے اور آپ وہ سب کچھ دیکھ سکتے تھے۔
جسے ہم نہیں دیکھ سکتے۔

ان آیات و احادیث سے صاف صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ کی بشریت ہماری بشریت کی طرح نہیں تھی بلکہ نہایت ارفع و اعلیٰ تھی جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ صحابہ کرام نے انکار نہیں کیا بلکہ ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم زمین میں دفن کئے ہوئے مردوں کے حال سے بھی واقف ہو جاتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور ان کو کیوں عذاب ہو رہا ہے۔ تو حضور نے فرمایا کہ ان میں ایک چغل خور تھا۔ اور دوسرا اپنے آپ کو پیشاب کے چھینٹوں سے محفوظ نہیں رکھتا تھا۔

اس موقع پر کسی صحابی نے انکار نہیں کیا۔ یہ تو آپ کبھی نہیں کہیں گے چغلخور کو تو معلوم کر لیتے ہیں۔ مگر چور اور ڈاکو کو آپ معلوم نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو اعمال ہم دنیا میں کرتے ہیں۔ حضور کو معلوم ہو جاتے ہیں وہ چغل خور نے چغلیاں تو دنیا میں کی ہونگی۔ لیکن حضور نے قبر کے پاس کھڑے ہو کر بتا دیا کہ یہ چغل خور تھا۔ وہ قبر میں تو چغلیاں نہیں کرتا تھا۔ اور پیشاب کے چھینٹے بھی قبر میں سے نظر نہیں آ سکتے کیونکہ مردے کو دفن کرنے سے پہلے خوب نہلایا جاتا ہے۔ خوشبو لگائی جاتی ہے۔ چھینٹوں کا کیا ذکر۔

کئی لوگ تمام عمر علماء سے تعلق پیدا نہیں کرتے مگر موت کے بعد تو علماء کو بھی تلاش کرنا پڑتا ہے۔ معلوم ہوا کہ علماء کی ضرورت بہر حال ہے۔ بچہ پیدا ہو تو اذان علماء سے دلواتے ہیں۔ قرآن شریف پڑھنا ہو تو علماء کی تلاش کرتے ہیں۔ عرض نکاح۔

جنازہ جو کچھ بھی ہو علماء کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا وہ لوگ جو علماء سے عداوت رکھتے ہیں۔ ضرورت ان کو بھی پڑ جاتی ہے۔ نزع کے وقت سورہ یٰسین پڑھوانے کے لیے علماء کو بھی تلاش کرنا پڑتا ہے۔ ان کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔

میں اور طرف چلا گیا۔ بیان یہ کر رہا تھا۔ کہ بندہ جس خیال میں تمام دن گذارتا ہے سوتے ہوئے بھی وہی خیالات آتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی مرنے کے بعد بھی وہی خیالات آئیں گے جو زندگی میں آیا کرتے تھے۔ مگر وہاں تو اچھے خیالات کی ضرورت ہے۔ گندے خیالات مصیبت کا باعث بن جائینگے۔

اصحاب کہف نے وطن چھوڑ دیا۔ لیکن اللہ کو نہیں چھوڑا۔ ۳۰۹ سال غار میں پڑے گذر گئے۔ مگر خیال یہی رہا کہ وہ ظالم بادشاہ کہیں ہم کو نہ پکڑے۔ جس ساتھی کو کھانا لانے کے لئے بھیجا اس کو تاکید کر دی کہ چھپکے سے کھانا خرید لانا۔ کسی کو پتہ نہ چلے کہ تم کون ہو۔ ایسا نہ ہو کہ پکڑے جائیں۔ معلوم ہوا کہ جو خیال یہاں وہی خیال وہاں۔

اگر دنیا میں فلموں میں ہی مشغول رہا تو قبر میں نماز کا خیال کیسے آئیگا۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس گذرے تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ اگر تو دنیا میں فلمیں ہی دیکھتا رہا تو قبر میں نمازوں کا خیال کیسے آئیگا۔

اللہ تعالیٰ تجھے سمجھ عطا کرے۔ ہمیشہ نیکوں کا دوست بن دنیا میں جس کے ساتھ تیری دوستی ہوگی قیامت میں انہی کے ساتھ تیرا حشر بھی ہوگا قرآن شریف میں آتا ہے۔

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ○

(ترجمہ) بعض دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے لیکن جو پرہیزگار ہیں۔ ان کی دوستی

قائم رہے گی۔

معلوم ہوا نیکوں کو دوست بنانا ہی مفید ہے۔ خدا کرے آپ کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن سوائے نیک لوگوں کے اور کسی کی دوستی کام نہیں آئیگی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور مجھے متقی بنائے اور متقی لوگوں کی دوستی عطا فرمائے۔ بُرے لوگوں کی صحبت دے۔

وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (ترجمہ) یارب العالمین ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کر اور ہمارا حشر پرہیزگاروں کے ساتھ ہو۔

ایسی دعائیں مانگنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ اگر کسی کے ساتھ دوستی پیدا ہو جائے تو بندہ اُسی کی تعریفیں بیان کرتا رہتا ہے۔ علمائے اہل سنت کا وعظ کیا ہوتا ہے۔ حضور کی صفتیں بیان کرنا۔ آپ کی شان کا اظہار کرنا ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ تو ہر وقت میری تعریفیں ہی بیان کرتا رہتا ہے۔ میرا کوئی عیب کیوں نہیں بیان کرتا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں تیرا دوست ہوں۔ مجھے صرف آپ کی خوبیاں ہی نظر آتی ہیں۔ عیب نظر نہیں آتے۔ دوست کو تو صرف خوبیاں ہی نظر آئیں گی۔ عیب پوچھنے ہوں تو کسی دشمن سے پوچھئے۔ مجھے عیب نظر نہیں آ سکتے۔ علمائے اہل سنت حضور کے غلام ہیں۔ وہ تو اُن کا وسیع علم حضور کے اختیارات اور آپ کی شان ہی بیان کرینگے ؎

زبان تا بود در دہاں جائے گیر
ثنائے محمدؐ بود دلپذیر

(ترجمہ) جب تک زبان منہ میں چل سکتی ہے۔ اُس وقت تک حضور پاک کی صفت و ثنا ہی بیان ہوتی رہے گی۔

حضور کے زمانہ میں ایک مرتبہ بڑی خوفناک آواز سنائی دی۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آواز کیسی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ آواز ایک پتھر کے گرنے کی ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے۔ یہ پتھر تحت الثرا کی طرف جا رہا تھا۔ اب وہاں گرا ہے۔ یہ اُس کی آواز ہے۔ جس کی نظر تحت الثرا تک جا پہنچے۔ آج کوئی ان کا علم بیان کرے اور کہے کہ ان کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کتنی بے ادبی اور حماقت ہے۔

بے ادب لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو نو کوس کے فاصلہ سے یوسف علیہ السلام کے کنوئیں میں گرنے کی خبر نہیں آئی تھی مگر یہ کیوں نہیں بیان کرتے کہ جب بشیر مصر سے حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ لیکر چلا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں فرمایا کہ آج مجھے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آرہی ہے۔

یہ بے ادب لوگ ہمیں بتائیں کہ کیا یوسف علیہ السلام کو کنعان کا راستہ بھول گیا تھا۔ وہ خود بخود کیوں اپنے باپ کے پاس نہیں آگئے۔ جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ تھا۔ ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ کنوئیں میں گرنے کا حادثہ بھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس لیے نہ بتایا کہ بتانے کا حکم نہ تھا۔

اے عزیزان۔ کشف المحجوب تو پڑھ کر دیکھو۔ جس میں سرتاج اولیاء حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک شخص کو حج کرنے کا شوق ہوا۔ اُس کی والدہ نے اپنی خدمت کے لیے کہا اور سفر پہ روانہ ہونے سے منع کیا۔ مگر وہ چلا گیا۔ ایک بزرگ علیہ اللہ تھے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اس ارادے سے کہ جب بیدار ہونگے تو اُن سے اجازت لے کر آگے جاؤنگا۔

بیدار ہوتے ہی اس بزرگ نے فرمایا کہ مدینہ کے راہی تیرے لیے سرکار مدینہ کا فرمان آگیا ہے۔ کہ ماں کا حق نگاہ میں رکھ۔ یہ حج کرنے سے بہتر ہے۔ جب یہ حکم سنا تو وہ شخص واپس آیا۔ حج کرنے کے لیے نہیں گیا اور اپنی والدہ کی خدمت میں مشغول ہوا۔

اے واعظ کوئی عقل کی بات بیان کر جب حضور کے غلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی سو کوس کے فاصلہ سے لڑائی ہوتی دیکھ کر حضرت ساریہ کو فرماتے ہیں۔ یا ساریۃ الی الجبل ۔ تو تو خود حضور کے متعلق کیوں کہتا ہے۔ کہ ان کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں تھا۔ ؎

غلام جنہاں دے کئی سو کوہاں خبر پہنچادن دوروں

توں کیہہ جانے علم نبی نوں کتنا بخش حضوروں

فاروق اعظم نے مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے ساریہ کو آواز پہنچادی ۔ آواز دیواروں سے گذر گئی۔ پہاڑوں سے گذر گئی۔ کھجوروں کے باغوں نے نظر کو نہ روکا۔ دیکھ بھی لیا۔ آواز بھی پہنچادی اور ساریہ نے سن بھی لی۔ جن کے غلام اتنی دور سے دیکھ بھی لیں آواز بھی پہنچادیں اور جس کو آواز دی گئی وہ سن بھی لے۔ مدینہ پاک میں مسجد میں کھڑے سینکڑوں میلوں پر ملک ایران میں آواز پہنچ جائے۔ اب بتاؤ۔ جب غلام اس مرتبے کے ہیں۔ تو پھر آقا کا کیا مقام ہوگا۔ آقا کے دیکھنے کی حد کیا ہوگی۔

کلام پاک میں آتا ہے عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ (ترجمہ) اور میں تمہیں خبر دوں کہ تم جو کچھ کھا کر آئے ہو اور جو کچھ چھوڑ آئے ہو۔ کھائی ہوئی اور رکھی ہوئی چیز عیسیٰ علیہ السلام بتادیں ؎

حضرت عیسیٰ کھادی رکھی چیز جو جان ساری ۔۔۔ کیوں نہ جانے تی جنوں لے ہا نبیاں دی سرداری

تو خیال کرو وہ جو ماں کے کہنے پر نہیں چلا اُسے مدینہ پاک سے پیغام بھیج دیا۔ اگر علم نہ تھا۔ خبر نہ ہوئی تھی تو پیغام کیسے بھیج دیا۔ معلوم ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ جو اللہ کے کہنے پر نہیں چلا۔ ایک ولی اللہ کے کہنے پر چلے گا۔ وہاں پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے پیغام پہنچا بھی دیا۔ پیغام تو وہی بھیج سکتا ہے جو جان لے کہ یہ فلاں ولی اللہ کا عقیدتمند ہے۔ اُسکو نہیں بھیجا۔ بلکہ ولی اللہ کو بھیج دیا۔ اس مقام پر ذرا سوچ تو سہی کہ سیدالانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے کہ نہیں۔ شان بڑا۔ علم بڑا۔ اختیار بڑا۔ نہ علم کی انتہا نہ درجے کی اور نہ ہی اختیار کی۔

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔ ولایت کی انتہا۔ نبوت کی ابتدا ہوتی ہے۔ اگر کوئی پرائمری پاس ایم اے کی کتابیں پڑھنا چاہے تو اُستاد کہیں گے کہ ان کتابوں کا علم تیرے علم سے بہت اونچا ہے۔ تیری اتنی تعلیم نہیں کہ تو ان کو سمجھ سکے۔

سید علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں کہ نبی کا ایک سانس ولی کے تمام زمانوں سے افضل ہے یعنی نبی کا ایک سانس۔ ولی کی ساری عمر سے افضل ہے

حضرت بایزید بسطامی سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ نبی کا مقام کیا ہوتا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ میں نے جس کو سمجھا ہی نہیں اُسے بیان کیا کروں۔ یہ واقعہ کشف المحجوب میں حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے درج فرمایا ہے۔ وہ لوگ جو حضور کے علم کے متعلق جزوی کلی کا پیمانہ بناتے پھرتے ہیں کیا ان کو حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے برابر علم ہے

حضور تو شب معراج میں وہاں پہنچے جہاں کوئی نہیں پہنچا۔ سب سواریاں سامنے

میں ہی خشک کر رہ گئیں حضور ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں سے آجانا آئی سے

رکے شاہ تو پردے سے آ دا نہ آئی
تو پردے میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سے

اور غیب آپ سے نہاں ہو گیا
جب خدا ہی نہ چھپا آپ پر کروڑوں درود

کوئی ہمیں بتائے کہ آپ نے کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ پھیر دیا ہو۔ جو کوئی در دولت پہ آیا با مراد ہو کر گیا۔

ایک مرتبہ جنگ میں ایک صحابی کی آنکھ نکال دی گئی۔ وہ آنکھ کی پتلی ہتھیلی پہ رکھے حاضر ہوا۔ عرض کیا حضور آنکھ نکال دی گئی۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے لب مبارک آنکھ کی پتلی کو لگائی اور وہیں رکھ دی۔ آنکھ جوں کی توں ہو گئی۔ سبحان اللہ۔

ایک بازو کٹا حاضر ہوا۔ کٹا ہوا بازو وہیں رکھ جوڑ دیا۔ یہ ہیں لب مبارک کی کرامات۔

کنوئیں کا پانی کھاری تھا۔ لب مبارک ڈال کر کملی والے نے کنوئیں کا پانی میٹھا ہو گیا۔

ایک بڑھیا نے عرض کیا حضور تھوڑا سا پسینہ عنایت فرمائیں۔ میرے گھر میں عطر نہیں ہے۔ حضور کا پسینہ کفایت کریگا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے پسینہ عطا فرمایا۔

حضور کا بستر چمڑے کا تھا۔ عورتیں بستر پر سے پسینہ پونچھ کر جمع کر لیتیں۔ بس یہ عطر ایک مرتبہ کا لگایا ہوا ساری عمر ختم نہیں ہوتا تھا۔ خوشبو تا عمر قائم رہتی تھی۔

حضور کی خدمت میں کوئی سائل ایسا نہ آیا جو خالی گیا ہو۔

ایک جنگ میں اصحابِ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی نہیں ملتا۔ آپ نے پانی کے ایک پیالے میں اپنا دست مبارک رکھ دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ پیالے میں سے ہی نہریں جاری ہو گئیں۔ فوجوں نے پانی پیا۔ گھوڑوں اور اونٹوں نے اپنی پیاس بجھائی۔ مشکیں بھر لی گئیں پھر بھی پانی ختم ہونے میں نہ آیا۔

ایک مقروض صحابی حضور کے دربار میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا حضور میرے میرے گھر میں کھجوریں کم ہیں اور قرض خواہ زیادہ ہیں۔ اگر حضور تشریف لے چلیں تو حضور کے قدموں کی برکت سے میرا قرض بے باق ہو جائیگا۔ قرض خواہ سنگدل تھے۔ کہنے لگے قرض تو ہم پیسہ پیسہ لیں گے۔ پائی تک معاف نہیں ہو گا۔ آپ نے فرمایا۔ بھئی چھوڑنے کو کون کہتا ہے۔ دام دام لیجئے۔ حضور نے فرمایا تولنا شروع کرو۔ قرض خواہ اپنا اپنا قرض لیکر چلتے بنے مگر کھجوریں ابھی تک باقی تھیں۔

ایک بی بی صاحبہ حضور کی خدمت میں دودھ کی نذر لائیں۔ آپ نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ تمام اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ ان کی تعداد اس وقت ستر تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ دودھ تو میرے لئے بھی کافی نہیں۔ مگر حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ چلے گئے اور سب کو ساتھ لے آئے۔ فرمایا۔ باری باری سے پلاتے جاؤ۔ سب کے سب پی چکے تو حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تم بھی پی لو۔ وہ بھی سیر ہو کر پی چکے تو آپ نے فرمایا خوب پیٹ بھر کر پی لو۔ تم نے خیال کیا تھا کہ دودھ تھوڑا ہے یہ تو میرے لئے بھی کافی نہیں۔ (اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فرماتے ہیں) ؎

کیوں جناب ابو ہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

جس طرح حضور نبیوں کے سردار ہیں۔ اُسی طرح ان کے اختیارات بھی بڑے ہیں۔ جسے چاہیں۔ جتنا چاہیں۔ جسکو چاہیں عنایت فرمائیں۔

ایک عورت حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کیا مجھے مرگی کی مرض ہے حضور دعا فرمائیں۔ مجھے شفا ہوجائے۔ میں دعا کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ اگر آج کل کا کوئی مولوی ہوتا تو کہتا جاؤ بی اللہ سے مانگ۔ غیر خدا سے مانگنا شرک ہے۔ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ تھی سُنّی۔

سُنّی مذہب کے پیرو۔ بزرگوں کے خادم۔ اولیاء اللہ کے غلام ہوتے ہیں حضور نے فرمایا اگر ہم تجھے جنت دیدیں۔ عرض کیا یارسول اللہ اگر جنت مل جائے تو اور کیا چاہیئے بے شک دعا نہ فرمائیں۔ مگر بیماری کی حالت میں میں بے ہوش ہوجاتی ہوں۔ آپ دعا فرمایئے کہ بے ہوشی کی حالت میں میرا بدن ننگا نہ ہونے پائے۔ حضور نے دعا فرمائی۔ اور وہ مائی چلی گئی۔ اس کے بعد بے ہوشی میں بھی اس کے کپڑے اس کے بدن کو ننگا نہ ہونے دیتے تھے۔ سبحان اللہ! کیا دعا ہے اور کیا دینداری ہے اور اس مائی کے کیسے پاکیزہ خیالات تھے۔ اور آج کی مستورات کو دیکھو جو ننگے سر اور باریک کپڑے پہن کر بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں۔ اور کسی سے شرم و حیا نہیں کرتیں۔

ایک دن اتفاق سے اس مائی کا گذر ادھر سے ہوا۔ جہاں صحابہ کرام مسجد نبوی میں بیٹھے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ وہ دیکھو جنتی [illegible] ئی۔ صحابہ کرام نے عرض کی وہ کیسے تو عبداللہ بن عباس نے کہا جنت کا وعدہ اس سے حضور نے فرمایا تھا۔ اس لئے یہ مائی جنتی ہے۔

صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ جس کے ساتھ حضور وعدہ کر دیں۔ وہ جنتی ہو جاتا ہے برادران اسلام غور کیجئے جو جنت دے سکتے ہیں۔ تو دنیا کی ان کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ سجدہ خدا کا ہی ہے در۔ نہیں اور کوئی مفر مقر۔

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ دریائے رحمت جوش میں آیا۔ فرمایا۔ ربیعہ مانگ جو تو چاہتا ہے سہ

مانگ ربیعہ جو تو چاہو مرضی حضرت نے فرمایا

عرض کیا۔ حضور! مجھے تو چیز دل کے مالک سے محبت ہے۔ مجھے سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہئے۔ مجھے تو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ساتھ چاہئے۔ قیامت کے دن میں بھی وہیں ہوں جہاں آپ ہوں سہ

نہ خواہش جنت کی ہے نہ حور کی آرزو
بستر فقیر کا ہو تیرے در کے سامنے

فرمایا ربیعہ کچھ اور بھی مانگ۔ عرض کیا۔ مجھے صرف اللہ کا رسول ہی چاہئے ہیں اور کوئی چیز نہیں چاہتا۔ معلوم ہوا! حضور سب کچھ دے سکتے ہیں۔ جو کچھ کوئی مانگے۔ جتنا چاہیں دے سکتے ہیں۔ اس وقت حضور کی تعریف میں ہزار در ہزار مسائل قطار باندھے سامنے ہیں۔ لیکن وقت کم ہونے کی وجہ سے ملتوی کرتا ہوں سہ

زباں تا بود در دہاں جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

جس ہستی پاک کی تعریف خود خداوند تعالیٰ کرے۔ بندہ کو کیا طاقت ہے کہ اس کی تعریف کر سکے سہ

ہے انہیں کے دم قدم کی باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا وہ نہ ہوں عالم نہیں

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔ ایک شخص کو وراثت میں بہت سا مال ملا۔ اس نے سنا کہ ایک شخص کے پاس

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں۔ اپنا مال دے دیا اور بال مبارک خرید لئے۔ حضور داتا صاحب فرماتے ہیں۔ تو وہ سودا کرتے ہی اللہ کا ولی ہو گیا دیکھئے بعض سودے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ سودا کرتے ہی بندہ ولی اللہ ہو جاتا ہے۔ اب بتایئے اس شخص کو حضور سے کتنی محبت ہوگی جو اپنی ساری جائداد دے کر آپ کے بال مبارک خرید لے۔ اور مرتے وقت وصیت کی یہ بال مبارک میرے منہ میں رکھ کر دفن کرنا۔ سید علی ہجویری فرماتے ہیں جس جگہ اس کی قبر تھی لوگ وہاں جا کر اپنی حاجتیں طلب کرتے تھے۔

یاد رکھو۔ نہ بندے ایک جیسے ہوتے ہیں نہ ان کے بال۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور کے ناخن رکھے ہوئے تھے جب وفات کا وقت قریب آیا، وصیت کی کہ حضور کے ناخن میری آنکھوں پر رکھ کر دفن کرنا۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھیں۔ جب آپ کی والدہ کا انتقال ہوا تو حضور سے درخواست کی۔ کہ آپ اپنا پہنا ہوا کپڑا عطا فرماویں۔ تاکہ میں اس کپڑے کو اپنی والدہ کے کفن میں رکھوں۔ تاکہ باعث آرام ہو۔ کیا اچھا عقیدہ تھا۔ کہ کپڑا رکھنے سے مولا کی کرم نوازیاں ہو جائیں گی۔ ذرا غور فرماؤ۔ کپڑا کس نے مانگا۔ مدینۃ العلم نے۔ جس کے بارے میں حضور اکرم رؤف الرحیم نے فرمایا۔ جس کے علم کے سامنے تمام علمائے کرام اور اولیائے عظام کے علوم سورج کے سامنے چراغ ہیں۔ ان کے بارے میں حضور نے فرمایا۔ ؎

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔

ترجمہ (میں علم کا شہر ہوں۔ اور حضرت علی اس کے دروازے ہیں)

جب حضور کی صاحبزادی بی بی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا۔ تو حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پہنا ہوا ایک کپڑا دیا اور فرمایا اسے

کفن میں رکھ دو۔

سن لیجئے! برادران اسلام نہ بدلے ایک جیسے نہ کپڑے ایک جیسے۔ ایک دن آپؐ گھر میں تشریف لائے۔ آپ کے کپڑے بالکل خشک تھے۔ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر کتنی بارش ہو رہی ہے۔ لیکن آپ کے کپڑے گیلے نہیں ہوئے۔ کیا بات ہے۔

فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری چادر تمہارے سر پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تم اللہ کی رحمت برستی دیکھ رہی ہو۔ یہ سب اس چادر کی برکت ہے۔ کہ تمہیں رحمت کی بارش یاران رحمت نظر آرہی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔ میرا کرتہ لے جاؤ۔ اور میرے باپ کی آنکھوں پہ ڈال دو (فَاْتِ بَصِیْرًا) آنکھیں روشن ہو جائینگی۔ کرتا بھیجنے والے نے پہلے ہی بتا دیا۔ کرتے نے جو کام بعد میں کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اگر نبیوں کو علم دیا ہے۔ تو یقیناً ولیوں کو بھی دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھی اولیائے کرام کی نگاہ باطن دیکھنے کی توفیق دے۔

ذرا حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پڑھ کر دیکھئے کشف المحجوب میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک لڑکا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر سے گذرا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ یا اللہ جس طرح اس لڑکے کو شکل اچھی دی ہے۔ ایسے اچھے عمل کرنے کی توفیق بھی دے۔ اللہ والے کی فیض رساں نظر کا پڑنا تھا کہ وہ حسین جمیل نوجوان قدموں میں آگرا اور کلمہ پاک پڑھنے لگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں میں سے ایک ولی ہوگیا۔ اللہ کے دوستوں کی نگاہ تجھے بھی اللہ کا دوست بنا سکتی ہے۔ بس کانٹا بدلنے کی دیر ہے۔ جب کانٹا بدل جائے گا۔ کراچی جانے والی گاڑی لاہور کی طرف مڑ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے تاکہ ہم دلیوں کے مرتبہ کو سمجھ سکے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

شہر لاہور میں ایک مائی نے مولوی محمد علی کی مسجد میں بجلی کا پنکھا لگوا دیا۔ رات کو خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمایا۔ مدینہ شریف آؤ۔ وہ مائی کراچی چلی گئی۔ حج دفتر کے ملازموں نے پوچھا کیا تیرا نام کا قرعہ نکلا۔ اس نے کہا قرعہ کیسا۔ میں نے تو درخواست بھی نہیں دی تھی مجھے سرکار مدینہ نے خود بلایا ہے۔ اور مجھے ضرور جانا ہے۔ افسر۔ سرکاری ملازم۔ جو بغیر قرعہ نکلے بھیج نہیں سکتے۔ متاثر ہو گئے۔ اور جہاز کا ٹکٹ اس مائی کو دے دیا۔ مائی کو حج نصیب ہوا۔ زیارت روضہ پاک حضور پرنور اس کی آنکھوں نے کی۔ مدینہ پاک میں حضور کی خدمت میں کئی دن گذارے۔ ابھی تک وہ خوش نصیب مائی زندہ ہے ؎

اس گلی کا گدا ہوں جس میں

مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

شہر سیالکوٹ کا ایک شخص جو معماری کا کام واجبی ہی جانتا ہے۔ حج کرنے گیا۔ بغداد شریف اور کربلا معلیٰ ہوتا ہوا۔ مدینہ پاک جا پہنچا۔ روضہ پاک پر حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کاریگر تو ہوں نہیں مگر حاجتمند ہوں۔ آپ کی مسجد کا کام ہو رہا ہے۔ مجھے بھی کام پر لگائیں۔ سعادت عطا فرمائیں۔ اٹھا۔ کام کرنے والوں کے قریب جا کھڑا ہوا۔ کاریگروں نے پوچھا معماری کا کام جانتے ہو۔ جواب دیا۔ ہاں کچھ تو جانتا ہوں۔ انہوں نے کل کام پر آنے کو کہا۔ پچیس روپیہ یومیہ ملے گا۔ ایک اچھے کاریگر نے شکایت کر دی کہ یہ کاریگر اچھا کام نہیں جانتا۔ افسر دیکھنے کو آئے۔ کام پاس ہو گیا۔ بھلا جسے خود حضور کام پر لگائیں اسے کون ہٹا سکتا ہے ؎

فضل اُنہاں دیاں بخشن ناہیں گنہگار وایاں
بڈھی وانگ جنہاں فریاداں پیراں تیک پہنچایاں

ایک دفعہ وہی مستری مجھے ملنے کے لئے یہاں لاہور آیا۔ لمبی لمبی نورانی ڈاڑھی روشن چہرہ۔ میری پہچان میں نہ آیا۔ کہنے لگا میں وہی مستری ہوں جسے خود حضور نے اپنی مسجد کے کام پر لگایا ہوا ہے۔ لڑکوں کی شادیاں کی ہیں۔ اب اُن کی بیویوں کو لے کر مدینہ پاک جا رہا ہوں۔ کیا خوش نصیب ہیں وہ لڑکیاں جنہیں سرکار مدینہ کے ہمسایہ میں گھر مل گیا ؎

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

جب میرے پیشوا حضرت بابا فضل نور رحمۃ اللہ علیہ وقت وصل قریب آیا مجھے فرمایا۔ قریب ہو جاؤ۔ کہا۔ میری قبر کہاں بناؤ گے۔ عرض کیا۔ جہاں آپ فرمائیں کہنے لگے میرے قبلہ کعبہ میرے پیر و مرشد کے دروازے کے سامنے۔ وہ قبرستان تین سو سال کا پرانا ہے۔ دروازے کے سامنے کی جگہ کھود کر دیکھی تو خالی تھی۔ کوئی قبر پہلے سے وہاں نہ تھی۔ آپ کی خوش نصیبی دیکھئے۔ پیدا ہوئے ہوتی مردان۔ ساٹھ سال دربار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ میں نوکری دیتے رہے۔ اور دفن ہوئے اپنے پیر کے دروازے پر ؎

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

یہ نصیب اللہ اکبر! سوچنے کا مقام ہے۔

جن لوگوں نے اللہ کے دوستوں کا ادب کیا کمال تک پہنچ گئے۔ حضرت بابا جی صاحب سادہ چک میں عرس کے دن سے ایک ماہ پہلے پہنچ جاتے۔ مزار کے ارد گرد جھاڑو

دیتے تھے۔ مسجد کی صفائی کرتے۔ بیٹھک کو جھاڑ پونچھ کر صاف ستھرا کر دیتے تھے مسجد میں بیٹھے رہنا۔ کم سونا۔ بات چیت بہت کم کرنا۔ بس اللہ اللہ کرتے رہنا۔ انکا وطیرہ تھا۔

انعام کیا ملا۔ اپنے پیر کے پہلو میں۔ روضۂ مرشد کے سامنے انکا روضہ بنا۔

جہاں تک مردِ خدا کی نگاہ کام کرتی ہے۔ خود مردوں کی نہیں کرتی۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو حضور کے علم اور اختیارات کا اندازہ کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں کوئی پوچھے سیشن جج کے حکم سے پھانسی ہو جاتی ہے یا نہیں۔ سنو کوئی ڈپٹی ہو۔ کمشنر ہو۔ گورنر ہو اور اسے اختیار کوئی بھی نہ ہو تو وہ کیا کام کر سکے گا۔

اے بے نصیب مولویو جو حضور کے علم کی نفی کرتے ہو۔ انہیں بے اختیار کہتے ہو۔ جب تم تحصیلدار، ڈپٹی کمشنر سیشن جج کا اختیار مانتے ہو تو اللہ کے نبیوں اور اللہ کے ولیوں کا انکار کیوں کرتے ہو ؎

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حضور داتا صاحب بتاتے ہیں کہ اللہ تعالے نے اپنے دوستوں کو جہاں کا دلی بنایا ہے۔ اور ملک کا انتظام ان کے حوالے کر دیا ہے ؎

اے گنج بخش گنجِ ہدایہ بخش
کز رنج و غم رہا نمرا فتاب

آمین ثم آمین

عطا کن یا خدا قرب حضوری — طفیل شیخ فضل النور نوری

وعظ پنجابی

زندگی اُتے کدی بھروسہ نہ کریار پیارے — فانی دنیا دے وچ فانی رہن والے سارے

زندگی سمجھ غنیمت بندیا کر لے یاد الٰہی — خبر نہیں کس ویلے ایتھوں ہووے راہی

اس دنیا تے پیدا ہو کے مالک بنے بتیرے — موت آئی کجھ پیش نہ چلی کر گئے قبریں ڈیرے

شاہ سکندر سب دنیا تے کر حکومت شاہی — موت آئی دو ہتھ خالی لے کر ہو گیا راہی

بناں عمل دے اس دنیا وچ کماں نہیں کوئی تیرا — اے مسافر چھڈ دے غفلت کر کجھ عمل چنگیرا

یاد خدا دی یاد خدا دی رہ ہمیشہ کردا — چھڈ فضول کماں نوں کر لے خرچ بنا ویرا

اس دنیا تے پھیر دوبارہ آنا نہیں ہے تیرا — چنگے عمل کما لے بندیا تیرا سفر لمیرا

امارت کے بیان میں

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ

اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

حدیث ۱

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ میں کسی کی اطاعت نہیں۔ اطاعت صرف بھلائی میں ہے۔ (مسلم بخاری)

حدیث ۲

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَّ

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے حضرت ابوذر سے فرماتے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے حاکم کیوں نہیں بنا دیتے فرماتے ہیں کہ حضور نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا پھر فرمایا

إِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اے ابوذر تم کمزور ہو اور حکومت امانت ہے اور وہ قیامت کے دن رسوائی و ندامت ہے سوائے اسکے اسے حق سے لے اور وہ ذمہ داریاں پوری کرے جو اس میں ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ اُن سے فرمایا کہ اے ابوذر میں تم کو ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ تم نہ تو دو شخصوں پر حاکم بننا اور نہ یتیم کے مال کا ولی بننا۔ (مسلم)

حدیث ۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگوں میں بہترین شخص اسے پاؤ گے جو اس حکومت سے سخت متنفر ہو حتیٰ کہ اس میں حیا ہو جائے۔ (مسلم بخاری)

حدیث ۴

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگاہ رہو تم سب چرواہے ہو اور تم سب سے اپنے ماتحت چرنے والوں کے متعلق سوال ہوگا پس خلیفہ یا بادشاہ جو لوگوں پر حاکم ہے وہ چرواہا

رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ اور مرد اپنے گھر والوں کا چرواہا ہے۔ اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر اس کی اولاد کی نگران ہے اور اس کے متعلق پوچھی جائیگی۔ مرد کا غلام اپنے مولیٰ کے مال پر ذمہ دار نگران ہوگا اور اس کے متعلق پوچھا جائیگا خبردار تم سے ہر ایک چرواہا ہے اور تم سب سے اپنی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ (مسلم بخاری)

حدیث ۵ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ یَسْتَرْعِیْهِ اللّٰہُ رَعِیَّۃً فَلَمْ یَحُطْهَا بِنَصِیْحَۃٍ اِلَّا لَمْ یَجِدْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے انہی سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ نہیں ہے کوئی بندہ جسے اللہ تعالےٰ کسی رعیت کا والی بنائے پھر رعایا کی خیرخواہی سے حفاظت نہ کرے مگر وہ جنت کی خوشبو نہ پائیگا۔ (مسلم بخاری۔ (مشکوٰۃ)

حدیث ۶

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْهِ وَمَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہی جو میری اُمت کے کسی کام کا والی ہو پھر وہ اُن پر مشقت ڈال دے تو اُس پر مشقت

أُمَّتِي شَيْئًا كَمَا فَرَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حدیث ۷

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ
عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ
يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ
الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ
وَأَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حدیث ۸

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ
مِنْ خَلِيْفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ
بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
تَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ
بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ
مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ. رَوَاهُ بُخَارِيٌّ)

حدیث ۹

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ

ڈال اور جو میری امت کی کسی چیز کا والی ہو پھر
مہربانی کرے تو تو مہربانی کر۔ مسلم

ترجمہ حدیث ۷

روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن
عاص سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ انصاف والے حکام
اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہونگے رب
کی داہنی طرف اور رب کے دونوں ہاتھ داہنے
ہیں وہ لوگ جو اپنے حکم میں اپنے بال بچوں میں
اور جنکے حاکم ہوں انہیں انصاف کریں۔ مسلم

ترجمہ حدیث ۸

روایت ہے حضرت ابوسعید سے فرماتے ہیں
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ بنایا
کوئی خلیفہ مگر اس کے دو مشیر ہوتے ایک مشیر
تو انہیں بھلائی کا مشورہ دیتا ہے اس کی
رغبت دیتا ہے اور دوسرا مشیر انہیں برائی
کا مشورہ دیتا ہے اسکی رغبت دیتا ہے محفوظ
وہ ہے جسے اللہ بچائے۔ (بخاری)

ترجمہ حدیث ۹

روایت ہے حضرت ابوبکرہ سے فرماتے ہیں کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَھْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْھِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ فارس والوں نے اپنا بادشاہ کسریٰ کی بیٹی کو بنالیا ہے تو فرمایا وہ قوم کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ (ہمیشہ ناکام نامراد رہے گی) جنہوں نے اپنے کام کا حاکم عورت کو بنایا۔ بخاری

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

یاد اللہ دی کرنے پاروں ملدا قرب الٰہی
یاد اللہ دی پاروں ہوسے دل دی دور سیاہی

یاد اللہ دی پاروں بندہ دو جگ عزت پاندا
یاد اللہ دی کرنے والا اعلیٰ درجے پاندا

یاد اللہ دے باجھ نہ ہرگز ولی خدا دے بندے
یاد اللہ تھیں اک دم غافل کدے نہیں ہرگز ہندے

یاد اللہ دی سرمایہ اصل ایمان دا جانی
یاد اللہ تھیں حاصل ہوندی اعلیٰ ہے سلطانی

یاد اللہ دی عمل نامے وچہ نیکیاں جا لکھاوے
یاد اللہ دی بدیاں والا دفتر صاف کرادے

یاد اللہ دی کرنے والا ولی خدا دا ہوندا
مرنے ویلے غافل بندہ کر افسوس ہے روندا

یاد اللہ تھیں ہر اعضاء نوں اک دم رکھ نہ خالی
پہنچی جھک جھک تے وچہ سجدے میوہ والی ڈالی

جھوٹ کے بیان میں

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ

حدیث ۱

عَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ لِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ)

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت ام معبدؓ سے کہ وہ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے سنا کہ اے میرے اللہ میری زبان کو جھوٹ سے پاک رکھ۔

حدیث ۲

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے حضرت ابوسعید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ (ترمذی)

کہ سب سے اچھا جہاد اُس شخص نے کیا جس نے ایک ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہہ دی۔

حدیث ۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ۔

(مسلم باب بیان غلظ تحریم)

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت ابو ھریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کے ساتھ خداوند کریم قیامت کے دن بات نہیں کریگا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ اور حضرت معاویہ کہتے ہیں کہ (نہ) اُن کی طرف دیکھے گا۔ اور وہ سخت عذاب میں مبتلا ہونگے ایک بڈھا زانی۔ دوسرا بادشاہ جھوٹ بولنے والا اور تیسرا فقیر تکبر کرنے والا۔

حدیث ۴

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ

ترجمہ حدیث ۴

روایت ہے حضرت ابو امامہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اُس کے لئے بہشت کے گوشہ میں ایک گھر کا ذمہ (دار) ہوں۔ جو حق بجانب ہونے کی صورت میں بھی جھگڑے کو ترک کردے اور اُس شخص کے لئے بہشت کے درمیان ایک گھر کا ذمہ دار

كَانَ مَازِحًا ،
(ابوداؤد باب فی حسن خلق)

ہوں جو مزاح کی صورت میں بھی کبھی
جھوٹ نہ بولے ۔

حدیث ۵

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِی
صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ
الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ
بِهٖ ۔ (ترمذی باب ما جاء فی الصدق
والکذب)

ترجمہ حدیث ۵

روایت ہے حضرت ابن عمرؓ سے ۔ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
جب بندہ جھوٹ بولے فرشتہ ایک
میل دُور ہو جاتا ہے بسبب اسکے اس
عمل کے ۔ (ترمذی ۔ باب ما جاء فی الصدق والکذب)

حدیث ۶

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ
وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ
أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ
(بخاری باب قول واجتنبو قول الزور)

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت ابوھریرہ سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔
کہ جو شخص جھوٹی اور واہی تباہی کی
باتوں کو نہ چھوڑے اور اُن پر عمل کرے
خدا اُس کے روٹی اور پانی چھوڑنے
کی پرواہ نہیں کرتا ۔

مطلب یہ کہ روزہ رکھ کر زبان کی حفاظت اگر نہ کی جائے تو روزے کا کیا فائدہ ۔

وعظ پنجابی

چنگیاں ماواں بچیاں تائیں نیکی طرف لگاون
جاہل ماواں بچیاں تائیں ہرگز نہ سمجھاون

چنگیاں ماواں اُٹھ سویرے فجر نماز اداون
جاہل ماواں چرکیاں اُٹھن لمہ نماز دہ جاون

چنگیاں ماواں بہت سویرے بچیاں نوں جگاون
جاہل ماواں اولاد اپنی نوں نماز نہ سکھاون

چنگیاں ماواں بچیاں تائیں علم قرآن پڑھاون
جاہل ماواں اپنے وانگوں بچے جاہل رکھاون

چنگیاں ماواں پنج نمازاں تھوڑوں پڑھن مدامی
جاہل ماواں جاہلاں والے کردیاں کم تمامی

چنگیاں ماواں بچیاں تائیں دینی علم پڑھاون
جاہل ماواں دے بچے ویکھے گڈیاں پیچ اڑاون

چنگیاں ماواں دے بچے اکثر مسجد جاندے رہندے
جاہل ماواں دے بچے اکثر جاہلاں وچ بہندے

چنگیاں ماواں دے بچے کردے نیکی دے کم سارے
جاہل ماواں دے بچے اکثر رہندے حالی اوارے

چنگیاں ماواں صاف تے ستھریاں کرن بچیاں تائیں
جاہل ماواں بچیاں تائیں صاف نہ رکھن کدائیں

چنگیاں ماواں دے بچے اکثر ہوندے بہت چنگیرے
جاہل ماواں دے بچے اکثر ہوندے بہت مندیرے

بچے معصوم ماں باپ جنہاندے کم کریندے چنگے
اُنہاں دے بچے رنگ نیکی وچ اکثر جاندے رنگے

پہلا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ہ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا ہ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا ط وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ۔ تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْھَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ہ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا ط اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وقفہ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ہ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۔ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ہ

دوسرا خطبہ

نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ط مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ط وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اما بعد

یا ایّہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ والرسول فانّہ من اطاعہما فقد رشد وھدیٰ ۵ ومن یعصہما فقد ضلّ وغویٰ ۵ قال اللہ تعالیٰ اِنّ اللہ تعالیٰ اِنّ اللہ وملٰئکتہ یصلّون علی النّبی ط یا ایّہا الّذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً ۔ اللّٰہم صلّ وسلّم علیٰ سیّدنا ومولینا محمّد واٰلہ وصحبہٖ وعلیٰ سائر الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین ۵ لا سیّما علیٰ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیّدنا امیر المؤمنین ابی بکر ن الصدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ وعلی الناطق بالحق والصواب سیّدنا امیر المؤمنین عمر بن الخطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلیٰ جامع اٰیات القراٰن سیّدنا امیر المؤمنین عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ وعلیٰ اسد اللہ الغالب سیّدنا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرّم اللہ وجہہٗ ۔ وعلیٰ ابنیہ الکریمین السعیدین الشہیدین سیّدنا الحسن وسیّدنا الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلیٰ اُمّہما سیّدۃ النساء سیّدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وعلیٰ سائر البنات الطّاہرات والازواج المطہّرات وعلی الصحابۃ والتابعین الیٰ یوم الدین ۔

اللّٰہم انصر الاسلام والمسلمین (تین بار) اللّٰہم اصلح الامام والامّۃ والراعی والرعیّۃ ۵ عباد اللہ رحمکم اللہ ط ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ وینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی ط یعظکم لعلّکم تذکّرون ولذکر اللہ اجلّ واعظم واکبر ۔

وعظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جیسے اللہ تعالٰی تمام جہانوں کا پروردگار ہے ویسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام تمام جہان کے لئے رحمت ہیں ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں ۔ میں نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسا خوبصورت نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ نہایت کھلا ہوا تھا ۔ آپ کا پسینہ موتی معلوم ہوتا تھا ۔ میں نے ریشم میں بھی آپکے جسم مبارک جیسی نرمی نہیں دیکھی ۔ اور مشک وعنبر میں بھی آپ کے بدن مبارک سے زیادہ خوشبو نہ لی ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے ایک چاندنی رات میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ۔ کبھی میں چاند کو دیکھتا ۔ کبھی آپ کو ۔ آپ کا حسن چاند کے حسن پر غالب تھا ۔

حضور انور جب رات کے وقت گھر میں تبسم فرماتے تھے تو گھر روشن ہو جاتا ۔

حضور پُر نور اپنے پیچھے سے ایسا دیکھتے جیسا سامنے سے دیکھتے اور اندھیرے میں رات کو ایسا دیکھتے جیسا کہ دن کے وقت روشنی میں دیکھتے ۔

ترجمہ۔ اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایوں کے البتہ نشانی ہے ڈٹ کی پلاتے ہیں ہم تمہیں اس چیز سے کہ بیچ پیٹوں ان کے ہے۔ اور تمہارے لئے ان میں اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔

پنجابی نظم

اے عزیزا بن مطلب دے کوئی نہیں سنگی تیرا
مطلب کارن تینوں ہر اک آکھے بیرا میرا

چھوٹے بچے ماں کرے دے آگو دی وچ کھڑے
وڈھے ہو کے ماواں والے کجھ خیال نہ کرے

چھوٹے بچے ماواں کولوں اک پل رہن نہ کلے
وڈھے ہو کے پھر نہ جاون ہر گز ماواں ولے

چھوٹے بچے ماواں تائیں رہن تاندے رہندے
وڈھے ہو کے ماواں کولوں ہو دے ڈاڈھے بہندے

چھوٹے بچے ماواں کولوں منتاں ہیں کراندے
وڈھے ہو کے مڑ ماواں کی خیر نہ پھیر پالے

چھوٹے بچے گودماواں دی وچ کرے دے ہن بہاراں
وڈھے ہو کے پھیر ماواں دیاں ہین نہ ہر گز ساراں

چھوٹے بچے ماواں کولوں لے لے خرچ کریندے
وڈھے ہو کے نہ تنخواہ ہین بہ مائی نوں دیندے

چھوٹے بچے نال ماواں دے بہت محبت کردے
وڈھے ہو کے شکل ماواں دی ویکھن کولوں ڈردے

کہے معصوم جو پیو سندی خدمت کرسن جہڑے
روز حشر دے شان انہاندے ہوسن بہت اچیرے

آیت:۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اس کے کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو۔

اے مسافر کھول اکھیں توں ویکھیں چار چوفیرے — کیہڑا ساتھی ہوسی تیرا اندر قبر ہنیرے
انہاں یاراں خویشاں وچوں ساتھی کوئی ناہیں تیرا — وچہ قبر دے ساتھی ہوسی کر کجھ عمل چنگیرا
پنجے وقت نماز ہمیشہ نال جماعت ادا کریں — مسجد روز جمعہ دے کر کے غسل سویرے جایا
بعد نماز فجر توں ہر دن پڑھو قرآن پیارے — سبھ تھیں ایہہ عبادت افضل آکھیا نبی سوہارے
سود بیاج نہ ہرگز کھاویں بے گناہ نے بھارا — وچہ قرآن منع فرماوے مالک پالن ہارا
گہنے گروی نے زمیناں نفع زراعت کھانی — ایہہ بھی بالکل سود برابر رزق نہ ہرگز جانی
اک بالشت زمین کسی دی ظلموں جو دبا سی — طوق بنا کے حشر زمین اوہ گل پائی جاسی
مزدوراں نوں مزدوری جلدی دیوو نبی فرماوے — خشک پسینہ ہونے کولوں پہلے دتی جاوے
حصے دیو زمین ہر شے تھیں دھیاں بہناں تائیں — وچہ پہلے چوتھے چونکہ دسیا اللہ سائیں
چھوڑ دکاں زمیناں اکے نوں تو قبر وچہ جانا — دھیاں تھیں دھے پتراں نوں کی تینوں نفع پہچانا
چھوڑ قانون کفاراں دا اہنے من قانون الہی — نہیں تے سخت عذاباں اندر ہوسی حال تباہی
جس نے تینوں سبھ تھیں اعلےٰ بے انسان بنایا — اس نے جو قانون بتایا تینوں پسند نہ آیا
چغلی غیبت کدے نہ کریو تے خوف خدا توں ڈریو — جاہلاں دی الی مجلس اندر قدم نہ ہرگز دھریو
اعرض عن الجاہلین وچہ قرآن دے آیا — منہ پھیر جاہلاں کولوں اللہ نے سمجھایا
جاہلاں نال لگائی جس نے دلوں محبت یاری — اوڑک جاہل بنسے تینوں جاہلاں مندی یاری
اندر قیامت یار یاراں سنگ ہوسن حشر دیہاڑے — چونکہ وچہ حدیث مبارک آکھیا نبی سوہارے

اَنْتُمْ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتُمْ خوش فرمان سنایا

ہوسی یار یاراں سنگ جس دن روز حشر دا آیا

آیت: اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ

دُونِہٖ اَوْلِیَاءَ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ۔

ترجمہ:۔

تابعداری کرو سب اسدی آکھیا رب ستارے — جو نازل کیتا حرف نسانڈی ہاک پالن ہارے

سوا اسدے ہور یاراں دی کرو نہ تابعداری — بہت تھوڑا ہے جو کردے تسیں شکر گذاری

ایہہ دنیا ہے کوئی دم دا میلہ اسی مسافر سارے — ایسے نیکی کرئیے نیکی لے نو چلن ہارے

پھر دوبارہ اس دنیاں تے آون نہیں ہے تیرا — حرص دنیا چھاڈ نہ تکے تینوں قبر اندھیرا

مرید نہ اسکے ہووو جہیڑے بدعتوں ہووے بیگانا — بدعت کرنہ غیر شرع نال اوچا دیکھ گھرانا

دیکھ مکان زیبتاں رتبیاں پیر نہ جانی چنگے — چنگے اوہ جو مرد خدا دے رنگ نبی دے رنگے

وڈے دیکھ زیبناں ڈیرے نہ پیلے سون مناوو — ویسے چھانیں چڑھے نسلا پھر اوکھے ہووو پھر اوو

نیک نمازی متقی کوئی اپنا پیر بناوو — ایسے پیراں جاہلاں کولوں اپنا آپ بچاوو

آپ جو راہ نہ جانن کھلا اس کی تینوں راہ لگانا — بے عمل بے دین نے تینوں کی ہے راہ سکھانا

مرید اسے نوں سمجھ بناندے پھر دا پیر بناندا — بھاویں ہر دن دا ہر جی اپنی بھجے پیر مناندا

تجھاں ایہاں ہوون بھانویں کمال انگ نہ کھایا — بھاویں ہر نے وشے رکھے ہوون وانگ سجایا

بھاویں نہ کراسو لاکھ ہووے بھانویں فقر الٰہی — کچھ نہ دیکھے آنا ہوکے سنے مرید شتابی

حضرت نوح نے بیٹے کا دن جدوں سوال سنایا — عمل نہیں اسکے ایہے اگوں رب سچے فرمایا

اج کوئی پیر مریداں کہندے سانوں لوڑ نہیں کائی — جو کچھ چاہو کھلی تسانوں اگلا فکر نہیں رائی

حدیث: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے پردہ جب کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہا بیٹھے گا تو تیسرا انکا شیطان ضرور ہوگا۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت قابل ستر ہے یعنی سر سے پاؤں تک پوشیدہ رکھنے کے قابل ہے۔ جب وہ اپنے پردہ سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔

فضائل زیارت قبور کے بیان میں

حدیث ۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اس بھائی کی قبر سے گذر کرے۔ جس کو دنیا میں وہ جانتا تھا۔ اور سلام کرے کہ وہ اس کو پہچان لیتا ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

حدیث ۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے۔ مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ اَبِیْهِ فَیَجْلِسُ عِنْدَهٗ اِلَّا اسْتَاْنَسَ بِهٖ حَتّٰی یَقُوْمَ۔

ترجمہ۔ کوئی ایسا آدمی نہیں کہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس بیٹھ جائے مگر یہ کہ وہ انس کرتا ہے۔ اس سے یہاں تک کہ وہ اٹھے۔

حدیث ۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

ترجمہ حدیث ۳۔ حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں کچھ قبروں پر گذرے تو ان کی طرف اپنا چہرہ پاک کیا۔ پھر فرمایا اے قبروں والو تم پر سلام ہو اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم پہلے اگلے ہو ہم تمہارے پیچھے۔ ترمذی اور فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث ۴۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ

ترجمہ حدیث ۴۔ حضرت محمد ابن نعمان سے وہ اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کرتے ہیں۔ فرمایا جو

وَاحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا۔

جو اپنے ماں باپ یا اُن میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ میں زیارت کیا کرے تو اُس کی بخشش کی جائے گی اور وہ بھلائی کرنیوالوں میں لکھا جائیگا۔ بیہقی شعب الایمان مرسلاً۔

حدیث ۹

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَاَبِي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

ترجمہ حدیث ۹۔

روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ میں اپنے اس گھر میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں یوں ہی چادر اتارے چلی جاتی تھی اور کہتی تھی ایک میرے زوج ہیں ایک میرے والد پھر جب حضرت عمر دفن ہو گئے تو رب کی قسم حضرت عمر سے شرم کے باعث بغیر کپڑا لپیٹے اس گھر میں نہ گئی۔ (احمد)

حدیث ۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج موسی علیہ السلام کی قبر پر گذرا۔ میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

حدیث ۱۱ طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ میری امت امت مرحومہ ہے۔ جب وہ قبر میں داخل ہوگی تو گنہگار ہوگی۔ اور جب وہ قبر سے نکلے گی تو بے گناہ ہوگی۔ ان کے لئے مومنوں کے استغفار

گناہ دور ہو جائیں گے۔ اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میری والدہ اچانک مر گئی ہے اور پھر اس نے وصیت نہیں کی اور میں گمان کرتا ہوں اگر اسے بات چیت کرنے کی مہلت ملتی تو تصدیق کرتی تو کیا اگر میں تصدیق کروں اس کو ثواب ہوگا (یعنی اس کی طرف سے) آپ نے فرمایا ہاں ثواب ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مسلمان کو اس کی موت کے بعد اس کی نیکیوں سے پہنچتا ہے وہ علم ہے۔ جو خلق میں پھیلایا گیا ہو یا نیک لڑکا چھوڑا ہو یا قرآن شریف چھوڑا ہو کہ لوگ اس کی تلاوت کریں۔ یا مسجد یا مسافر خانہ بنایا یا نہر جاری کی۔ یا صدقہ حالت صحت میں اپنے مال سے دیا تو بعد موت اس کو ملے گا۔ اور ابو نعیم نے سات چیزوں کو ذکر کیا۔ ان میں ایک کنواں کھودنا یا درخت لگانا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایک آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم دین کا کسی کو سکھائے اور وہ جاری رہے تو اس کا ثواب قیامت تک اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی گھر والا کہ کوئی شخص ان میں سے مرا اور اس کی طرف سے بعد موت تصدق کریں۔ مگر ہدیہ لے جاتا ہے اس کے لئے جبریل ایک طبق نور سے بھرا ہوا اور کھڑا ہوتا ہے اس کی قبر پر اور کہتا ہے اے گہری قبر والے یہ ہدیہ تجھ کو تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے۔ اس کو قبول کر تو وہ ہدیہ اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اس کے ہمسایہ غمگین ہوتے ہیں۔ کہ ان کی طرف کوئی ہدیہ نہیں بھیجا گیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص قبرستان میں داخل ہو بعدہٗ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۔ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھے اور جو کچھ پڑھا ہے ثواب اس کا اہل قبور مومنین اور مومنات کو بخشے تو تمام مردے قیامت کے روز اس کے لئے سفارش کریں گے ۔

امام ترمذی نے حدیث حسن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کا ذکر بہت کرو اور اس کو کثرت سے یاد کرو ۔ کیونکہ ہر روز قبر کہتی ہے میں تنہائی کا گھر ہوں اور مسافرت کا گھر اور مٹی کیڑوں کا گھر ہوں ۔ اور فرمایا جس وقت بندہ مومن کو دفن کیا جاتا ہے ۔ قبر اس کو مرحبا کہتی ہے تو سب سے زیادہ مجھے دوست تھا ۔ تو مجھ پر چلتا تھا ۔ اب میں تجھ پر والی کی گئی ہوں ۔ اب تو دیکھیگا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں ۔ تو جہاں تک میت کی نگاہ پہنچتی ہے ۔ قبر اس پر فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے بہشت کی طرف دروازہ کھولا جاتا ہے ۔ اور جب کافر اور فاسق دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسکو مرحبا نہیں کہتی اور سب آدمیوں سے زیادہ اس سے بغض رکھتی ہے اور کہتی ہے تو میری پشت پر چلتا تھا ۔ اب میں تجھ پر والی کی گئی ہوں ۔

اب تو دیکھے گا جو کچھ میں تیرے ساتھ کرونگی ۔ پس وہ اس پر بھینچتی ہے ۔ یہاں تک کہ اس کے سینہ کی پسلیاں ایک دوسرے کی جگہ نہیں رہتیں ۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ستر سانپ اس پر مسلط کئے جاتے ہیں ۔ اگر ایک ان میں سے زمین پر پھنکار مارے تو کبھی اس پر کوئی چیز پیدا نہ ہو ۔ تو وہ سانپ اس کو چمٹتے ہیں اور اس کے ڈنگ مارتے ہیں ۔ یہاں تک کہ حساب کا حکم ہو ۔ چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قبر بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے ۔ اور اس بارہ میں حدیثیں بہت ہیں ۔

فضائل زکوٰۃ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ

اے ایمان والو بے شک بہت پادری اور جوگی

لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ

لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے

اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَهَا

ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝ يَّوۡمَ يُحۡمٰى

میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سنا دو دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا

عَلَيۡهَا فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰى بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَ

جائیگا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور

ظُهُوۡرُهُمۡ ؕ هٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡنِزُوۡنَ ۝

پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا

فائدہ۔ احبار علماء یہود کا اور رہبان ان کے جوگیوں کا لقب تھا۔ ان آیات میں مسلمانوں

کے مولوی و پیر داخل نہیں۔ جیسا کہ آج کل بعض نابینوں نے سمجھا۔ کیونکہ یہ آیت صحابہ کے زمانے میں اتری۔ وہ حضرت کسی کا مال ناجائز طور پر نہ کھاتے تھے اور نہ کسی کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔

حدیث نمبر ۱

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ لَہٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّہَا اِلَّا اُتِیَ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْظَمَ مَا یَکُوْنُ وَاَسْمَنَہٗ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِہَا وَتَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِہَا کُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰیہَا رُدَّتْ عَلَیْہِ اُوْلٰہَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ حدیث ۱

روایت ہے حضرت ابوذر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرماتے ہیں ایسا کوئی شخص نہیں جس کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں ہوں جن کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ مگر وہ جانور قیامت کے دن اتنے بڑے اور موٹے جتنے ہو سکتے ہیں کر کے لائے جائیں گے۔ وہ اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور اپنے سینگ گھونپیں گے جب بھی آخری گزر جائے گا پہلا لوٹا جائیگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث ۲

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِہِمْ قَالَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاہُ اَبِیْ بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ حدیث ۲

روایت ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی قوم اپنا صدقہ لاتی تو آپ فرماتے الٰہی فلاں کی اولاد پر رحمتیں نازل کر میرے والد اپنا صدقہ لائے تو آپ نے فرمایا الٰہی ابی اوفی کی اولاد پر رحمت کر (مسلم، بخاری)

وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ.

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا صدقہ لاتا تو آپ فرماتے۔ الٰہی اس پر رحمت کر۔

حدیث ۳

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

ترجمہ حدیث ۳

روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں الآیہ۔ تو مسلمانوں پر بہت بھاری پڑا۔ تو حضرت عمر بولے۔ کہ تمہاری اس تنگی کو میں کھولتا ہوں۔ آپ چلے عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت حضور کے صحابہ پر بھاری ہے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اسی لیے فرض فرمائی کہ تمہارے باقی مالوں کو پاک کردے۔ اور میراثیں اسی لیے فرض فرمائیں (اور کچھ کلام کیا) تاکہ وہ پاک مال تمہارے بعد والوں کا ہو۔ راوی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عمر نے تکبیر کہی۔ پھر حضور نے فرمایا۔ کہ کیا میں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو آدمی جمع کرے۔ وہ اچھی بیوی ہے کہ جب اسے دیکھے تو پسند آئے اور جب اسے حکم دے تو وہ فرمانبرداری کرے اور جب مرد غائب ہو تو اس کی حفاظت کرے۔ (ابوداؤد)

حدیث ۱۷۔ قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے آدمی کے لئے شفاعت کریگی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائیگی۔ وہ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ (ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ)

حدیث ۱۸۔ بعض صحابہ نے قبر پر خیمہ گاڑ دیا۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ اس میں کسی شخص نے تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ختم سورۃ تک پڑھا جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو حضور نے فرمایا وہ مانعہ ہے اور منجیہ ہے عذاب الٰہی سے نجات دیتی ہے۔ (ترمذی)

حدیث ۶

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

ترجمہ حدیث ۶

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ادا کر دینے کے متعلق پوچھا تو حضور انور نے انہیں اسکی اجازت دی (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ اور دارمی)

حدیث ۷

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ

ترجمہ حدیث ۷

روایت ہے حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا کہ جو کسی یتیم کا والی ہو جس کے پاس مال ہو تو وہ اس میں تجارت کرے اسے چھوڑ نہ رکھے کہ زکوٰۃ کھا جائے (ترمذی) فرمایا ترمذی نے کہ اس کی اسناد میں کچھ گفتگو ہے کیونکہ مثنی بن صباح ضعیف ہے۔

سفرنامہ مدینہ منورہ

حمد تعریف خداوند تائیں باہر جو ساں پیا اول
جس نے ملک عرب پچایا کر کے فضل جنابوں

پڑھ کے بعد چلے ساں سارے اٹھ قدم اٹھایا
رات بارہ دے تاو چڑھ کے طرف کراچی دھایا

دوجے دن کراچی پہنچے واہ واہ ریل سواری
سنت پاک نبی دی خاطر ایہہ سب کرم غفاری

دو دن رات کراچی اندر نال آرام گذارے
یاراں دن سمندر اندر ڈٹھے خوب نظارے

اتنا پانی کدی نہ ڈٹھا اندر عمر ساری
لہراں لہراں نظریں آون قدرت پاک غفاری

ہلکے جہاز دی قدرت دا کسے انت حساب نہیں پایا
بھاری بڑا جہاز ہووے دا اسٹیمر وانگ ترایا

اک گھنٹے وچ دس میلاں تک سفر کریندا جاندا
آٹھ دن لے کراچی وچوں جدے توڑ پہنچاندا

دو جمعے جہاز دے اندر حاجیاں سنگ ادائے
بہار شریعت تھیں کجھ مسئلے حاجیاں نوں سمجھائے

نماز جماعت جہاز دے اندر کیتا فضل الٰہی
ایہہ سب نبی دی کرم نوازی میری نہیں بڑائی

بعد نماز فجر تھیں حاجیاں مسئلے وچ سنائے
یاراں دن جہاز رضوانی جدے توڑ پہنچائے

حاجی کیمپ جدے اندر لوکاں سیل بنایا
اس وچ دو دن کر گزران اللہ فضل کمایا

طرف مدینے پاک نبی دے ہو گئی پھر تیاری
اگے وادی فاطمہ آئی واہ واہ اک پیاری

واہ واہ عجب سوہانی جگہ نے کی صفت سناواں
مٹھا پانی دو کن خرماں تے واہ واہ چھتیاں چھاواں

بس خراب ہوئی وچ جنگل رات اچانک آئی
سورج سفر کریندیاں آخر مغرب ہو گیا راہی

کر تیمم نماز مغرب دی نال جماعت گذاری
اوتھے وقت عشاء ایہو یارو پڑھی نماز پیاری

رابغ جا لگے اک نے دتی خبر پولیس دے سپاہیں
اوتھوں دوجی لاری آئی فضل کیتا رب سائیں

اس لاری نے جنگل وچوں رابغ توڑ پہنچایا
چھوٹا سوہنا شہر رابغ دا رب کریم دکھایا

سر شکے اوتھے وافر ملدی اکھیاں خوب سکھاں
دو دو صاع نے شربت مجھی سوہنا ملدا کھانا

راہی رہ کے دو دن پچھوں کیتی فیر تیاری
بس حکومت ترکوں دوجی پھیر لئی دو بارہ سچا

دس میل نے طرف مدینے پھیر مہار اُٹھائی
اگوں منزل جا دوجی تیجی وارو واری آئیہ

ہر منزل تے ہن دوکاناں نوکراں خوب بنایاں
حاجیاں دے آرام دے کارن رکھیاں چاہ ماہیاں

آخر پنجویں منزل علی مسجد سیتی آئی
اوتھے غسل وضو کر سبھ تے پھیر مہار اُٹھائی

علی مسجد وچ نفل نمازاں پڑھ کے ہوئی تیاری
شوقوں دوڑ طرف مدینے تیز چلی پھیر لاری

سوہناں شہر مدینہ فضلوں جس دم نظریں آیا
دیکھ نبی دا شہر ہر اک نوں ہویا شوق سوایا

واہ واہ سوہنی سڑک نبی دی کی میں صفت سناواں
قسمت والیاں نوں نال قسمت نظر آون ایہہ تھاواں

سوہنے عجب مکان نورانی گلیاں عجب نمایاں
جتھے پاک نبی سرور نے سوہنیاں تلیاں لائیاں

چوطرفی بس ٹھپے رنگی پیریں وچ بازار لائے
دسن اگے پیے مسجد والے جس دم عجب منارے

سوہنی پاک نبی دی مسجد یا بے حد حسابوں
گنبد سوہنے نظریں آئے ہویا فضل جنابوں

سوہنے تھم سرخ پتھر دے کاریگراں بنائے
ایسے اُچے تھم اساڈوں نظر نہ کدھرے آئے

جلیاں اُتے گنبد سوہنے واہ واہ عجب سہانے
واہ واہ عجب نقاشی اُتے جد دیکھے سو جانے

گنبداں اُتے آیتاں لکھیاں ایسی قلم چلائی
ساری عمر ایسی دیکھی ہرگز نہیں لکھائی

اک مہینہ سب نمازاں مسجد وچہ ادا ایاں
کیہڑا کرم کیتا سبحان رحمت جھڑیاں لائیاں

صاحب صفہ دی جگہ سوہنی کی کی صفت کہوے
دم بندے آپے کول مسجد دے ادا سلام دیوے

اوہ جگہ ہن پاس روضے دے وچ مسجد دے آئی
جانثار نبی دے عاشق جس جا بہندے بھائی

ہیٹھ ہاں اک جنگلا سوہنا انبیا ادس دوالے
رہندے آسے پاسے جگہ نے ربّاں فضلاں والے

حاجی بیٹھ اس جگہ تے پڑھن قرآن الٰہی!
بیٹھے اس جگہ دے وچ پڑھدی رہ لوکائی

وچ مسجد دے نبی دا روضہ جو بہت سہانے
اس وچ مجھو پاک نبی دا اندر چمکاں مارے

جس اندر دفن ہوئے نے پاک رسول سہارے
پاک خدا نے جنہاں دی خاطر کیتے کل پسارے

دوجی قبر نال بیٹھے ابوبکر دی پیارے
تیجی قبر عمر ولی دی جو فاروق سہارے

مواعظ القرآن
والحدیث
از
حضرت والا مرتبت الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ صاحب جیلانی قادری نوری
قادری نعیمی
نوری کتاب گھر نزد ریلوے اسٹیشن لاہور
مسجد لاہور نمبر ۲